روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:11
طلوع آفتاب	06:27
زوال آفتاب	12:40
غروب آفتاب	06:54

آج کی حدیث

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر میں پہنچنے سے پہلے اس کو سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے مغفرت کی دعا کے لئے کہو کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا فیصلہ ہو چکا ہے (اس لئے اس کی دعا کے قبول ہونے کی خاص توقع ہے)''۔ (مسند احمد)

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 100, Friday- 10 April, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۰۰ ❁ جمعہ، ۱۰/اپریل ،۲۰۲۶، ۲۱/شوال المکرم ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴/روپے، صفحات:۸

اسمبلی انتخابات: آسام، کیرالہ اور پڈوچیری میں ووٹنگ ختم

لوگوں نے بڑھ چڑھ کر کیا حق رائے دہی کا استعمال، آسام کی ۱۲۶/کیرالہ کی ۱۴۰/اور پڈوچیری کی ۳۰/اسمبلی سیٹوں کے لیے آج ووٹنگ کا عمل انجام پاگیا۔ سبھی پولنگ اسٹیشن پر ای وی ایم کو سیل کر دیا گیا ہے اور اب ۴/مئی کا انتظار ہے جب نتائج کا اعلان ہوگا۔

آسام، کیرالہ اور پڈوچیری میں آج ووٹرس نے بڑی تعداد میں اپنے گھروں سے نکل کر حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ تینوں ریاستوں کے مجموعی طور پر 31.5 کروڑ ووٹرس نے آج نئی حکومت کی تشکیل کے لیے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے اور سبھی پولنگ اسٹیشنوں پر موجود ای وی ایم کو سیل بھی کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مجموعی طور پر 1889 امیدواروں کی قسمت ای وی ایم میں قید ہوگئی۔ اب سبھی کو 4 مئی کا انتظار ہے جب نتائج کا اعلان ہوگا۔ کیرالہ اسمبلی کی 140 سیٹوں کے لیے 883 امیدوار میدان میں ہیں۔ ان امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ ریاست کے 2.71 کروڑ ووٹرس نے کر دیا ہے۔ ان میں 1.39 کروڑ خاتون ووٹرس ہیں، جبکہ 1.32 کروڑ مرد ووٹرس ہیں۔ ریاست میں 30471 پولنگ مراکز بنائے گئے تھے، جہاں ووٹرس کو کئی طرح کی سہولیات مہیا کرائی گئی تھیں۔ شام 5 بجے تک کے جو اعداد و شمار سامنے آئے ہیں، اس کے مطابق ریاست میں 75.01 فیصد ووٹنگ ہوئی ہے۔ ابھی ووٹنگ کا حتمی فیصد سامنے آنا باقی ہے۔ 2021 اسمبلی انتخاب کی بات کریں تو ریاست میں 75.75 فیصد ووٹنگ ہوئی تھی، اور امید کی جا رہی ہے کہ یہ ریکارڈ اس بار ٹوٹ جائے گا۔ آسام اسمبلی کی 126 سیٹوں پر 722

امیدوار قسمت آزمائی کرتے ہوئے دکھائی دیے۔ ریاست کی 2.50 کروڑ ووٹرس نے ان امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ کر دیا ہے۔ ووٹنگ کے لیے ریاست بھر میں 31490 پولنگ مراکز بنائے گئے تھے جہاں ووٹرس کی زبردست بھیڑ دیکھنے کو ملی۔ عوام نے بڑھ چڑھ کر حق رائے دہی کا استعمال کیا، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ 5 بجے تک ہی 84.42 فیصد ووٹنگ ہو چکی تھی۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ 2021 میں آسام اسمبلی انتخاب میں 82.02 فیصد ووٹنگ ہوئی تھی۔ یعنی اس بار 2021 کا ریکارڈ ٹوٹ چکا ہے، اور ووٹنگ کا حتمی فیصد آنا فی الحال باقی ہے۔ 5 بجے تک کے جو اعداد و شمار سامنے آئے ہیں، اس کے مطابق دلگاؤں میں سب سے زیادہ 94.57 فیصد ووٹنگ ہوئی، جبکہ امری میں سب سے کم 70.40 فیصد ووٹ ڈالے گئے۔ 30 اسمبلی سیٹوں والے مرکز کے زیر انتظام خطہ پڈوچیری میں مجموعی طور پر 294 امیدواروں نے قسمت آزمائی کی۔ یہاں کے 9.50 لاکھ ووٹرس نے ان امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ کیا۔ مرکز کے زیر انتظام اس خطہ میں 5 بجے تک تقریباً 87 فیصد ووٹنگ ہوئی، جو کہ گزشتہ اسمبلی انتخاب کے مقابلے تقریباً 4 فیصد زیادہ ہیں۔ 2021 میں 83.28 فیصد ووٹنگ ہوئی تھی۔ آسام، کیرالہ اور مرکز کے زیر انتظام علاقے پڈوچیری میں اسمبلی انتخابات 2026 کے لیے ووٹنگ کا عمل آج، 9 اپریل 2026 کو مکمل ہو گیا ہے۔ ان تینوں خطوں میں ووٹنگ صبح 7 بجے شروع ہوئی تھی اور شام میں مقررہ وقت پر ختم ہوئی۔ رائے دہی کے دوران سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے اور حساس پولنگ اسٹیشنوں پر اضافی نفری تعینات کی گئی تھی۔ پولنگ ختم ہونے کے بعد ای وی ایم مشینوں کو کڑی حفاظت میں اسٹرانگ رومز میں منتقل کر دیا گیا ہے، جہاں ان کی 24 گھنٹے سی سی ٹی وی کے ذریعے نگرانی کی جائے گی۔

آبنائے ہرمز سے گزر کر ممبئی پہنچا ہندوستانی جہاز 'گرین آشا'، 15400 ٹن ایل پی جی ہے موجود

جواہر لال نہرو پورٹ اتھارٹی (جے این پی اے) نے ایل پی جی سے لدے جہاز 'گرین آشا' کا آج استقبال کیا۔ اس جہاز نے بی پی سی ایل۔ آئی اوسی ایل کے ذریعہ آپریٹ جے این پی اے کے لیکوئڈ برتھ پر لنگر ڈالا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں 2 ہفتوں کی جنگ بندی نے حالات کچھ بہتر کر دیے ہیں، لیکن لبنان پر اسرائیلی حملہ نے ایران کو ناراض کر دیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ آبنائے ہرمز ایک بار پھر مشکل

گزرگاہ بن گیا ہے۔ حالانکہ کئی ممالک کے ایندھن سے بھرے ہوئے جہاز وہاں سے گزرے ہیں۔ گزشتہ دنوں ہندوستانی جہاز 'گرین آشا' بھی آبنائے ہرمز سے گزرا تھا، جو آج ہندوستان پہنچ گیا۔ یہ جہاز آبنائے ہرمز پار کر نوی ممبئی واقع جواہر لال نہرو پورٹ اتھارٹی (جے این پی اے) پہنچا، جس سے انتظامیہ نے راحت کی سانس لی۔ مشرق وسطیٰ کی کشیدگی کے بعد جے این پی اے پہنچنے والا یہ پہلا جہاز ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جے این پی اے نے ایل پی جی سے لدے 'گرین آشا' کا آج پُرزور انداز میں استقبال کیا۔ اس جہاز نے بی پی سی ایل-آئی او سی ایل کے ذریعہ آپریٹ جے این پی اے کے لیکوئڈ برتھ پر لنگر ڈال دیا ہے۔ اس جہاز پر تقریباً 15400 ٹن ایل پی جی موجود ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ جہاز پر لدے مال کے ساتھ ساتھ پائلٹ ٹیم کے سبھی اراکین بھی محفوظ ہیں۔ اب اس جہاز سے دھیرے دھیرے مال کو اَن لوڈ کیا جائے گا اور پھر آگے کا عمل شروع ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ اسرائیل-امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ شروع ہونے کے بعد اب تک 8 ہندوستانی جہاز آبنائے ہرمز پار کر ہندوستان پہنچ چکے ہیں۔ گرین آشا سے قبل گرین سانوی تقریباً 47 ہزار ٹن ایل پی جی لے کر 7 اپریل کو ہندوستان پہنچا تھا۔ پائن گیس، جگ وسنت، ایم ٹی شیوالک اور ایم ٹی نندا دیوی بھی ایل پی جی لے کر ہندوستان پہنچ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ خام تیل لے کر ہندوستانی جہاز جگ لاڈ کی 18 مارچ کو ہندوستان پہنچا تھا۔

آسام اسمبلی انتخاب: کئی پولنگ مراکز پر تصادم، پولیس نے کی ہوائی فائرنگ، ۷/افراد گرفتار

ووٹنگ کے دوران ہوئی جھڑپوں میں کچھ لوگوں کو معمولی چوٹیں آئیں، حالانکہ بعد میں حالات پر قابو پا لیا گیا

آسام میں جمعرات کو 126 رکنی اسمبلی کے لیے ووٹنگ کا عمل شام 6 بجے انجام پا گیا۔ اس دوران 2 مقامات پر تشدد کے سنگین واقعات پیش آئے۔ اس معاملہ میں پولیس افسران نے 7 لوگوں کو حراست میں لیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق صبح 7 بجے تیزی سے ووٹنگ شروع ہوئی اور کئی پولنگ مراکز پر معمولی جھڑپیں دیکھنے کو ملیں۔ ان جھڑپوں میں کچھ لوگوں کو معمولی چوٹیں آئیں، حالانکہ بعد میں حالات پر قابو پا لیا گیا۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس اکھلیش کمار سنگھ نے بتایا کہ اسمبلی انتخاب کے لیے صبح 7 بجے پولنگ شروع ہونے سے کچھ گھنٹے قبل بدھ کی رات کو تامُل پور اور شیوساگر میں تشدد کا واقعہ پیش آیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں کل رات تامُل پور میں 2 گروپ کے درمیان جھڑپ کی اطلاع ملی تھی۔ پولیس فوری طور پر موقع پہنچی اور بھیڑ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی۔ جب بھیڑ

بے قابو ہوگئی تو اسے منتشر کرنے کے لیے ہوا میں گولی چلائی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ موقع سے 4 لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ آئی جی نے بتایا کہ ایک دیگر واقعہ میں شیوساگر میں ایک سیاسی پارٹی کے 2 سے 3 اراکین پر حملہ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے وہاں سے 3 لوگوں کو حراست میں لیا اور اس کی تحقیقات جاری ہے۔ شیوساگر سیٹ سے دوبارہ انتخاب لڑ رہے اکھل گوگوئی نے الزام عائد کیا کہ اس واقعہ کے پیچھے بی جے پی کے امیدوار کُشل ڈوواری کا ہاتھ تھا۔ سوشل میڈیا پر سلسلے وار پوسٹ میں گوگوئی نے دعویٰ کیا کہ حملے میں 2 لوگ زخمی ہوئے اور ان کی گاڑی کو نقصان پہنچا۔ بوڈولینڈ پردیشک پریشد (بی ٹی سی) کے چیف ایگزیکٹو ممبر ہاگراما موہیلاری نے کہا کہ تفصیلی تحقیقات کے بعد ہی تامُل پور میں ہوئی جھڑپ کی اصل وجہ پتا چلے گی۔ قابل ذکر ہے کہ 126 رکنی اسمبلی کے لیے ہوئی پولنگ میں 722 امیدواروں کی قسمت ای وی ایم میں قید ہوگئی ہے، جس کے نتائج 4 مئی کو آئیں گے۔ پولنگ کے دوران شری بھومی، گولاگھاٹ اور ناگاؤں اضلاع کے کئی پولنگ مراکز پر چھوٹی موٹی جھڑپیں ہوئیں۔ ایک افسر نے بتایا کہ زیادہ تر جھڑپیں بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ہوئیں، جس میں لوگ قطار توڑنے کو لے کر آپس میں لڑ پڑے۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ پاتھر کنڈی، میراپانی اور راہا جیسے مقامات پر کچھ پولنگ مراکز پر حکمراں جماعت اور اپوزیشن پارٹیوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔

۴۰/روز بعد کھلی مسجد اقصیٰ، نمازِ فجر میں شامل ہوئے ۳/ہزار افراد

مسجد اقصیٰ کے احاطہ میں عیسائی اور مسلم مقامات پر انٹری مکمل طور سے روک دی گئی تھی یا کچھ لوگوں تک ہی محدود کر دی گئی تھی

امریکہ اور ایران کی جنگ بندی کے بعد اسرائیل نے 40 دنوں تک مسجد اقصیٰ کو فلسطین کے لیے بند رکھنے کے بعد کھول دیا ہے۔ اسرائیل کے قبضے والے یروشلم میں موجود یہ مسجد مسلمانوں کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ جنگ کی شروعات سے ہی اسرائیل نے یہاں نماز پر پابندی عائد کر دی تھی۔ الجزیرہ کی تصدیق کردہ ویڈیو میں جمعرات (9 تاریخ) کی صبح فجر کی نماز کے وقت فلسطینی شہری مسجد کے اندر داخل ہوتے ہوئے نظر آئے۔ نماز فجر میں تقریباً 3 ہزار لوگ مسجد میں جمع ہوئے۔

واضح رہے کہ 28 فروری کو ایران پر امریکہ-اسرائیل جنگ شروع ہونے کے بعد مسجد اقصیٰ کے احاطہ میں عیسائی اور مسلم مقامات پر انٹری مکمل طور سے روک دی گئی تھی یا کچھ لوگوں تک ہی محدود کر دی گئی تھی۔ یہ پہلی بار نہیں تھا اسرائیل اکثر یہ پابندیاں فلسطینی نمازیوں پر عائد کرتا رہا ہے۔ مقبوضہ یروشلم میں اسلامک وقف ڈپارٹمنٹ نے تصدیق کی کہ مسجد اقصیٰ کے دروازے صبح سے تمام نمازیوں کے لیے پھر سے کھول دیے جائیں گے۔ مسجد کے مینجمنٹ کے لیے ذمہ دار اردن سے متعلق مذہبی اتھارٹی نے مزید معلومات فراہم نہیں کی ہے۔ پہلے کی ویڈیو میں رضا کار اور ورکرس مسجد کے صحن اور نمازیوں کا استقبال اور مذہبی اعمال کی تیاری کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ اسرائیلی افسران نے بدھ کی شام کو مقبوضہ یروشلم میں مسجد اور چرچ آف دی ہولی سیپلچر کو کھولنے کا اعلان کیا تھا۔ اسرائیلی پولیس کے مطابق 'اسرائیلی ہوم فرنٹ کمانڈ' کی تازہ ترین ہدایات کی بنیاد پر مقدس مقامات کو عام لوگوں کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ بیان میں بتایا گیا کہ قدیم یروشلم شہر کی گلیوں اور مقدس مقامات کی جانب جانے والی سڑکوں پر پولیس افسران اور بارڈر گارڈز کے ساتھ بڑے پیمانے پر سیکورٹی کا انتظام کیا گیا ہے، جس کا مقصد آنے والے لوگوں کی حفاظت کرنا ہے۔ دوسری جانب مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی کارروائی اب بھی جاری ہے۔ فلسطینی نیوز ایجنسی 'وفا' نے بتایا کہ اسرائیلی فورس نے جمعرات کی صبح نبلوس میں ایک ریڈ کے دوران ایک خاتون کو حراست میں لیا اور ایک آدمی پر حملہ کیا۔ رام اللہ میں موجود فلسطینی ہیلتھ منسٹری نے کہا کہ اسرائیلی فورس نے بدھ کی رات شمالی مغربی کنارے کے تیسیر گاؤں کے پاس ایک فلسطینی آدمی کو گولی مار کر قتل کر دیا۔

ایک طرف جنگ بندی جاری، دوسری طرف اسرائیل نے ایئر اسٹرائیک میں حزب اللہ چیف کے بھتیجا کو مارنے کا کیا دعویٰ

اسرائیل کے ذریعہ لبنان پر حملہ کیے جانے کی ایران نے شدید مذمت کی ہے۔ ایرانی افسران کا کہنا ہے کہ اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ ہوئی جنگ بندی میں لبنان کو شامل کیا جانا تھا۔ امریکہ اور ایران کے درمیان 2 ہفتوں کی جنگ بندی پر اتفاق ضرور بن گیا ہے، لیکن اسرائیل کا لبنان پر حملہ جاری ہے۔ جنگ بندی کے کچھ ہی گھنٹوں بعد اسرائیل نے لبنان واقع حزب اللہ کے ٹھکانوں پر زوردار ایئر اسٹرائیک کیا، جس نے تباہی مچا دی ہے۔ خبر رساں ایجنسی رائٹرس کی ایک رپورٹ کے مطابق اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ ان حملوں میں حزب اللہ چیف نعیم قاسم کے بھتیجے علی یوسف ہلاک ہو گیا ہے۔ حالانکہ حزب اللہ کی طرف سے ابھی تک اس معاملہ میں کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اسرائیل نے بدھ کے روز لبنان کے بیروت میں بڑی آبادی والے کئی علاقوں پر ہوائی حملے کیے تھے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ان حملوں میں 182 لوگوں کی موت ہوگئی ہے۔ یہ اسرائیل اور حزب اللہ کی جنگ کے دوران ایک دن میں ہوئی موت کی سب سے بڑی تعداد ہے۔ اسرائیلی حملوں میں 890 دیگر افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ ایران کے ساتھ جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک لبنان میں اسرائیلی حملے میں 1739 لوگ مارے گئے ہیں اور 5873 لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ اسرائیل کے ذریعہ لبنان پر حملوں کی ایران نے شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ ایرانی افسران کا کہنا ہے کہ اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ ہوئی جنگ بندی میں لبنان کو شامل کیا جانا تھا۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اسرائیلی حملہ پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ''ایران-امریکہ جنگ بندی کی شرطیں واضح اور صاف ہیں۔ امریکہ کو یا تو جنگ بندی کا انتخاب کرنا ہوگا یا اسرائیل کے ذریعہ سے جنگ جاری رکھنا ہوگا۔ وہ دونوں ایک ساتھ نہیں کر سکتا۔'' غور کرنے والی بات یہ ہے کہ لبنان پر حملہ کے بعد ایران نے ایک بار پھر آبنائے ہرمز کو بند کر دیا ہے۔ دوسری طرف اسرائیل اور امریکہ کا کہنا ہے کہ جنگ بندی میں لبنان شامل نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ نتیش کمار جمعہ کو راجیہ سبھا کے رکن کا حلف لیں گے

بہار حکومت میں تبدیلی کی قیاس آرائیاں تیز، این ڈی اے کی میٹنگ کے بعد ہی حکومت میں تبدیلی کا دعویٰ

بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار ۱۰/اپریل کو راجیہ سبھا کے رکن کا حلف لیں گے۔ وہ جمعرات ہی کو نئی دہلی پہنچ جائیں گے۔ اس دوران وزیر اعلیٰ کے عہدہ سے ان کے استعفیٰ کے سلسلے میں چہ میگوئیاں تیز ہوگئی ہیں۔ اسی کڑی میں نتیش کمار کے قریبی سمجھے جانے والے جے ڈی یو لیڈر اور بہار حکومت میں وزیر وجے کمار چودھری نے کہا ہے کہ جب وہ استعفیٰ دیں گے، تب این ڈی اے کی سبھی حلیف جماعتوں کی میٹنگ ہوگی، اس میں فیصلہ ہوگا تب نئی حکومت بنے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اچھے دن دیکھ کر ہی حکومت کی تشکیل ہوتی ہے۔ وجے کمار چودھری نے بدھ کو یہاں میڈیا کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ نتیش کمار جمعرات کو دہلی روانہ ہوں گے اور جمعہ، ۱۰/اپریل کو راجیہ سبھا کے رکن کے طور پر حلف لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب نتیش کمار راجیہ سبھا کے لئے منتخب ہوئے ہیں، تو فطری ہے کہ وہاں جائیں گے، راجیہ سبھا کے رکن کے طور پر حلف لینا ایک ضروری اور آئینی عمل ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بہار کے عوام کو ان کا بہار سے جانا اچھا نہیں لگا لیکن یہ ان کا ذاتی فیصلہ ہے اس لئے سبھی نے ان کی باتیں مان لیں۔ وجے کمار چودھری نے اس سوال کے جواب میں کہ ریاست میں نئی حکومت کی تشکیل کب تک ہوگی، کہا کہ مجھے اس کی جانکاری نہیں ہے اور نہ ہی یہ میرے دائرے کی بات ہے۔ نتیش کمار اگر وزیر اعلیٰ کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیتے ہیں تو اس کے بعد ریاست میں نئی حکومت کی تشکیل کیلئے این ڈی اے کی میٹنگ ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ چونکہ این ڈی اے میں بی جے پی سب سے بڑی پارٹی ہے، اس لئے فطری ہے کہ بی جے پی لیڈ لے گی۔ ہم لوگ ان کے ساتھ ہیں۔ اس لئے این ڈی اے کی میٹنگ میں متفقہ طور پر نئی حکومت کا فیصلہ ہوگا۔ نئی حکومت کی تشکیل میں وزیر اعلیٰ کی دوڑ میں سیاسی لیڈروں کے نام پوچھے جانے پر وجے چودھری نے کہا کہ آپ لوگ اس کے لئے جن ناموں کو چلا رہے ہیں انہیں ہی چلاتے رہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

بھارتی سفیر نے ہندوستانی برادری کی حمایت کیلئے متحدہ عرب امارات کی قیادت کا شکریہ ادا کیا

ابوظہبی: متحدہ عرب امارات میں ہندوستانی سفیر دیپک متل نے سیف سعید غوباش کے ساتھ اپنی ملاقات کے دوران نئی دہلی اور ابوظہبی کے درمیان گہرے شراکت داری پر تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات کی تفصیلات ایک پوسٹ میں شیئر کی گئیں جس میں انہوں نے دوطرفہ تعاون کو مزید گہرا کرنے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ دریں اثنا، بدھ کے روز، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے شیئر کیا کہ سکریٹری (او آئی اے) محترمہ سری پریہ رنگناتھن نے منگل کو نئی دہلی میں خلیج تعاون کونسل کے سربراہان کے ساتھ ایک بات چیت کی میزبانی کی۔ مارچ کے شروع میں، متحدہ عرب امارات کے وزیر مملکت برائے بین الاقوامی تعاون ریم الہاشمی نے نئی دہلی کا ایک ورکنگ دورہ کیا، وزیر خارجہ سبرامنیم جے شنکر اور خارجہ سکریٹری وکرم مصری کے ساتھ اہم بات چیت کی۔ ملاقات میں بڑھتی ہوئی علاقائی کشیدگی سے نمٹنے کے لیے دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔

خارجہ سکریٹری کے دورہ کے دوران ہند۔امریکہ نے دفاعی تعلقات کو گہرا کرنے پر تبادلہ خیال کیا

واشنگٹن ڈی سی: خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے امریکی انڈر سکریٹری آف وار ایلبرج کولبی کے ساتھ وسیع پیمانے پر بات چیت کی جس میں مغربی ایشیا میں پیشرفت کا احاطہ کیا گیا اور نئی دہلی اور واشنگٹن کے درمیان دفاعی صنعتی، ٹیکنالوجی اور سپلائی چین کے روابط کو مزید گہرا

کرنے کے طریقوں پر بھی توجہ مرکوز کی۔ ان کی ملاقات کی تفصیلات امریکہ میں ہندوستانی سفارت خانے نے سوشل میڈیا پر پوسٹس کی ایک سیریز میں شیئر کیں۔ سکریٹری خارجہ وکرم مصری اور کولبی کے درمیان ملاقات بعد ازاں نئی دہلی کے دورے کے فوراً بعد ہوئی، جہاں انہوں نے 2026 کی قومی دفاعی حکمت عملی کے اہم عناصر کو آگے بڑھانے کے لیے سینئر حکام سے ملاقات کی۔ ان کے دورے میں بات چیت ہوئی جس کا مقصد ہندوستان۔امریکہ دفاعی شراکت داری کے فریم ورک کو آگے بڑھانا ہے۔ ہندوستان۔امریکہ کے دفاعی تبادلوں کی رفتار کو برقرار رکھتے ہوئے، سکریٹری خارجہ شری وکرم مصری نے پینٹا گون میں انڈر سکریٹری برائے جنگی پالیسی کے ساتھ ایک اور وسیع بات چیت کی، جس میں ہند-بحرالکاہل خطے اور مغربی ایشیا میں جاری پیش رفت کا احاطہ کیا گیا۔ سوشل میڈیا پر ایک اور پوسٹ میں، ہندوستانی سفارتخانے نے شیئر کیا کہ سکریٹری خارجہ مصری نے پینٹا گون میں جنگ کے حصول اور پائیداری کے انڈر سکریٹری مائیک ڈفی کے ساتھ ایک نتیجہ خیز بات چیت کی جس میں ہندوستان اور امریکہ کے درمیان دفاعی صنعتی، ٹیکنالوجی اور سپلائی چین کے روابط کو گہرا کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی تھی، جو کہ پچھلے سال پارٹنرشپ پر دستخط کیے گئے فریم ورک میں طے شدہ بلند حوصلہ جاتی اہداف کے مطابق تھی۔

عتیق احمد قتل پر تبصرہ: الہ آباد ہائی کورٹ نے مقدمہ منسوخ کرنے سے انکار کر دیا

انہوں نے عتیق احمد کے پولیس حراست میں قتل کے بعد مبینہ طور پر کہا تھا کہ بی جے پی حکومت والی ریاستوں میں مسلمانوں کو ڈرایا جا رہا ہے۔

الہ آباد ہائی کورٹ نے اتر پردیش کے مسلم پرسنل لا بورڈ کے سربراہ کے خلاف زیر سماعت مقدمہ خارج کرنے سے انکار کر دیا ہے، کیونکہ انہوں نے ۲۰۲۳ء میں مبینہ طور پر یہ دعویٰ کیا تھا کہ بھارتی جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت والی ریاستیں مسلمانوں کو دہشت زدہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ پولیس کے ان الزامات کو نوٹ کرتے ہوئے کہ نور احمد ازہری کے بیانات فرقہ وارانہ عداوت کو ہوا دے سکتے ہیں، جسٹس سوربھ سری واستو نے ۱۶/مارچ کو کہا کہ اس مرحلے پر مقدمہ خارج نہیں کیا جا سکتا۔ دراصل یہ مقدمہ ایک ویڈیو پر مبنی ہے جو مبینہ طور پر پولیس کو موصول ہوئی تھی، جس میں ازہری کو یہ کہتے سنا جا سکتا تھا۔ واضح رہے کہ اپریل ۲۰۲۳ء کو عتیق احمد اور اشرف احمد کو پولیس افسران کی موجودگی میں اس وقت گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا جب انہیں طبی معائنے کے لیے پریاگ راج کے ایک اسپتال لے جایا جا رہا تھا۔ دونوں بھائی وکیل اُمیش پال کے قتل کے سلسلے میں حراست میں تھے، جو ۲۰۰۵ء کے راجو پال قتل کیس میں ایک گواہ تھے۔ اُمیش پال کو ۲۴/فروری کو پریاگ راج میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اس کے چند دنوں بعد اتر پردیش پولیس نے اُمیش پال کے قتل کے سلسلے میں عتیق احمد، ان کی بیوی شائستہ پروین، ان کے دو بیٹوں اور اشرف سمیت دیگر کے خلاف مقدمہ درج کیا۔ بعد ازاں اس ویڈیو میں ازہری کو مبینہ طور پر یہ کہتے سنا جا سکتا ہے کہ عدالت کی طرف سے عتیق احمد اور اشرف احمد کو عمر قید کی سزا سنائے جانے کے باوجود، انہیں آدتیہ ناتھ کی قیادت والی اتر پردیش حکومت کی 'سازش کے نتیجے میں' قتل کیا گیا۔ ازہری نے مبینہ طور پر یہ بھی کہا تھا کہ بی جے پی نے 'آئین کو زمین پر روند دیا ہے'۔ تاہم اس بیان کے بعد ان کے خلاف ۲۰۲۳ء میں پیلی بھیت کے پورن پور پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی۔ جبکہ پولیس نے ابتدائی طور پر انڈین پینل کوڈ کی ان دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا تھا جو مذہبی گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینے اور مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے والے اعمال سے متعلق ہیں۔ مزید برآں مئی ۲۰۲۳ء میں ایک چارج شیٹ آئی پی سی کی دفعہ ۵۰۵/(۲) کے تحت دائر کی گئی جو برادریوں کے درمیان دشمنی، نفرت یا بدلی کو فروغ دینے والے بیانات سے متعلق ہے۔ ازہری نے ہائی کورٹ میں اس فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے صرف ایک عوامی بحث میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے کوئی ایسے الفاظ نہیں کہے جو دفعہ ۵۰۵/(۲) کے دائرے میں آتے ہوں۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ تفریق منصفانہ طور پر نہیں کی گئی اور دعویٰ کیا کہ مجسٹریٹ نے عدالت میں رکھے گئے مواد کا مناسب طریقے سے جائزہ لیے بغیر انہیں مقدمے کا سامنا کرنے کے لیے طلب کیا۔ دریں اثنا ہائی کورٹ نے اس درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس مرحلے پر یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ ابتدائی نظر میں کوئی مقدمہ نہیں بنتا۔

اوبی سی لیڈر شبیر انصاری نے چھوٹا سونا پور قبرستان کی جگہ کو آزاد کروایا

حضرت مولانا معین الدین اشرف المعروف معین میاں کا تعزیتی نشست میں دعوی، مرحوم کی وفات مسلم پسماندہ طبقات کیلئے ایک بڑا نقصان ہے (چھگن بھجبل وزیر مہاراشٹر)

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی سنی مسلم چھوٹا قبرستان میں کرپشن بدعنوانی منی ایس بی یوٹی اس عام کرنے والی شخصیت کا نام شبیر انصاری ہے۔ اس پر ایک ذمہ دار ادارہ کے رکن اور وقف بورڈ کے رکن نے ساز باز کر کے بلڈر کے ہاتھ قطعہ اراضی کو فروخت کرنے کی سازش کی تھی اس کو افشا شبیر انصاری نے کیا جس وقت شبیر انصاری نے اوقاف تحریک شروع کی تھی تو شبیر احمد انصاری کے خلاف کیس درج کیا گیا اس میں انڈرورلڈ اور سفید پوشوں نے وقف کی املاک میں خرد برد کرنے کی سازش رچی تھی ٹرسٹ میں ایک بلڈر کو شامل کیا گیا تھا اور یہ کام کوئی اور نہیں بلکہ شوٹ بوٹ ٹائی میں ملبوس اس اہم شخصیت نے کی جو قوم کے ہر پروگرام میں اسٹیج پر جلوہ افروز رہتے ہیں میں ان کا نام لینا نہیں چاہتا کیونکہ اس سے ادارہ بدنام ہوگا اور یہ ادارہ قوم اور ہمارا آپ کا ہے یہ دعویٰ شبیر انصاری کے تعزیتی نشست میں حضرت مولانا معین الدین اشرف المعروف معین میاں نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ شبیر انصاری کی کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ عیدگاہ میدان میں آج ہم آپ موجود ہے انہوں نے کہا کہ شبیر انصاری نے اس متعلق جو تحریک شروع کی تھی انہیں کافی پریشانیوں کا بھی سامنا کرنا پڑا تھا۔ دو ٹانکی عیدگاہ میدان چھوٹا سونا پور میں گزشتہ رات آل انڈیا مسلم او بی سی آرگنائزیشن کے قومی صدر شبیر احمد انصاری کے انتقال پر تعزیتی پروگرام کا اہتمام کیا گیا کثیر تعداد میں سماجی کارکنان، معروف شخصیات، ائمہ کرام، علمائے عظام، سیاسی، سماجی، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے افراد موجود تھے۔ پروگرام کی سرپرستی وصدارت پیر طریقت، قائد اہل سنت حضرت علامہ مولانا سید معین الدین اشرف الاشرفی الجیلانی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ کچھوچھہ مقدسہ و صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما نے فرمائی۔ آپ نے صدارتی خطبہ میں کہا کہ شبیر احمد انصاری نے اپنی زندگی کے پچاس سال پسماندہ طبقات (او بی سی) کے حقوق کے لیے وقف کر دیئے۔ مرحوم نے نہ صرف (او بی سی) کے حقوق کے لئے لڑائی لڑی ہے بلکہ وقف جائیداد کے تحفظ کے لئے ہمیشہ میدان عمل میں ڈٹ کر کھڑے رہے انہوں نے اپنی انتھک کوشش سے مہاراشٹرا کے وزیر اعلی کے ذریعے وقف جائیداد کا سروے کا کام بھی شروع کروایا۔ معین المشائخ نے مزید کہا کہ مرحوم نے وقف بورڈ کے دفتر میں کچھ نااہل افسران کی تساہلی اور صحیح طریقے سے کام نہ کرنے پر سخت ایکشن لیتے ہوئے دفتر میں تالا لگا دیا جس کی وجہ سے ان پر کیس بھی درج کیا گیا لیکن اپنے مشن میں پیچھے نہیں ہٹے، آپ نے کہا کہ مرحوم شبیر انصاری، اللہ ان کی مغفرت کرے مجھ سے کافی قربت تھی۔ جس میدان میں ہم لوگ اس وقت حاضر ہیں اس کو غاصبوں سے بچانے میں بھی مرحوم کا بڑا رول رہا ہے، انہوں نے مجھ سے کہا کہ میاں اس عیدگاہ میدان اور اطراف کی پراپرٹی کو کچھ لوگ وقف کی جائداد سے ہٹا کر غیر وقف کر کے تعمیراتی کام شروع کرنے والے ہیں، وقف کی اس جائیداد کو قوم کے لئے آپ بچائیں اس پر معین المشائخ نے وہ دستاویزات بھی پیش کئے، بے حد کوشش کے بعد وقف جادائیداد میں یہ میدان شامل ہوگیا ہے، اب قیامت تک اس عیدگاہ میدان میں سجدہ اور نمازیں ہوں گی۔ مہاراشٹرا کے کابینی وزیر جناب چھگن بھجبل نے کہا کہ مسلمانوں کے پسماندہ طبقات کو OBC میں شامل کرانے کی جدوجہد کرنے والے، سفارشات کے نفاذ کے لیے آواز اٹھانے والے، ریزرویشن کے حق میں ملک بھر میں تحریک چلانے والے، گاؤں اور عوامی سطح پر کام کرنے والے لیڈر کا نام شبیر احمد انصاری ہے۔ مرحوم کی وفات مسلم پسماندہ طبقات کے لیے ایک بڑا نقصان ہے۔ ایم ایل اے امین پٹیل نے کہا مرحوم نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ پسماندہ طبقات کے حقوق کی جدوجہد میں صرف کیا۔ ان کی قیادت میں او بی سی تنظیم نے نہ صرف استحکام پایا بلکہ سماج میں ایک مضبوط اور باوقار پہچان بھی حاصل کی۔ ان کی بصیرت، حکمت اور مستقل مزاجی نے بے شمار مسائل کو حل کیا۔ وہ مشکل ترین حالات میں بھی حوصلہ نہیں ہارتے تھے۔ میں ضرور ان کی طرف منسوب کرتے ہوئے چوک کا نام رکھوں گا تاکہ ان کی یاد باقی رہے۔ سماجی کارکن نظام الدین راعین نے کہا کہ مرحوم شبیر احمد انصاری مہاراشٹر اور دیگر ریاستوں میں عوامی سطح پر بیداری پیدا کرتے اور عام لوگوں سے براہِ راست رابطہ رکھتے تھے اور پیچیدہ سماجی مسائل کو آسان انداز میں بیان کرتے تھے۔ سماجی کارکن اور فعال شخصیت جناب سعید خان نے کہا کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی سماجی خدمت، انصاف کی فراہمی اور پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر دی۔ او بی سی تنظیم کے صدر کی حیثیت سے انہوں نے نہایت دیانت داری، بصیرت اور محنت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ ان کی قیادت میں تنظیم نے ترقی کی نئی منازل طے کیں اور معاشرے میں مثبت تبدیلیاں آئیں۔ روز نامہ ہندوستان کے مالک و مدیر جناب سرفراز آرزا نے کہا کہ ان کی وفات سے ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے جس کا پُر ہونا آسان نہیں، سادہ زندگی گزارنے والے، نچلے طبقے کے لوگوں کے حقیقی نمائندہ مضبوط مقرر اور تحریک چلانے والے رہنما تھے جس کی وجہ سے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ سابق ایم ایل اے وارث پٹھان نے کہا کہ انہوں نے نہ کبھی شہرت کی خواہش کی اور نہ ہی ذاتی مفاد کو ترجیح دی، بلکہ ہمیشہ قوم اور سماج کی بہتری کو اولین رکھا۔ آج ان کے جانے سے ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے جسے پُر کرنا یقیناً مشکل ہے۔ آل انڈیا مسلم او بی سی آرگنائزیشن کے کارگزار صدر جناب فاضل انصاری نے کہا کہ مرحوم ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ وہ صرف ایک عہدہ رکھنے والے صدر نہیں تھے بلکہ مظلوموں کی آواز، محروموں کا سہارا اور قوم کے حقیقی رہنما تھے۔ ا بلکہ دوسروں کو امید اور ہمت دیتے تھے۔ ناظم اجلاس جناب عامر ادریسی نے کہا کہ مرحوم کے نام پر تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں اور ان کے مشن کو آگے بڑھایا جائے۔ معزز شخصیات میں ابراہیم بھائی جان، مشیر انصاری، ایڈوکیٹ قاضی مہتاب، تاج قریشی، مبین قریشی، مولانا عبدالجبار ماہر القادری، مولانا اعجاز کشمیری، مولانا نورالعین وغیرہ شامل تھے۔

کولہاپور میں پھر سیاسی مساوات تبدیل

سمرجیت گھاٹگے دوبارہ بی جے پی میں

حسن مشرف کے کٹر مخالف گھاٹگے ۲۰۲۴ء کے اسمبلی الیکشن سے قبل بی جے پی چھوڑ کر این سی پی (شرد) میں شامل ہوئے تھے۔ کولہاپور کی سیاست میں ایک بار پھر بہت بڑی تبدیلی آئی ہے۔ ۲۰۲۴ء کے اسمبلی الیکشن سے قبل بی جے پی چھوڑ کر این سی پی (شرد) میں شامل ہونے والے سمرجیت سنگھ گھاٹگے بدھ کو دوبارہ بی جے پی میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے پارٹی کے ریاستی صدر رویندر چوہان کی موجودگی میں بی جے پی میں شمولیت اختیار کی۔ اہم بات یہ ہے کہ ۲۰۱۹ء کے اسمبلی الیکشن میں گھاٹگے نے بی جے پی کے ٹکٹ پر حسن مشرف کے خلاف الیکشن لڑا تھا جو اس وقت این سی پی (غیر منقسم) میں تھے اور مہاوکاس اگھاڑی کا حصہ تھے لیکن ۲۰۲۴ء کے اسمبلی الیکشن میں جب این سی پی منقسم ہو چکی تھی اور حسن مشرف اجیت پوار کے ساتھ مہایوتی (یا بی جے پی) کا دامن تھام چکے تھے، سمرجیت گھاٹگے شرد پوار کی این سی پی میں شامل ہو گئے۔ یعنی مہاوکاس اگھاڑی کا حصہ ہو گئے اور پھر حسن مشرف کے خلاف الیکشن لڑا۔ لیکن اس بار بھی انہیں شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ تاہم بلدیاتی انتخابات اور اجیت دادا کی موت کے بعد ضلع میں سیاسی مساوات بدلتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ یہ دیکھتے ہی سمرجیت گھاٹگے دوبارہ بی جے پی میں شامل ہو گئے۔ ان کا بی جے پی میں داخلہ کاگل میں سیاسی مساوات کو بدلنے کے لحاظ سے اہم سمجھا جا رہا ہے۔ کاگل میں شاہو گروپ آف انڈسٹریز کے چیئرمین راجے سمرجیت سنگھ گھاٹگے، اپنے بیٹوں راجے اکھلیش سنگھ، راجے ویریندر سنگھ گھاٹگے، پنچایت سمیتی کی چیئرپرسن سورنا پاٹل، ڈپٹی میئر جینت راون اور کئی دوسرے کارکنان کے ساتھ بی جے پی میں شامل ہوئے۔ بی جے پی کے ریاستی صدر رویندر چوہان نے ان سب کا پارٹی میں خیر مقدم کیا۔ بی جے پی کے ریاستی دفتر میں منعقدہ تقریب میں وزیر برائے اعلی تکنیکی تعلیم چندرکانت پاٹل، رکن پارلیمان دھننجے مہاڈک، راج وردھن نائک نمبالکر، سینئر لیڈر پرکاش اودے، بی جے پی میڈیا ڈپارٹمنٹ کے سربراہ نوناتھ بان اور دیگر لیڈران نے شرکت کی۔ اس موقع پر رویندر چوہان نے کہا کہ سمرجیت سنگھ گھاٹگے کی آمد سے کولہاپور ضلع میں بی جے پی کی طاقت مزید بڑھے گی۔ بی جے پی کے نظریے کو گاؤں گاؤں تک پہنچانے کیلئے سازگار ماحول ہے اور اس کیلئے ہمیں گھاٹگے کی قیادت میں مل کر کام کرنا ہے۔ گھاٹگے اعتماد کے ساتھ بی جے پی میں داخل ہوئے ہیں اور انہیں ٹوٹنے نہیں دیں گے، چوہان نے یقین دلایا۔

صفائی کو یقینی بنانے کیلئے وار روم بنائیں، اسسٹنٹ کمشنرز باقاعدگی سے فیلڈ وزٹ پر توجہ دیں

میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کا ممبئی کے علاقے میں صفائی کے موثر نفاذ کے لیے ہدایات

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) صفائی کی بقا اور حفظان صحت کی عادات کو اپنانا بہت ضروری ہے۔ اگر صفائی ہے تو دیگر تمام ترقیاتی امور اہم ہیں۔ لہٰذا، ایک مرکزی کنٹرول روم (وار روم) قائم کیا جانا چاہئے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ممبئی کے علاقے میں صفائی کا کام موثر طریقے سے کیا جائے۔ اس کے علاوہ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے ہدایات دی ہیں کہ متعلقہ انتظامی محکموں کے اسسٹنٹ کمشنرز باقاعدگی سے فیلڈ وزٹ کریں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مقامی سطح پر صفائی ستھرائی کو صحیح طریقے سے کیا جائے۔ آج میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں منعقدہ میٹنگ میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے مختلف منصوبوں، اقدامات اور سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر (میونسپل کمشنر آفس) پرشانت گائکواڑ، ڈپٹی کمشنر (سالڈ ویسٹ مینجمنٹ) کرن ڈیگھاوکر، متعلقہ افسران موجود تھے۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے مزید کہا کہ صفائی ایک باقاعدہ عمل ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اسے باقاعدگی سے اور موثر طریقے سے کرنے کی ضرورت ہے۔ ممبئی کی ساحلی سڑکوں اور شاہراہوں کو احتیاط سے صاف کیا جانا چاہیے۔ سڑکوں پر بہت زیادہ ٹریفک ہے۔ اس لیے ان جگہوں کو مشینی طور پر صاف کرنے کے لیے الگ گاڑیوں کی ضرورت ہے۔ خاص گاڑیاں (اپنی مرضی کے مطابق گاڑیاں) تیار کرنے کے لیے اچھی تنظیموں سے مدد لی جائے جس میں ان سڑکوں پر صفائی کے لیے درکار مختلف خصوصیات شامل ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کچھ مصروف جگہوں کو صفائی کے لحاظ سے بہتر بنایا جائے اور پھر وہاں بھی وہی صفائی برقرار رکھی جائے، تاکہ شہری آگاہ ہوں۔ دریں اثنا، ممبئی میونسپل کارپوریشن کے سالڈ ویسٹ ڈپارٹمنٹ کے تحت کچرا جمع کرنے کے لیے لائی گئی جدید گاڑیوں میں سے دس فیصد الیکٹرانک (ای گاڑیاں) ہیں۔ اشونی بھیڈے نے کہا کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن ملک کی پہلی میونسپل کارپوریشن ہے جس نے ٹھوس فضلہ جمع کرنے کے لیے اتنی بڑی تعداد میں بڑی صلاحیت والی الیکٹرانک گاڑیاں استعمال کی ہیں۔ انہوں نے شہریوں اور اداروں سے بھی اپیل کی کہ وہ میونسپل کارپوریشن کے ذریعہ منعقدہ ممبئی کلین لیگ مقابلے میں بڑی تعداد میں شرکت کریں تاکہ صفائی میں شہریوں کی شرکت کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر کرن ڈیگھاوکر نے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کے مختلف پروجیکٹس، آلات، آپریشنز وغیرہ کے بارے میں تفصیلی پریزنٹیشن دی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ فی الحال ممبئی سے میونسپل کارپوریشن کے ذریعہ تقریباً 7200 میٹرک ٹن ٹھوس فضلہ اکٹھا کیا جاتا ہے اور اسے سائنسی طریقے سے ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ پورے ممبئی میں صفائی کو برقرار رکھنے کے لیے سروس پر مبنی ٹھیکہ کا نظام اپنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سالڈ ویسٹ اکٹھا کرنے اور نقل و حمل کے لحاظ سے نئی گاڑیاں لائی گئی ہیں۔ اس سے قبل 1 ہزار 196 گاڑیاں اس کے لیے کام کر رہی تھیں۔ تاہم نئی آنے والی گاڑیوں کی گنجائش میں اضافے کے ساتھ اب ان گاڑیوں کی تعداد 988 تک پہنچ گئی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے رنگوں میں بھی تبدیلی کی گئی ہے۔ ممبئی میں 46 خشک کچرے کو الگ کرنے کے مراکز ہیں۔ جبکہ 94 گاڑیاں اس کے لیے کل وقتی کام کر رہی ہیں۔ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے گھریلو سینیٹری ویسٹ کو جمع کرنے کے لیے ایک خصوصی سروس شروع کی گئی ہے۔ دیگھاوکر نے یہ بھی بتایا کہ بہت سے ادارے اس سروس کا موثر طریقے سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

سنسیکس 22 فیصد بڑھ کر 2026 کے آخر تک 95,000 تک پہنچ سکتا ہے: مورگن اسٹینلے

ممبئی: عالمی بروکریج فرم مورگن اسٹینلے نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ ایک بڑی ریلی کے لیے تیار ہے اور دسمبر 2026 کے آخر تک سنسیکس 95,000 تک پہنچ سکتا ہے۔ اپنی تازہ ترین رپورٹ میں، امریکی بروکریج فرم نے کہا کہ کم قیمتوں، آمدنی میں بہتری، اور محتاط سرمایہ کاروں کی پوزیشنیں ظاہر کرتی ہیں کہ مارکیٹ میں مندی ختم ہو سکتی ہے۔ مورگن اسٹینلے نے کہا کہ بنیادی صورت حال میں، سنسیکس دسمبر 2026 تک 95,000 تک پہنچ سکتا ہے، بدھ کے اختتام سے تقریباً 22 فیصد کا اضافہ۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ممکنہ اضافے کے مقابلے منفی پہلو کے خطرات محدود دکھائی دیتے ہیں، اور موجودہ صورتحال طویل مدتی سرمایہ کاروں کے لیے سرمایہ کاری کا ایک پرکشش موقع بنی ہوئی ہے۔ بروکریج فرم نے کہا کہ ہندوستان کی مارکیٹ کی کارکردگی گزشتہ سال کے دوران تاریخی کم ترین سطح کے قریب رہی ہے، جبکہ قدروں میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ تاہم، مضبوط گھریلو طلب، پالیسی میں استحکام اور سرمائے کے اخراجات میں بہتری کی وجہ سے ملکی معیشت کے بنیادی اصول مضبوط ہیں۔ اس کے مثبت نقطہ نظر کی ایک اہم وجہ آمدنی کا بہتر ہونا ہے۔ بروکریج فرم نے نوٹ کیا کہ اعلی تعدد کے اشارے کھپت، سرمایہ کاری اور خدمات میں مضبوط رجحانات کی طرف اشارہ کرتے ہیں، حالانکہ مارکیٹ کی توقعات کم رہتی ہیں۔ تجزیہ کاروں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ عالمی کارپوریٹ منافع میں ہندوستان کا حصہ اب تک کے سب سے بڑے مارجن سے انڈیکس کے وزن سے زیادہ ہے۔ بروکریج فرم کو امید ہے کہ آگے بڑھتے ہوئے مثبت آمدنی پر نظر ثانی کی جائے گی۔ قیمتوں کے بارے میں، مورگن اسٹینلے نے نوٹ کیا کہ سنسیکس اس وقت سونے کے مقابلے میں اپنی کم ترین سطح پر ٹریڈ کر رہا ہے، ایک طویل مدتی اشارے اکثر مارکیٹ کے اہم موڑ سے منسلک ہوتا ہے۔ مزید برآں، ہندوستان کا قیمت سے کتاب کا تناسب تاریخی کم ترین سطح کے قریب ہے، حالانکہ میکرو اکنامک استحکام بہتر ہو رہا ہے اور پالیسی کی غیر یقینی صورتحال محدود ہے۔ جغرافیائی سیاسی تناؤ اور عالمی نمو سے متعلق خطرات کے برقرار رہنے کے باوجود، مورگن اسٹینلے کا خیال ہے کہ وسیع تر نقطہ نظر مارکیٹ کی پائیدار بحالی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

کمزور عالمی اشارے کے باعث اسٹاک مارکیٹ سرخ رنگ میں کھلا

سینسیکس 400 پوائنٹس نیچے

ممبئی: گزشتہ روز کی زبردست ریلی کے بعد، کمزور عالمی اشارے کی وجہ سے جمعرات کو ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ سرخ رنگ میں کھلی۔ مارکیٹ میں گراوٹ اس وقت آئی جب ایران نے امریکہ پر جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام لگایا، جس کی وجہ سے خام تیل کی قیمتوں میں تازہ اضافہ کی وجہ سے نفٹی 50 اور سینسیکس میں گراوٹ ہوئی۔ دریں اثنا، بی ایس ای سینسیکس 77,319.33 پر کھلا، اس کے پچھلے بند سے 243.57 پوائنٹس نیچے 77,562.90 پر، جبکہ نفٹی 35,997,23 کے اپنے پچھلے بند سے 88.3 پوائنٹس نیچے، 23,909.05 پر کھلا۔ تاہم، یہ خبر لکھنے کے وقت (9.40 بجے کے قریب)، سینسیکس 444.41 پوائنٹس یا 0.57 فیصد گر کر 77,118.49 پر ٹریڈ کر رہا تھا، جبکہ نفٹی 50 101.45 پوائنٹس یا 0.42 فیصد گر کر 90,895,23 پر تھا۔ وسیع بازار میں، نفٹی مڈکیپ انڈیکس میں 0.13 فیصد اور نفٹی سمال کیپ انڈیکس میں 0.02 فیصد کی معمولی کمی واقع ہوئی۔ سیکٹر کے لحاظ سے، نفٹی میٹل اور نفٹی فارما نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جبکہ نفٹی آئی ٹی نے سب سے زیادہ (1.17 فیصد) کمی کی۔ اس کے علاوہ نفٹی آٹو، نفٹی فنانشل، نفٹی بینک، اور نفٹی ریئلٹی میں بھی کمی آئی۔ نفٹی 50 انڈیکس کے اندر، انفوسس، ایل اینڈ ٹی، ایئرٹل، جیوفنانشل سروسز، ایچ سی ایل ٹیک، انڈیگو، اور شری رام فائنانس سب سے زیادہ خسارے میں تھے، جب کہ ہنڈالکو، میکس ہیلتھ، این ٹی پی سی، بجاج آٹو، بی ای ایل، اور پاور گرڈ سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والوں میں شامل تھے۔ دریں اثنا، برینٹ کروڈ فیوچر صبح 3.31 فیصد بڑھ کر 97.89 ڈالر فی بیرل ہوگیا۔ دریں اثنا، یو ایس ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ (ڈبلیو ٹی آئی) کروڈ 2.4 فیصد اضافے کے ساتھ 98.38 ڈالر پر ٹریڈ کر رہا تھا۔ غور طلب ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اس ہفتے کے شروع میں جنگ بندی کا اعلان کیا تھا لیکن مشرق وسطی کی صورتحال بدستور نازک ہے۔ بدھ کے روز، اسرائیل نے لبنان پر اب تک کا سب سے مہلک حملہ کیا، جس میں سیکڑوں افراد مارے گئے، اور ایران نے ایک بار پھر جوابی کارروائی کی دھمکیاں دیں، جس سے کشیدگی میں دیرپا کمی کی امیدوں پر پانی پھر گیا اور عالمی منڈیوں کو ہلچل میں ڈال دیا۔ غیر یقینی صورتحال میں اضافہ کرتے ہوئے، ایران کے چیف مذاکرات کار اور پارلیمنٹ کے اسپیکر، محمد باقر قالیباف نے اشارہ کیا کہ امریکہ کے ساتھ دیرپا امن معاہدے کے لیے بات چیت جاری رکھنا اب نامناسب ہوسکتا ہے۔

پڈلکر اور سنگرام جگتاپ کی پھر شرانگیزی کی کوشش

پونے میں 'لو جہاد' کے خلاف 'ہندو جن آکروش' مورچہ نکالا جسے مسلم بستی تک لے جانا چاہتے تھے، پولیس نے راستے ہی میں روک دیا

اپنی بدزبانی اور شرانگیزیوں کیلئے مشہور رکن اسمبلی گوپی چند پڈلکر نے پونے میں 'ہندو جن آکروش مورچہ' نکالنے کے نام پر پھر شرانگیزی کی کوشش کی۔ ان کے ساتھ احمد نگر کے رکن اسمبلی سنگرام جگتاپ بھی تھے۔ پولیس نے ان لیڈران کے مورچے کو روک دیا اور انہیں مقررہ مقام تک جانے نہیں دیا جہاں وہ مبینہ 'لو جہاد' کے خلاف تقریریں کرنے والے تھے۔ پڈلکر نے اس کے بعد پریس کانفرنس کے ذریعے لو جہاد کے نام پر زہر افشانی کی۔ اطلاع کے مطابق پونے کے کونڈھوا علاقے میں ہندو لڑکی کی مسلم لڑکی سے شادی کا ایک معاملہ سامنے آیا تھا جسے ہندتوادی تنظیموں نے 'لو جہاد' کا نام دینے کی کوشش کی تھی اور اس کے خلاف خوب ہنگامہ کیا تھا لیکن پولیس کی تفتیش میں ان کے الزامات غلط ثابت ہوئے تھے لیکن ناسک میں پیش آئے ایک اور معاملے کو بنیاد بنا کر ان لیڈران نے پھر اشتعال انگیزی کی کوشش کی۔ بدھ کو انہوں نے 'ہندو جن آکروش مورچہ' کے نام سے پونے کے ساسوڑ علاقے سے لے کر کونڈھوا تک ایک بائیک ریلی نکالنے کا اعلان کیا تھا۔ یہ بائیک ریلی کھڑی مشین علاقے تک جانے والی تھی جس کی پولیس نے اجازت نہیں دی تھی۔ کھڑی مشین علاقے میں گوپی چند پڈلکر تقریر کرنے کرنے والے تھے۔ پولیس نے اس کی بھی اجازت نہیں دی۔ پولیس نے اس ریلی کو روکنے کیلئے پہلے ہی سخت بندوبست کر رکھا تھا۔ جگہ جگہ بیریکیڈ لگا رکھے تھے اور بڑی تعداد میں پولیس اہلکاروں کو تعینات کر دیئے تھے۔ کھڑی مشین علاقے سے پہلے ہی پولیس نے اس ریلی کو روک دیا لیکن گوپی چند پڈلکر اور سنگرام جگتاپ اس بات پر اڑے ہوئے تھے کہ وہ کھڑی مشین علاقے تک جا کر رہیں گے۔ ان کے ساتھ سابق رکن اسمبلی سنجے جگتاپ بھی تھے۔ تقریباً ۲ گھنٹے تک ریلی وہیں رکی رہی اور گوپی چند پڈلکر پولیس کے ساتھ حجت کرتے رہے لیکن پولیس نے ان کی ایک نہیں سنی۔ ان سے وہاں سے واپس جانے کیلئے کہا گیا۔ کافی حجت و تکرار کے بعد ریلی کو واپس جانا پڑا البتہ گوپی چند پڈلکر نے بعد میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کر کے مسلم نوجوانوں کے خلاف الزام تراشیاں کیں اور کارپوریٹ کمپنیوں میں لڑکیوں پھنسانے کا دعویٰ کیا۔ اس دوران گوپی چند پڈلکر نے 'کارپوریٹ جہاد' کا نیا شوشہ چھوڑا۔ ان کا کہنا تھا کہ مسلم نوجوان کارپوریٹ کمپنیوں میں برسرکار پڑھی لکھی لڑکیوں کو پھانستے ہیں اور انہیں مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کونڈھوا میں بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا تھا۔ اب ناسک میں بھی یہی ہوا ہے۔ ان کا الزام تھا کہ ناسک میں کئی لڑکیوں کو ٹارگیٹ کر کے انہیں جنسی استحصال کا شکار کیا گیا۔ وہاں ۱۳۰ لڑکیاں کام کرتی تھیں لیکن ان میں سے کئی لڑکیوں نے کام چھوڑ دیا۔ مگر ۹ لڑکیوں نے ہمت کر کے شکایت درج کروائی تب یہ معاملہ سامنے آیا۔ جب میڈیا نے اشوک کھرات کے ذریعے کئے گئے خواتین کے جنسی استحصال کی طرف ان کی توجہ مبذول کروائی تو انہوں نے کہا وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے اشوک کھرات کے خلاف سخت کارروائی کا حکم دیا ہے اور پولیس اس کے معاملات کی چھان بین کر رہی ہے۔ خبر ہے کہ کھڑی مشین علاقے میں مسلم آبادی ہے اور گوپی چند پڈلکر کی آمد کی اطلاع ملتے ہی وہاں بھی بھیڑ اکٹھا ہوگئی تھی۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے پولیس نے پڈلکر کو وہاں جانے کی اجازت نہیں دی تاکہ حالات قابو سے باہر نہ ہو جائیں۔ پولیس کی مستعدی کے سبب پڈلکر کو واپس جانا پڑا اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور رمزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

ناگپور میں برآمد دھماکہ خیز اشیا کہاں سے آئیں؟ پولیس کیلئے پتہ لگانا مشکل

ضبط کی گئی چیزوں پر کوئی بارکوڈ نہیں ہے جس کے ذریعے یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ انہیں کہاں بنایا گیا تھا اور کسے فروخت کیا گیا تھا۔

ایک روز قبل ناگپور میں ۱۵ جلیٹن، ۵۸ ڈیٹونیٹر اور ۸ کنیکٹر ضبط کئے گئے تھے۔ اہم بات یہ ہے کہ مذکورہ چیزیں ۲ ماہ سے ایک ایسے علاقے میں پڑی تھیں جو میٹرو اسٹیشن اور آر ایس ایس کے صدر دفتر سے قریب ہے لیکن اس کارروائی کے بعد ایک اور انکشاف ہوا ہے جس نے دھماکہ خیز مواد کے ٹریکنگ میکانزم کی کمزوری کو بے نقاب کر دیا ہے، جس سے سیکوریٹی کے سنگین خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ اطلاع کے مطابق دھماکہ خیز اشیاء پر بارکوڈ ہوتے ہیں تاکہ پیداوار سے لے کر استعمال کے اختتام تک ان دھماکہ خیز مواد کی نقل و حرکت کی نگرانی کی جا سکے۔ تاہم ضبط کئے گئے دھماکہ خیز مواد پر بارکوڈ موجود نہیں تھے۔ اس کی وجہ سے یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ یہ چیزیں کہاں بنائی گئی تھیں اور کسے فروخت کی گئی تھیں۔ بتا دیں کہ پیٹرولیم اینڈ ایکسپلوسیوز سیفٹی آرگنائزیشن (پی ای ایس او) نے بارکوڈنگ متعارف کروائی تھی تاکہ دھماکہ خیز مواد کا سراغ لگانا یقینی بنایا جا سکے۔ تاہم، ڈیٹونیٹر مینوفیکچرنگ میں استعمال ہونے والے حساس مواد کی وجہ سے، بارکوڈ ٹیگنگ کو خطرناک سمجھا جاتا ہے، اسلئے اسے نافذ نہیں کیا جاتا ہے۔ جبکہ اس حد کی وجہ سے اصل یا مطلوبہ صارف کا پتہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے، جیسا کہ حالیہ کیس میں ہوا۔ دوسری اصولی طور پر مینوفیکچر کو خریداروں کی شناخت سمیت پیداوار کی مقدار اور فروخت کی تفصیل کے ساتھ ریٹرن فائل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ بارکوڈ کی وجہ سے حکام کو چوری یا زیادہ پیداوار کا اندازہ کرنے میں مدد ملتی ہے لیکن ڈیٹونیٹر پر بارکوڈ کی غیر موجودگی، اس طرح کی تصدیق تقریباً ناممکن ہے۔ تحقیقات میں شامل ایک سینئر اہلکار نے تصدیق کی کہ وسطی ناگپور سے برآمد کئے گئے ڈیٹونیٹرس پر بارکوڈ کے نشانات نہیں تھے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے، پیٹرولیم اینڈ ایکسپلوسیوز سیفٹی آرگنائزیشن (پی ای ایس او)، الیکٹرانک ڈیٹونیٹرس کو اپنانے پر زور دے رہا ہے، جس سے زیادہ موثر طریقے سے دھماکہ خیز اشیاء کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان آلات کو ایک مخصوص ہینڈ ہیلڈ لاگر کے ذریعے ایکٹیویٹ کرنا پڑتا ہے، اور غلط استعمال کو روکنے کیلئے ڈیٹونیٹر اور لاگر دونوں ایک ہی مینوفیکچرر کی طرف سے کام کرنے والے لاک اینڈ کی سسٹم کی طرح ہونے چاہئیں۔ اس کے باوجود، الیکٹرانک ڈیٹونیٹرس کو اپنایا نہیں جا رہا۔ گزشتہ سال جولائی میں جاری کردہ ایک ہدایت میں، پی ای ایس او نے مینوفیکچررس کو مشورہ دیا کہ وہ بتدریج روایتی الیکٹرک ڈیٹونیٹرس کو بہتر طریقے سے ٹریس کرنے کیلئے ایمبیڈ ڈ چپس سے لیس کریں۔ یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ ایکسپلوڈر ڈیوائس میں پاس ورڈ کے تحفظ کو بھی لازمی قرار دیا جائے، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ صرف مجاز صارفین ہی ان کو استعمال کر سکتے ہیں۔ تاہم، جب تک اس طرح کے نظام کو وسیع پیمانے پر لاگو نہیں کیا جاتا، ڈیٹونیٹر کے غلط استعمال پر خدشات برقرار رہنے کا امکان ہے۔ یاد رہے کہ ناگپور شہر کے مصروف ترین سی اے روڈ پر واقع دوسر بھون چوک کے قریب زندہ دھماکہ خیز اشیا برآمد کی گئی تھی۔ جس میں شہر میں ۱۵ جلیٹن، ۵۸ ڈیٹونیٹرز اور ۸ کنیکٹر شامل تھے۔ اہم بات یہ تھی کہ میٹرو اسٹیشن اور آر ایس ایس ہیڈ کوارٹر کے علاقے میں اجول لنجوار نامی شخص کے مکان کے قریب یہ اشیا ایک بیگ میں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ بیگ پچھلے ڈیڑھ ماہ سے وہاں رکھا ہوا تھا۔ اجول کی اطلاع پر پولیس نے پورے علاقے کو سیل کر کے اس دھماکہ خیز مواد کو محفوظ مقام پر منتقل کیا تھا۔

ممبئی رابطہ
MUMBAIRAABTA

امریکہ ایران جنگ بندی پر متضاد دعوے، ماہرین نے نتائج پر سوال اٹھائے

امریکہ اور ایران کے درمیان حالیہ جنگ بندی کے بعد دونوں ممالک نے کامیابی کے دعوے کیے ہیں، تاہم ماہرین اس کے نتائج پر سوالات اٹھا رہے ہیں

امریکہ اور ایران کے درمیان حالیہ جنگ بندی کے بعد دونوں ممالک نے کامیابی کے دعوے کیے ہیں، تاہم ماہرین اس کے نتائج پر سوالات اٹھا رہے ہیں۔ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کے بیان اور مختلف تجزیہ کاروں کی آراء کے مطابق یہ معاہدہ پیچیدہ سفارتی توازن کی عکاسی کرتا ہے۔ ٹرمپ نے اسے مکمل کامیابی قرار دیا، جبکہ ایرانی حکام نے اپنی شرائط کی منظوری کو اپنی فتح کہا۔ امریکہ اور ایران کے درمیان حالیہ جنگ بندی کے اعلان کے بعد دونوں فریقوں کی جانب سے کامیابی کے دعوے کیے جا رہے ہیں، تاہم بین الاقوامی ماہرین اور تجزیہ کار اس معاہدے کے حقیقی اثرات اور نتائج پر سوالات اٹھا رہے ہیں۔ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کے ایک بیان نے اس بحث کو مزید تقویت دی، جس میں انہوں نے کہا کہ ایرانی فریق نے مذاکراتی عمل میں غیر معمولی مہارت کا مظاہرہ کیا۔ ان کا یہ تبصرہ ایسے وقت میں سامنے آیا جب جنگ بندی کے بعد سفارتی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں اور آئندہ مذاکرات کے لیے اسلام آباد میں بات چیت متوقع ہے۔ صدر ٹرمپ نے اس معاہدے کو ''سو فیصد مکمل کامیابی'' قرار دیا، جبکہ دوسری جانب ایران کی سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل نے بھی اسے اپنی کامیابی قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے دشمنی کے خاتمے کے لیے تہران کی شرائط کو تسلیم کیا ہے۔ تاہم ماہرین کے مطابق اس معاہدے میں کئی اہم نکات اب بھی غیر واضح ہیں۔ نئی دہلی میں قائم سینٹر فار پالیسی ریسرچ سے وابستہ ماہر برہما چیلانی نے کہا کہ ''اس پورے تنازع میں امریکہ اپنے بنیادی مقصد، یعنی ایران میں حکومتی تبدیلی، حاصل کرنے میں ناکام رہا، جو اس کے لیے ایک بڑا دھچکا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''آبنائے ہرمز کے حوالے سے ابتدائی طور پر جو غیر مشروط مطالبات سامنے آئے تھے، اب وہ ایک ایسے نقطے پر پہنچ گئے ہیں جہاں ایران کے کردار کو تسلیم کیا جا رہا ہے، اور یہ صورتحال طاقت کے توازن میں تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے۔'' ادھر وارک پویل نے ایک انٹرویو میں کہا کہ ''یہ واضح ہوتا جا رہا ہے کہ مذاکراتی فریم ورک امریکہ کے بجائے ایران کی جانب سے سامنے آیا، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ واشنگٹن اس مرحلے پر کمزور پوزیشن میں تھا۔'' انہوں نے امریکی بیانیے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ''بیانات میں تضاد اور غیر واضح حکمت عملی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ معاملے کو مؤثر انداز میں پیش نہیں کیا گیا۔'' ایرانی امریکی تعلقات کے ماہر ٹریٹا پارسی نے بھی معاہدے کے بعض پہلوؤں کو غیر واضح قرار دیتے ہوئے کہا کہ ''یہ ابھی واضح نہیں ہے کہ ایران آبنائے ہرمز سے گزرنے والے جہازوں پر کسی قسم کی فیس عائد کرے گا یا نہیں، تاہم یہ ضرور ہے کہ اس مرحلے پر تہران کی مذاکراتی پوزیشن مضبوط دکھائی دیتی ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''ایران عارضی جنگ بندی کے بجائے ایک مستقل حل کی طرف بڑھنا چاہتا ہے تاکہ خطے میں بار بار ہونے والی کشیدگی سے بچا جا سکے۔'' ماہرین کے مطابق اس تنازع کے نتیجے میں علاقائی طاقت کے توازن میں تبدیلی کے آثار بھی نمایاں ہو رہے ہیں۔ کچھ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ ایران کی داخلی پوزیشن مضبوط ہوئی ہے، جبکہ امریکہ کو سفارتی سطح پر چیلنجز کا سامنا ہے۔ اس دوران صدر ٹرمپ کے بیانات میں بھی تبدیلی دیکھی گئی۔ ابتدائی طور پر انہوں نے ایرانی تجویز کو ''قابل عمل بنیاد'' قرار دیا، تاہم بعد میں اسے مسترد کرتے ہوئے اسے دھوکہ دہی پر مبنی قرار دیا، اگرچہ اس کی تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔ جنگ بندی کا اعلان اس وقت سامنے آیا جب امریکہ کی جانب سے دی گئی ڈیڈ لائن ختم ہونے میں بہت کم وقت باقی تھا، جس میں ایران کو سخت نتائج کی وارننگ دی گئی تھی۔ موجودہ صورتحال میں عالمی توجہ اس بات پر مرکوز ہے کہ آیا یہ عارضی جنگ بندی ایک مستقل معاہدے میں تبدیل ہو سکے گی یا نہیں، جبکہ مختلف ماہرین اس کے طویل مدتی اثرات کا جائزہ لے رہے ہیں۔

چلی نے چین سے منسلک تانبہ اسمگلنگ ریکٹ کا پردہ فاش کیا

پانچ سالہ اسمگلنگ پائپ لائن کی آخری منزل تھے جس نے چلی سے ایک اندازے کے مطابق 917 ملین امریکی ڈالر مالیت کا چوری شدہ تانبا نکالا

چلی: پانچ سالہ اسمگلنگ پائپ لائن کی آخری منزل تھے جس نے چلی سے ایک اندازے کے مطابق 917 ملین امریکی ڈالر مالیت کا چوری شدہ تانبا نکالا۔ حکام نے بدھ کو کہا کہ پولیس نے ملک میں اب تک کی سب سے بڑی منظم جرائم کی کارروائیوں میں سے ایک میں نیٹ ورک کو ختم کرنے کے بعد۔ اس گروہ نے چوری شدہ دھات کو چلی کے انتہائی شمال میں واقع ایک بندرگاہی شہر اکیوک تک پہنچایا اور اسے سکریپ کارگو کے بھیس میں کنٹینرز میں چین بھیج دیا۔ اسی مدت کے دوران، اس نے جعلی برآمدی ویٹ ریفنڈز میں 55 ملین امریکی ڈالر سے زیادہ جمع کیے، جس سے چوری شدہ تانبے کو چلی کے جائز تجارتی انفراسٹرکچر میں برسوں تک بغیر کسی پتا کے داخل کیا گیا۔ سات علاقوں میں مربوط، نام نہاد آپریشن ہائی وولٹیج 25 گرفتاریوں، 49 املاک پر چھاپے اور 187 ٹن تانبا، 40 گاڑیاں اور 11 آتشیں اسلحہ ضبط کرنے کے ساتھ ختم ہوا۔ حکام کا تخمینہ ہے کہ برآمد شدہ دھات کی موجودہ قیمتوں پر تقریباً 2.2 ملین امریکی ڈالر کی مالیت ہے، جو نیٹ ورک کے چلنے والے پانچ سالوں میں اس کا ایک حصہ ہے۔ آریکا پراسیکیوٹر کے دفتر میں فوجداری تجزیہ یونٹ کے سربراہ اور شمالی سرحدی معاملات کی رہنمائی کرنے والے تفتیش کار، روڈریگو گونزالیز نے بدھ کے روز بلومبرگ کو بتایا کہ یہ نیٹ ورک مزدوروں کی واضح تقسیم کے ساتھ چلتا ہے: عملے نے کیبلز چرائی، بیچوانوں نے دھات کو پروسیس کیا اور ذخیرہ کیا اور ٹرانسپورٹرز نے اسے سرحدوں کے پار منتقل کیا۔" یہ ایک بہت منافع بخش کاروبار ہے۔ چند درجن میٹر کا مطلب لاکھوں پیسو ہو سکتا ہے۔ طریقہ آسان تھا: ٹرکوں نے بجلی کے کھمبوں کی قطاروں میں ہل چلا کر کیبل کے تمام حصوں کو منٹوں میں نیچے لایا، اس سے پہلے کہ عملے نے تانبے کو اتارا اور لوڈ کیا اور حکام کے جواب دینے سے پہلے اسے باہر منتقل کر دیا۔ گونزالیز نے کہا کہ کسی ایک واقعے سے ہونے والے نقصانات 60 ملین چلی پیسو (تقریباً 63,000 امریکی ڈالر) تک پہنچ گئے ہیں، اور حملوں نے پوری کمیونٹیز کو بجلی سے محروم کر دیا ہے۔ اس کے بعد چوری شدہ دھات پر غیر رسمی جگہوں پر کارروائی کی گئی جہاں چوروں نے کیبلز سے پلاسٹک کی کوٹنگ کو جلا دیا یا چھین لیا، جس سے ننگے تانبے پر کوئی شناختی نشان نہیں تھا۔ حکام کو پگھلی ہوئی پلیٹیں اور انگوٹ ملے جن کے بارے میں ان کے خیال میں سیریل نمبرز کو مٹانے کے لیے دوبارہ پروسیس کیا گیا تھا، پھر برآمد سے پہلے جائز طریقے سے حاصل کی گئی دھات کے ساتھ ملایا گیا تھا۔

لبنان پر سفارتی تضاد امریکہ۔ایران امن معاہدہ کو خطرہ

تہران/واشنگٹن/بیروت: امریکہ اور ایران کے درمیان حالیہ عارضی جنگ بندی کو لبنان کے معاملے پر متضاد بیانات اور جاری فوجی کارروائیوں کے باعث شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں، جس سے خطے میں امن عمل غیر یقینی کا شکار ہو رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایک جانب امریکہ اور اس کے اتحادی یہ مؤقف اختیار کر رہے ہیں کہ جنگ بندی کا اطلاق لبنان پر نہیں ہوتا، جبکہ ایران اور اس کے حمایتی گروپ اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ لبنان بھی اس معاہدے کا حصہ ہے۔ اسی تضاد کے باعث اسرائیل کی جانب سے لبنان میں حزب اللہ کے خلاف فضائی حملے جاری ہیں، جسے ایران نے جنگ بندی کی خلاف ورزی قرار دیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ اگر یہ کارروائیاں نہ رکیں تو مذاکراتی عمل متاثر ہو سکتا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ "سفارتی ڈبل اسپیک" یعنی مختلف فریقین کی جانب سے ایک ہی معاہدے کی متضاد تشریحات، امن عمل کے لیے سب سے بڑا چیلنج بن چکی ہے۔ ایک طرف جنگ بندی کا اعلان کیا گیا ہے، جبکہ دوسری جانب زمینی حقیقت میں لڑائی جاری ہے۔ مزید برآں، ایران کا مؤقف ہے کہ لبنان کو شامل کیے بغیر کسی بھی جنگ بندی کو مکمل نہیں سمجھا جا سکتا، کیونکہ حزب اللہ اس تنازع کا اہم فریق ہے۔ ادھر امریکہ اور اسرائیل کا کہنا ہے کہ لبنان میں جاری کارروائیاں الگ نوعیت کی ہیں اور انہیں جنگ بندی کے دائرے میں شامل نہیں کیا گیا، جس سے معاہدے کی شقوں پر ابہام مزید بڑھ گیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر اس ابہام کو دور نہ کیا گیا تو جنگ بندی جلد ہی ناکام ہو سکتی ہے، کیونکہ فریقین ایک دوسرے پر خلاف ورزی کے الزامات لگا رہے ہیں جبکہ زمینی سطح پر کشیدگی کم ہونے کے بجائے برقرار ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق موجودہ صورتحال ظاہر کرتی ہے کہ مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن کے لیے صرف جنگ بندی کافی نہیں بلکہ اس کی واضح اور مشترکہ تشریح بھی ضروری ہے، ورنہ سفارتی تضادات کسی بھی پیش رفت کو ناکام بنا سکتے ہیں۔

بیجنگ کی بیرون ملک اثر انداز ہونے کی حکمت عملی

بیجنگ: چین کی عالمی سطح پر اثر ورسوخ بڑھانے کی حکمتِ عملی بظاہر عام اور جائز سرگرمیوں کے پردے میں جاری ہے، جہاں بیجنگ مختلف ذرائع استعمال کرتے ہوئے خاموشی سے بیانیے کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ تحقیقات، بشمول سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کی رپورٹس، نے چین سے منسلک نیٹ ورکس کی نشاندہی کی ہے جو مختلف ممالک، خاص طور پر تائیوان، کو ہدف بنا کر معلوماتی مہمات چلا رہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چین کی یہ حکمتِ عملی روایتی پروپیگنڈا سے آگے بڑھ چکی ہے اور اب اس میں سوشل میڈیا، تحقیقاتی اداروں، میڈیا شراکت داریوں اور آن لائن نیٹ ورکس کا استعمال شامل ہے تاکہ مقامی سطح پر اثر انداز ہوا جا سکے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بیجنگ اکثر اپنے مواد کے اصل ماخذ کو چھپاتا ہے، جس کے ذریعے وہ ایسے بیانیے کو فروغ دیتا ہے جو بظاہر مقامی یا غیر جانبدار دکھائی دیتے ہیں، مگر درحقیقت ریاستی مفادات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، چین سے منسلک عناصر جعلی سوشل میڈیا اکاؤنٹس، ڈیجیٹل مہمات اور آن لائن اثر انداز افراد کے ذریعے حساس سیاسی اور سماجی موضوعات پر رائے عامہ کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ ان سرگرمیوں کا مقصد صرف چین کا مثبت تاثر اجاگر کرنا نہیں بلکہ ناقدین کو کمزور کرنا، جمہوری نظاموں میں تقسیم پیدا کرنا اور اہم پالیسی مباحث کو متاثر کرنا بھی ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ اثر انداز ہونے کی حکمتِ عملی اس لیے زیادہ مؤثر ہے کیونکہ یہ کھلے عام نظر آتی ہے مگر اس کا اصل مقصد اور ماخذ اکثر پوشیدہ رہتا ہے، جس سے اس کی نشاندہی اور روک تھام مشکل ہو جاتی ہے۔ تجزیہ کاروں نے خبردار کیا ہے کہ عالمی سطح پر حکومتوں، میڈیا اداروں اور سول سوسائٹی کو ان خفیہ مگر منظم سرگرمیوں کے خلاف زیادہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ جدید دور کی معلوماتی جنگ کا اہم حصہ بن چکی ہیں۔

چین پر تنقید میں اضافہ۔انسانی حقوق کے وکیل کی رہائی کیلئے کارکنان کا مطالبہ

بیجنگ: چین میں انسانی حقوق کے کارکنان اور بین الاقوامی تنظیموں نے ایک معروف حقوق کے وکیل کی رہائی کے لیے آواز بلند کرتے ہوئے حکومت پر دباؤ بڑھا دیا ہے، جس کے باعث بیجنگ کو شدید تنقید کا سامنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق متعلقہ وکیل کو ریاست مخالف سرگرمیوں اور "سبورژن" جیسے الزامات کے تحت قید کیا گیا تھا، تاہم کارکنان کا مؤقف ہے کہ یہ الزامات سیاسی نوعیت کے ہیں اور انہیں خاموش کرانے کے لیے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ یہ وکیل ان افراد کے دفاع کے لیے جانے جاتے تھے جو حساس سیاسی یا سماجی معاملات میں ملوث تھے، اور ان کی گرفتاری چین میں بڑھتے ہوئے کریک ڈاؤن کی عکاسی کرتی ہے۔ کارکنان نے مطالبہ کیا ہے کہ نہ صرف اس وکیل کو فوری طور پر رہا کیا جائے بلکہ انہیں رہائی کے بعد مکمل آزادی بھی دی جائے تاکہ وہ اپنے اہلِ خانہ سے بغیر کسی پابندی کے مل سکیں اور اپنی پیشہ ورانہ سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔ ماہرین کے مطابق چین میں انسانی حقوق کے وکلا کے خلاف کارروائیاں کوئی نئی بات نہیں بلکہ گزشتہ برسوں میں اس میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جہاں متعدد وکلا کو قید، نگرانی یا پیشہ ورانہ پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس طرح کے کیسز نہ صرف چین کے اندرونی قانونی نظام پر سوال اٹھاتے ہیں بلکہ عالمی سطح پر انسانی حقوق کی صورتحال پر بھی تشویش پیدا کرتے ہیں۔

اقوام متحدہ کے دفتر کے باہر پاکستان کے شعبہ سندھ میں گمشدگیوں کے خلاف احتجاج

مظاہرین نے گزشتہ دہائیوں سے لاپتہ ہونے والوں کی بازیابی کے لیے فوری کارروائی پر زور دیا۔

جنیوا: جنیوا میں اقوام متحدہ کے صدر دفتر کے باہر وائس فار مسنگ پرسنز آف سندھ کے یورپ چیپٹر کی جانب سے پاکستان کے صوبہ سندھ میں مبینہ طور پر جبری گمشدگیوں کی طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے ایک احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے گزشتہ دہائیوں سے لاپتہ ہونے والوں کی بازیابی کے لیے فوری کارروائی پر زور دیا۔ کوآرڈینیٹر سارنگ سندھی اور ڈپٹی کوآرڈینیٹر سعید سندھی نے احتجاج کی قیادت کی۔ شرکاء نے بینرز آویزاں کیے اور عوام کو سندھ میں انسانی حقوق کے ایک طویل عرصے سے جاری بحران کے بارے میں آگاہی فراہم کرنے میں مصروف رہے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، منتظمین نے دعویٰ کیا کہ دو دہائیوں سے زیادہ عرصے سے صورتحال سنگین ہے، ہزاروں افراد کو مبینہ طور پر جبری گمشدگی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اس عرصے کے دوران 10,000 سے زیادہ افراد، جن میں سے بہت سے سیاسی کارکن اور انسانی حقوق کے محافظ ہیں، مبینہ طور پر غائب ہو چکے ہیں، جبکہ سینکڑوں ابھی تک لاپتہ ہیں۔ مقررین نے مزید الزام لگایا کہ بغیر قانونی طریقہ کار کے لوگوں کو سڑکوں، عوامی مقامات، گاڑیوں اور یہاں تک کہ ان کے گھروں سے بھی اٹھایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خاندانوں کو اکثر طویل غیر یقینی صورتحال میں چھوڑ دیا جاتا ہے، ان کے رشتہ داروں کی قسمت کے بارے میں کوئی سرکاری معلومات نہیں ہوتی ہیں۔ کئی معاملات میں، لاپتہ افراد بعد میں مردہ پائے گئے ہیں، جن کے نشانات حراستی بدسلوکی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ منتظمین نے خاص طور پر ایوب کاندھرو، سہیل رضا بھٹی، اور اللہ ودھایو مہر جیسے کیسز کا حوالہ دیا، اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ لاپتہ ہیں۔ انہوں نے پاکستان کے عدالتی نظام پر بھی تنقید کی اور الزام لگایا کہ وہ احتساب کو یقینی بنانے یا لاپتہ افراد کی بازیابی کو یقینی بنانے میں ناکام رہا ہے۔ مظاہرے کے بعد منتظمین نے اقوام متحدہ کے حکام کے ذریعے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کو ایک یادداشت پیش کی۔ دستاویز میں سندھ میں انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں کو اجاگر کیا گیا اور لاپتہ افراد کی بحفاظت واپسی کو یقینی بنانے کے لیے فوری بین الاقوامی مداخلت کا مطالبہ کیا گیا۔ احتجاج کے اختتام پر، شرکاء نے اس مسئلے کو عالمی سطح پر اجاگر کرنے کا عزم کیا، متاثرہ خاندانوں کے لیے انصاف کی پیروی کرنے اور ٹھوس کارروائی کیے جانے تک بین الاقوامی پلیٹ فارمز پر اپنے تحفظات کا اظہار کرتے رہنے کا عہد کیا۔ پاکستان کے صوبہ سندھ میں جبری گمشدگیوں کے خلاف حالیہ دنوں میں بین الاقوامی سطح پر، خاص طور پر اقوام متحدہ کے دفاتر کے سامنے، اہم احتجاجی مظاہرے کیے گئے ہیں۔ 9 اپریل 2026 کو "وائس فار مسنگ پرسنز آف سندھ" کے زیرِ اہتمام اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر کے باہر ایک بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے سندھ میں کئی دہائیوں سے لاپتہ سیاسی کارکنوں اور انسانی حقوق کے علمبرداروں کی فوری بازیابی کا مطالبہ کیا۔

تائیوان کے گرد چینی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ

تائی پے: تائیوان نے اپنے گرد چین کی بڑھتی ہوئی فوجی سرگرمیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ چینی پیپلز لبریشن آرمی کے 6 طیارے اور 8 بحری جہاز اس کے علاقے کے قریب دیکھے گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ان سرگرمیوں میں ایک سرکاری جہاز بھی شامل تھا، جس سے خطے میں جاری کشیدگی کی شدت کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ تائیوانی وزارت دفاع نے ان نقل وحرکت پر مسلسل نظر رکھنے اور مناسب ردعمل دینے کی بات کہی ہے۔ حکام کے مطابق چینی طیاروں نے تائیوان کے فضائی دفاعی شناختی زون (ADIZ) کے قریب پروازیں کیں، جس کے بعد تائیوانی فضائیہ نے صورتحال کی نگرانی کے لیے اپنے طیارے اور دفاعی نظام متحرک کیے۔ تائیوان کی وزارت دفاع کا کہنا ہے کہ ایسے اقدامات خطے میں استحکام کے لیے خطرہ ہیں اور یہ چین کی جانب سے بڑھتے ہوئے دباؤ کی حکمتِ عملی کا حصہ ہیں۔ ماہرین کے مطابق چین کی جانب سے اس نوعیت کی فوجی سرگرمیاں "گرے زون وارفیئر" کی مثال ہیں، جس کے ذریعے بغیر براہِ راست تصادم کے دباؤ بڑھایا جاتا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ حالیہ پیش رفت تائیوان اور چین کے درمیان جاری کشیدگی کو مزید بڑھا سکتی ہے۔

چینی فوج کے صد سالہ ہدف کو پورا کرنے کیلئے سینئر افسران کو پاک رہنا چاہیے: ژی پنگ

بیجنگ: چینی فوج کے اندر بدعنوانی کے خلاف جاری وسیع مہم کے بعد، صدر شی جن پنگ نے بدھ کے روز اپنے سینئر افسران پر زور دیا کہ وہ اگلے سال پیپلز لبریشن آرمی (پی ایل اے) کی صد سالہ تقریب کو منانے کے لیے "ایک بالکل نئی شکل" کے لیے نظریاتی اصلاح اور سیاسی تطہیر کو مزید گہرا کریں۔ ژی نے افسروں سے کہا کہ وہ پارٹی کے ساتھ پُرعزم سیاسی وفاداری برقرار رکھیں اور کہا کہ کوئی بھی سوچ یا عمل جو خودغرضی یا بدعنوانی پر مبنی ہے۔ بنیادی طور پر کمیونسٹ پارٹی کی فطرت اور مقصد کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا، سینئر فوجی افسران کو ہماری پارٹی اور فوج کی عمدہ روایات کو بحال کرنے اور فروغ دینے میں پیش پیش ہونا چاہیے... نظم وضبط کو سمجھنا، قواعد وضوابط کے بارے میں واضح ہونا، اور احترام کا جذبہ برقرار رکھنا ضروری ہے۔ ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ قوانین اور ضوابط کے سامنے سب برابر ہوں، تعمیل میں کوئی خاص سلوک نہ ہو اور نفاذ میں کوئی رعایت نہ ہو۔ شی نے مزید کہا کہ اگست 2027 کے لیے مقرر کردہ اپنے صد سالہ ہدف کو پورا کرنے کے لیے پی ایل اے کو "ہمیشہ خالص رہنا چاہیے"۔ بیجنگ نے اپنی توقعات کی تفصیلات کو مبہم رکھا ہے۔ تاہم، 20 ویں پارٹی کانگریس میں اپنی 2022 کی ورک رپورٹ میں، ژی نے مقصد کو پی ایل اے کی "مقامی جنگ جیتنے" کی صلاحیت سے جوڑا۔ وہ بیجنگ کی نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی میں مسلح افواج کے اعلیٰ فوجیوں کے تربیتی کورس کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ ایونٹ کو پی ایل اے کی اعلیٰ سطحی اکائیوں میں براہ راست نشر کیا گیا۔ یہ کورس حالیہ برسوں کی بڑے پیمانے پر انسداد بدعنوانی کی مہم کے بعد قائم کیا گیا تھا جس میں پی ایل اے کے درجنوں اعلیٰ افسران کی تنزلی ہوئی ہے، جن میں سینٹرل ملٹری کمیشن کے سات میں سے پانچ ممبران شامل ہیں، جو اعلیٰ فوجی فیصلہ ساز ادارہ ہے۔ سیاسی اصلاح ایک کیچ فریس جس کا مطلب فوج میں بدعنوانی اور نظریاتی مسائل دونوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہے۔ کو پانچ سالہ پلان میں شامل کیا گیا تھا، جس کی مارچ میں قومی مقننہ نے 2026 سے 2030 تک کی توثیق کی تھی۔

افغانستان پاکستان تعطل مذاکرات

جاری رکھنے کے معاہدے کے ساتھ اختتام پذیر

بیجنگ: ارومچی مذاکرات بدھ کو اس عمل کو جاری رکھنے کے معاہدے کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔ چین کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے ایک پریس کانفرنس میں مذاکرات کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے مزید کہا کہ بات چیت کے اس دور میں افغانستان، پاکستان اور چین کے نمائندوں نے مثبت ماحول میں مسائل اور نتیجہ پر مبنی نقطہ نظر کے ساتھ بات چیت کی۔ دونوں فریقین نے اتفاق کیا کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے اہداف اور اصولوں کی بنیاد پر وہ اختلافات کو دور کرنے اور دوطرفہ تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔ چین کی وزارت خارجہ کے ترجمان ماونگ نے کہا افغانستان اور پاکستان نے ایک بار پھر اس بات پر زور دیا کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے اہداف اور اصولوں اور پرامن بقائے باہمی کے پانچ اصولوں کی بنیاد پر، وہ کشیدگی کو فوری طور پر حل کرنے اور دوطرفہ تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے کام کریں گے، اور کسی بھی ایسی کارروائی سے گریز کرنے پر اتفاق کیا جو صورت حال کو مزید پیچیدہ کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں فریقین نے رابطے اور بات چیت جاری رکھنے پر اتفاق کیا اور توقع ہے کہ مستقبل میں مختلف سطحوں پر ملاقاتیں ہوں گی۔ ماؤ ننگ نے کہا کہ دونوں فریقوں نے رابطے اور بات چیت جاری رکھنے پر اتفاق کیا ہے، اور دونوں کا خیال ہے کہ ارومچی عمل عملی اہمیت کا حامل ہے۔ اس لیے امید کی جاتی ہے کہ مستقبل میں مختلف سطحوں پر ملاقاتیں جاری رہیں گی۔" اسی دوران پاکستان کے آرمی چیف نے کل اپنے ملک کے فوجی کمانڈروں سے ملاقات میں کہا کہ افغانستان کے خلاف اسلام آباد کی کارروائیاں ختم نہیں ہوئی ہیں۔ وہ محاذ آرائیوں کے جاری رہنے پر اصرار کرتے ہیں، یہاں تک کہ مذاکرات کے اس دور کے ماحول کے بارے میں امیدیں بڑھ گئی ہیں۔ تاہم اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کا مستقبل کیسے سامنے آئے گا؟ عسکری تجزیہ کار، زلمے افغان یار نے کہا "پاکستانیوں کا پیغام متضاد ہے، اگر بات چیت مثبت رہی تو پھر یہ محاذ آرائیاں کس لیے ہیں؟ مذاکرات کی بحث میں سیاسی آزادی ایک اہم مسئلہ ہے۔" دریں اثنا، ایک روز قبل یوناما کے قائم مقام سربراہ نے افغانستان پاکستان کشیدگی پر اقوام متحدہ کی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے شہریوں پر ان تنازعات کے اثرات کو اجاگر کیا اور دونوں فریقوں پر زور دیا کہ وہ ارمچی مذاکرات کے ذریعے اپنے اختلافات کو حل کریں۔

بنگلہ دیش کی معیشت کو مستحکم کرنے کیلئے فوری اصلاحات ناگزیر: عالمی بینک

رپورٹ کے مطابق ملک میں مسلسل تین برس سے معاشی سست روی اور غربت میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے

ڈھاکہ: عالمی بینک نے اپنی تازہ رپورٹ میں خبردار کیا ہے کہ بنگلہ دیش کی معیشت کو درپیش بڑھتے ہوئے چیلنجز کے پیش نظر فوری اور جامع اصلاحات ناگزیر ہو چکی ہیں تاکہ معاشی استحکام بحال کیا جا سکے، ترقی کو برقرار رکھا جا سکے اور روزگار کے مواقع پیدا کیے جا سکیں۔ رپورٹ کے مطابق ملک میں مسلسل تین برس سے معاشی سست روی اور غربت میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے، جبکہ مہنگائی کی بلند شرح، کمزور بینکاری نظام، محدود محصولات اور نجی سرمایہ کاری میں کمی صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا رہی ہے۔ عالمی بینک نے پیش گوئی کی ہے کہ مالی سال 2025-26 میں بنگلہ دیش کی شرح نمو کم ہو کر تقریباً 3.9 فیصد رہ سکتی ہے۔ مشرق وسطیٰ میں جاری تنازع اس صورتحال کو مزید خراب کر سکتا ہے، جس کے نتیجے میں درآمدی اخراجات میں اضافہ، برآمدات اور ترسیلات زر میں کمی اور مالی دباؤ میں اضافہ متوقع ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ محدود زرمبادلہ ذخائر، سخت مالی اور مانیٹری پالیسی اور کمزور بینکاری ڈھانچہ بنگلہ دیش کی اس صلاحیت کو محدود کرتے ہیں کہ وہ طویل مدتی عالمی جھٹکوں کا مؤثر مقابلہ کر سکے، جس کا سب سے زیادہ اثر کمزور طبقات پر پڑ رہا ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق مہنگائی کی شرح تقریباً 8.5 فیصد تک پہنچ چکی ہے جبکہ کم آمدنی والے افراد کی آمدنی قیمتوں کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہو سکی، جس سے قوتِ خرید متاثر ہوئی ہے۔ اسی دوران غربت کی شرح 2025 میں بڑھ کر 21.4 فیصد ہو گئی ہے، جس سے لاکھوں افراد مزید غربت کی لکیر سے نیچے چلے گئے۔ عالمی بینک نے زور دیا ہے کہ پائیدار سیاسی استحکام اور فوری ساختی اصلاحات کے ذریعے معیشت کو بحالی کی راہ پر ڈالا جا سکتا ہے۔ رپورٹ میں محصولات میں اضافہ، مالیاتی شعبے کی بہتری، کاروباری ماحول کو سازگار بنانے اور نجی شعبے کی ترقی کو فروغ دینے پر خاص زور دیا گیا ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباروں کو درپیش ریگولیٹری رکاوٹیں، ناقص انفراسٹرکچر اور مالی وسائل تک محدود رسائی کو دور کرنا ضروری ہے تاکہ روزگار کے مواقع میں اضافہ ہو اور معیشت کو وسیع بنیادوں پر مستحکم کیا جا سکے۔ عالمی بینک کے مطابق اگر بروقت اور مؤثر اصلاحات نہ کی گئیں تو بنگلہ دیش کی معیشت کو درپیش خطرات مزید گہرے ہو سکتے ہیں، تاہم درست پالیسی اقدامات کے ذریعے ملک دوبارہ پائیدار اور جامع ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔ بنگلہ دیش نے بھارت سے ایندھن کی مزید فراہمی کی درخواست کی ہے، جو دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان تعلقات میں بہتری کی ایک اہم علامت سمجھی جا رہی ہے۔ بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ خلیل الرحمان نے نئی دہلی کے دو روزہ دورے کے دوران بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور پیٹرولیم وزیر ہردیپ سنگھ پوری سے ملاقاتیں کیں، جہاں توانائی تعاون سمیت مختلف امور پر بات چیت ہوئی۔ بنگلہ دیش نے حالیہ ڈیزل سپلائی پر بھارت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایندھن اور کھاد کی فراہمی میں اضافے کی درخواست کی، جس پر بھارتی وزیر نے مثبت ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ اس درخواست پر "ہمدردانہ اور فوری" غور کیا جائے گا۔ رپورٹس کے مطابق بنگلہ دیش توانائی کی درآمدات پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے، اور امریکہ۔اسرائیل اور ایران کے درمیان جاری تنازع کے باعث عالمی سپلائی متاثر ہوئی ہے، جس سے ملک میں ایندھن کا بحران شدت اختیار کر گیا ہے۔

تیمور لیسٹے اور اس کے شراکت داروں کو تیمور کے پانیوں میں چینی دلچسپی بڑھنے کے ساتھ آگے بڑھنے کی ضرورت

دہلی: آسٹریلیا اور اس کے شراکت داروں کو تیمور-لیسے کے ساتھ چین کی مصروفیات میں پیش رفت کی احتیاط سے نگرانی کرنے کی ضرورت ہے۔ کینبرا کو بھی، مثالی طور پر، دلی کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط کرنے کے لیے فعال اقدامات کو نافذ کرنا چاہیے۔ انڈو پیسیفک میں چوک پوائنٹس کو کنٹرول کرنے میں چینی دلچسپی کے پیش نظر، یہ توقع کرنے کی وجوہات ہیں کہ بیجنگ کا مقصد آسٹریلیا کی سرزمین سے 450 کلومیٹر دور چھوٹے ملک پر اثر ورسوخ حاصل کرنا ہے۔ یعنی، تیمور-لیسے چین کو اہم تزویراتی فوائد پیش کرتا ہے، کم از کم اس کی آبنائے سے قربت ہے جو بحر ہند تک رسائی فراہم کرتی ہے۔ یہ آسٹریلیا کے لیے براہ راست تشویش کا باعث ہے کیونکہ تیمور-لیسٹے کے پانی براہ راست آسٹریلیا کے خصوصی اقتصادی زون سے متصل ہیں، اور اس کے سمندری راستے آسٹریلیا کے شمال کے قریب ہیں۔ تیمور لیسٹے اور آسٹریلیا کے مضبوط تعلقات دیرینہ تعاون، جغرافیائی قربت اور سٹریٹجک مفادات پر منحصر ہیں۔ درحقیقت کینبرا دہلی کا سب سے اہم دفاعی شراکت دار ہے۔ اس نے تیمور-لیستے کے فائدے کے لیے عظیم ترسن رائز گیس فیلڈ کے مشترکہ استحصال کے لیے مشترکہ مرضی کو بھی اجاگر کیا۔ مزید برآں، خطے میں تیمور لیسٹے کی سفارتی مصروفیات، بشمول جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی ایسوسی ایشن سے اس کا گزشتہ اکتوبر میں الحاق، کا مطلب یہ ہے کہ چینی شمولیت ایک قلیل مدتی تشویش نہیں ہو سکتی، لیکن یہ آسٹریلیا کے لیے طویل مدتی دلچسپی کا باعث ہے۔ پچھلے سال، تیمور۔لیسٹے کے صدر نے چینی فوج کی قیادت میں مشقوں میں اپنے ملک کی فوج کے حصہ لینے کے امکان کو اٹھایا، صرف اس صورت میں جب سرگرمی کسی سمجھے جانے والے دشمن کی طرف متوجہ نہ ہو۔ تیمور لیسٹے اور آسیان کے دیگر اراکین کے چین کے ساتھ ایک جیسے تعلقات ہیں، یعنی امریکہ اور چین کے درمیان عظیم طاقت کے مقابلے میں فریق بننے کو مسترد کرنا۔ تیمور لیسٹے (مشرقی تیمور) کے پانیوں میں چین کی بڑھتی ہوئی دلچسپی، خاص طور پر بحری تحفظ اور توانائی کے وسائل کے حوالے سے، اس چھوٹے ملک اور اس کے روایتی شراکت داروں (جیسے آسٹریلیا اور فرانس) کے لیے ایک اہم سٹریٹجک چیلنج بن چکی ہے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔ ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا، فارس اور بازنطین، دونوں ریاستوں کے بادشاہ بن گئے۔ ان کے زمانے میں انصاف کا دور دورہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

اظہار خیال کی آزادی کو سلب کرنے سوشل میڈیا کی نگرانی

ملک میں سوشل میڈیا کے استعمال کے معاملے میں عمر کی کوئی قید نہیں ہے زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جو سوشل میڈیا کا اسیر نہ ہو کسی بھی مقام پر دیکھا جاسکتا ہے کہ بچے، بوڑھے، جوان، مرد، عورت ہر کوئی وقت ملتے ہی اپنے آپ کو سوشل میڈیا پر مصروف کر لیتا ہے، سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمس کے استعمال میں واٹس ایپ کو دیگر پلیٹ فارمس پر سبقت حاصل ہے، واٹس ایپ کے ذریعے نہ صرف خبریں حاصل کی جاتی ہیں بلکہ تجارتی اور نجی سرگرمیوں میں بھی یہ مددگار ثابت ہوتا ہے، حالیہ سروے کے مطابق ہندوستان میں واٹس ایپ کے 535 ملین یوزرس ہیں جبکہ یوٹیوب 467 ملین یوزرس کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

مرکزی حکومت نے شہریوں سے اظہار خیال کی آزادی کو سلب کرنے سوشل میڈیا پر پوسٹس کی نگرانی کو سخت کرنے اور آئی ٹی قوانین میں ترمیم کا مسودہ پچھلے دنوں جاری کر دیا ہے، اس پر اعتراض و عوامی رائے کے لیے 14 دن کی مہلت دی ہے، مرکزی حکومت سے ڈیجیٹل قوانین کو سخت بنانے اور شہریوں کی سوشل میڈیا پر کی جانے والی پوسٹوں پر قانونی کاروائی کی گنجائش فراہم کرنے وغیرہ ناشرین کے مواد کو بھی قانونی دائرے میں شامل کرنے کے اقدامات کے تحت ان ترامیم پر مختلف گوشوں سے اعتراضات کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے، کہا جارہا ہے کہ اگر ان ترامیم کو حکومت منظور کرتی ہے تو ڈیجیٹل میڈیا پلیٹ فارمس پر جو کہ آزادانہ رائے رکھتے ہوئے مخالف حکومت مواد پیش کرنے میں خوف محسوس نہیں کررہے ہیں بلکہ آزاد صحافت کو فروغ دینے میں مصروف ہیں، ان پر اب نئے قوانین کے ذریعے قدغن لگانے کی کوشش کی جارہی ہے، بھارت کی وزارتِ الیکٹرانکس اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی نے آئی ٹی رولس 2021 میں ترمیم کی تجویز پیش کی ہے، جس کے تحت آن لائن خبروں اور حالاتِ حاضرہ سے متعلق مواد پر حکومتی نگرانی مزید سخت ہو سکتی ہے۔ ان مجوزہ تبدیلیوں کے بعد سوشل میڈیا پر خبریں یا حالاتِ حاضرہ سے متعلق پوسٹ کرنے والے عام صارفین بھی حکومتی نگرانی کے دائرے میں آ سکتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق حکومت چاہتی ہے کہ اگر سوشل میڈیا پر کوئی ایسا مواد شائع ہو جو خبروں یا حالاتِ حاضرہ سے متعلق ہو تو حکام کو اسے ہٹانے یا اس پر کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ مجوزہ قوانین کے تحت حکومتی ادارے سوشل میڈیا پلیٹ فارمس کے ساتھ ساتھ انفرادی صارفین کو بھی براہِ راست نوٹس جاری کر سکیں گے۔ ان تبدیلیوں کا مقصد حکومت کے مطابق آن لائن پھیلنے والی غلط معلومات، غیر قانونی مواد کو روکنا اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمس کو زیادہ جواب دہ بنانا ہے۔ تاہم بعض ماہرین اور ڈیجیٹل حقوق کی تنظیموں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اس سے آزادیٔ اظہار پوری طرح متاثر ہوگی اور حکومت کو آن لائن مواد پر کارروائی کے لئے زیادہ اختیار مل جائے گا۔ مزید یہ کہ نئی تجاویز کے تحت حکومت کی طرف سے جاری کی جانے والی ہدایات اور مشورے انٹرنیٹ کمپنیوں کے لیے لازمی قرار دیے جا سکتے ہیں اور اگر آن لائن پلیٹ فارمس ان پر عمل نہ کریں تو انہیں قانونی تحفظ (Safe Harbour) سے محروم بھی کیا جا سکتا ہے۔

ملک میں میڈیا اداروں بالخصوص معروف قومی میڈیا پر کارپوریٹ کنٹرول کے بعد حالات کو دیکھتے ہوئے کئی سرکردہ صحافیوں اور شہریوں نے اپنے ڈیجیٹل پلیٹ فارمس کا آغاز کر کے آزاد صحافت کو فروغ دینا شروع کیا ہے، مرکزی حکومت کی وزارت الیکٹرانکس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے ڈیجیٹل قوانین کا جو مسودہ جاری کیا اسے انفارمیشن ٹیکنالوجی سیکنڈ امینڈمنٹ رولس 2026 کا نام دیا گیا ہے، ان قواعد اور رہنمایانہ خطوط کی منظوری کے ذریعے اظہار خیال کی آزادی پر قدغن لگانے اقدامات کیے جارہے ہیں، انٹرنیٹ پر اظہار خیال کی آزادی کے لیے سرگرم اداروں اور تنظیموں کی جانب سے مسودہ پر اعتراض کر کے کہا جارہا ہے کہ حکومت اس طرح کی قانون سازی کے ذریعے جمہوری اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مخالف حکومت آواز کو دبانے کی کوشش کررہی ہے، قومی سطح پر اس مسودہ قانون کی سختی سے مخالفت کی جانے لگی ہے اور کہا جارہا ہے کہ آئندہ 14 دن میں ان قوانین کے خلاف جمہوریت پسند اداروں تنظیموں اور جہد کاروں سے شعور بیداری مہم چلا کر ان قوانین کے خلاف رائے بھیجنے، عوام کو آمادہ کیا جائے گا کیونکہ یہ مسئلہ راست ان کی اظہار خیال کی آزادی سے جڑا ہوا ہے۔

ملک میں سوشل میڈیا کے استعمال کے معاملے میں عمر کی کوئی قید

نہیں ہے زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جو سوشل میڈیا کا اسیر نہ ہو کسی بھی مقام پر دیکھا جاسکتا ہے کہ بچے، بوڑھے، جوان، مرد، عورت ہر کوئی وقت ملتے ہی اپنے آپ کو سوشل میڈیا پر مصروف کر لیتا ہے، سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمس کے استعمال میں واٹس ایپ کو دیگر پلیٹ فارمس پر سبقت حاصل ہے، واٹس ایپ کے ذریعے نہ صرف خبریں حاصل کی جاتی ہیں بلکہ تجارتی اور نجی سرگرمیوں میں بھی یہ مددگار ثابت ہوتا ہے، حالیہ سروے کے مطابق ہندوستان میں واٹس ایپ کے 535 ملین یوزرس ہیں جبکہ یوٹیوب 467 ملین یوزرس کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے، انسٹاگرام اور فیس بک میں مسابقت ہے اور دونوں کے یوزرس علی الترتیب 362 ملین اور 314 ملین ریکارڈ کیے گئے ہیں، ٹیلی گرام کے یوزرس 200 ملین ہیں جبکہ ایکس کے یوزرس کی تعداد 27 ملین درج کی گئی ہے، سوشل میڈیا کے استعمال کے سلسلے میں عوام کی ترجیحات کے اعتبار سے واٹس ایپ کو اولین ترجیح دی جارہی ہے جبکہ حالیہ عرصے میں ایکس یعنی ٹویٹر کا استعمال صرف مخصوص شعبہ جات سے وابستہ افراد تک محدود ہو چکا ہے، موبائل فون کے بڑھتے استعمال نے ہر شخص کو سوشل میڈیا کی طرف راغب کر دیا ہے، مذہبی مقامات ہوں یا پھر تجارتی ادارے ہر عمر سے تعلق رکھنے والے افراد کو موبائل فون میں سوشل میڈیا میں مصروف دیکھا جاتا ہے، سماج میں سوشل میڈیا کے استعمال کے ذریعے خبروں سے متعلق رسائی اور معلومات حاصل کرنے کے رجحان میں گزشتہ دنوں اضافہ ہوا ہے، خبروں کے حصول کے لیے اگرچہ سوشل میڈیا پر کئی ذرائع دستیاب ہیں لیکن ان میں یوٹیوب اور واٹس ایپ سرفہرست تھے عوام کے لیے خبروں کے حصول کے یہ دونوں اہم اور بنیادی ذرائع بن چکے ہیں، ملک میں کیے گئے ایک سروے کے مطابق انسٹاگرام، فیس بک، ٹیلی گرام اور ایکس کے ذریعے خبروں کے حصول کا رجحان برقرار ضرور ہے لیکن یوٹیوب اور واٹس ایپ کے مقابلے ان کا استعمال کم ہے۔ سروے کے مطابق 55 فیصد یوٹیوب کے استعمال کے ذریعے خبروں کی معلومات حاصل کی جارہی ہیں جبکہ واٹس ایپ کا استعمال 46 فیصد ہے 55 فیصد یوزرس یوٹیوب کے استعمال کو ترجیح دے رہے ہیں جبکہ واٹس ایپ یوزرس کی تعداد 46 فیصد درج کی گئی ہے، انسٹاگرام کے یوزرس 38 فیصد اور فیس بک کے 35 فیصد جو خبروں کے لیے سوشل میڈیا ذرائع کا استعمال کرتے ہیں، صارفین کے لیے ٹیلی گرام 23 فیصد اور ایکس 16 فیصد قابل ترجیح ہے، سماج میں خبروں کے بروقت حصول اور اسکے رجحان میں اضافے کے پیش نظر یوٹیوب نے سبقت حاصل کر لی ہے۔

ایک دوسری رپورٹ کے مطابق دنیا میں انٹرنیٹ کے استعمال خاص طور پر 5 جی کے استعمال میں اضافے کا رجحان دولت مند اور ترقی یافتہ ممالک میں زیادہ دیکھا جارہا ہے، 2025 کے سروے کے مطابق دنیا کی 55 فیصد آبادی 5 جی کا استعمال کررہی ہے لیکن دیگر علاقوں میں کافی فرق دیکھا گیا ہے، زائد آمدنی والے ممالک میں 80 فیصد سے زائد عوام کا 5 جی نے احاطہ کیا ہے جبکہ کم آمدنی والے ممالک میں پانچ فیصد کی کمی ہے، اس طرح دولت مند اور کم آمدنی والے ممالک میں ڈیجیٹل گیاپ دیکھا جارہا ہے، چین، ساؤتھ کوریا اور جاپان جیسے ممالک 5 جی کے استعمال میں سبقت حاصل کر چکے ہیں، افریقی ممالک اور ساؤتھ ایشیا کے ممالک میں 5 جی کے استعمال کا رجحان ابھی بھی کم ہے، اس شعبے میں زائد سرمایہ کاری اور حکومتوں کے موافق ڈیجیٹل پالیسیوں کے ذریعے عالمی سطح پر رابطے کو مستحکم کیا جاسکتا ہے، زائد آمدنی والے ممالک میں 84 فیصد آبادی کا احاطہ 5 جی نے کر لیا ہے، اوسط آمدنی والے ممالک میں 64 فیصد اور لور مڈل آمدنی والے ممالک میں 46 فیصد آبادی 5 جی کا استعمال کررہی ہے، کم آمدنی والے ممالک میں محض چار فیصد آبادی 5 جی سے متعارف ہے، ابھی بھی 4 جی، 3 جی اور 2 جی کے استعمال کا سلسلہ جاری ہے، سروے کے مطابق آنے والے دنوں میں دنیا بھر میں 5 جی کا غلبہ رہے گا۔

پچھلے سال مئی میں گجرات کے معروف روزنامہ گجرات سماچار کے مالک باہو بلی شاہ کو انفورسمینٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے منی لانڈرنگ کے الزام میں گرفتار کر لیا تھا، گرفتاری کے فوراً بعد ان کی طبیعت خراب ہو گئی جس کے بعد انہیں احمد آباد کے وی ایس ہاسپٹل لے جایا گیا، لیکن انہوں نے نجی ہاسپٹل میں علاج کروانے کی خواہش ظاہر کی جس پر بعد میں انہیں زائڈز ہاسپٹل منتقل کر دیا گیا، باہو بلی شاہ اور ان کے بھائی شریان شاہ گجرات سماچار پبلکیشنز گروپ کے مشترکہ مالک ہیں جس کا آغاز 1932 میں ہوا تھا، میڈیا کے علاوہ باہو بلی شاہ 15 سے زائد کاروباری اداروں سے بھی وابستہ ہیں، مقامی میڈیا رپورٹ کے مطابق 13 مئی کی صبح انکم ٹیکس کی ٹیم نے دونوں بھائیوں کے مختلف دفاتر اور رہائشی مقامات پر چھاپے مارے بعد ازاں ای ڈی کی ٹیم بھی وہاں پہنچ گئی اور مختلف مقامات پر تلاشی کے بعد باہو بلی شاہ کو گرفتار کر لیا گیا، اس کے بعد سے اس کاروائی کو لے کر سیاسی حلقوں میں بھی ہلچل دیکھی گئی گجرات کانگریس کے صدر اور راجیہ سبھا رکن شکتی سنگھ گوہل نے شاہ کی گرفتاری پر سخت ردعمل ظاہر کیا تھا، انہوں نے الزام لگایا کہ شاہ کو اس لیے نشانہ بنایا گیا کیونکہ انہوں نے مرکز کی بی جے پی حکومت کے خلاف آواز اٹھائی، ایکس پر اپنے بیان میں گوہل نے کہا کہ سچ کے لیے کھڑے ہونے کی سزا دینا بی جے پی کا مزاج بن چکا ہے، گجرات سماچار نے حال ہی میں ہند پاکستان کشیدگی کے معاملے پر حکومت کو آئینہ دکھایا تھا اور سوال کیا تھا، انہوں نے مزید کہا کہ چند ہفتے قبل جب شاہ کے یہاں چھاپے مارے گئے تھے، تب ان کا خاندان والدہ اسمرتی بین کے سوگ میں تھا، باہو بلی شاہ نہ صرف ایک بزرگ شہری ہیں بلکہ ایک سنگین طبی مسائل سے بھی دوچار ہیں، گوہل نے اس گرفتاری کو میڈیا کی آزادی پر حملہ قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ تمام میڈیا گودی میڈیا نہیں ہوتا جو حکومت کے کہنے پر چلے، اسی دوران گجرات سماچار کا سوشل میڈیا اکاؤنٹ ایکس ٹویٹر بھی بلاک کر دیا گیا، یہ گرفتاری ایسے وقت ہوئی ہے جب حکومت پر پہلے ہی میڈیا کی آزادی کو محدود کرنے کے الزامات لگ رہے ہیں اور اس سے ملک میں صحافت کی خود مختاری پر ایک بار پھر سوال کھڑے ہو گئے ہیں۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے رہنما راہل گاندھی نے بھی گجرات سماچار کے ڈائریکٹر باہو بلی شاہ کی گرفتاری اور میڈیا ہاؤس پر ای ڈی کی کاروائی کو جمہوریت پر حملہ قرار دیا تھا، راہل گاندھی نے سخت الفاظ میں کہا تھا کہ گجرات سماچار کو خاموش کرنے کی کوشش صرف ایک اخبار کی نہیں بلکہ پورے جمہوری نظام کی آواز دبانے کی ایک اور سازش ہے، جب اقتدار کو آئینہ دکھانے والے اخباروں پر تالے لگائے جاتے ہیں، جب سمجھ لیجئے کہ جمہوریت پوری طرح خطرے میں ہے، باہو بلی شاہ کی گرفتاری خوف کی اسی سیاست کا حصہ ہے، جو اب مودی حکومت کی شناخت بن چکی ہے، ملک نہ ڈنڈے سے چلے گا نہ ڈر سے، بھارت چلے گا سچ اور آئین سے، کانگریس صدر ملیکارجن کھڑگے نے بھی سخت ردعمل دیا تھا۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۰/اپریل ۲۰۲۶

عدالتوں کی اہمیت گھٹانے کی کوشش

بی جے پی قائدین ملک میں جہاں کہیں جب کبھی انتخابات ہوتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھتے ہیں اور ایسے بیانات دیتے ہیں جو انتہائی اشتعال انگیز ہوتے ہیں۔ اب تو بی جے پی قائدین کی جانب سے عدالتوں کی اہمیت کو بھی گھٹانے اور ایک طرح سے عدالتوں کے وجود پر ہی سوال پیدا کرنے جیسے بیانات دئے جا رہے ہیں جو انتہائی افسوسناک اور نامناسب عمل ہے۔ مغربی بنگال میں اسمبلی انتخابات کا عمل چل رہا ہے۔ انتخابی مہم پورے زور و شور سے جاری ہے۔ بی جے پی ریاست میں اقتدار حاصل کرنے کی اپنی جدوجہد کو شدت کے ساتھ آگے بڑھا رہی ہے اور اس کے قائدین ایسے بیانات دے رہے ہیں جو انتہائی افسوسناک کہے جا سکتے ہیں۔ بنگال میں بی جے پی کے بڑے لیڈر سووینندو ادھیکاری نے انتخابی مہم کے دوران ایک بیان دیا ہے جس سے عدالتوں کی مبینہ طور پر اہمیت گھٹانے کی کوشش ہوتی ہے۔ ادھیکاری نے ایک انتخابی ریلی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کو بنگال میں اقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو پھر عصمت ریزی کرنے والے ملزمین کو عدالتوں میں پیش نہیں کیا جائے گا بلکہ انہیں صبح گرفتار کیا جائے گا اور شام تک انہیں سزائیں دے دی جائیں گی۔ ادھیکاری کا کہنا تھا کہ جس طرح اتر پردیش میں آدتیہ ناتھ اور آسام میں ہیمنتا بسوا سرما جس طرح سے کام کر رہے ہیں اسی طرح سے بنگال میں بھی کیا جائے گا۔ اس سووینندو ادھیکاری نے یہ تو واضح کر دیا کہ اتر پردیش اور آسام میں ماورائے عدالت کارروائیاں کی جارہی ہیں اور عدالتی عمل کا مذاق بنایا جارہا ہے۔ انہوں نے بنگال میں بھی اسی طرح کی حکمرانی رائج کرنے کی بات کہی ہے۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ بی جے پی قائدین کے پاس عدالتی کارروائی کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور وہ عدالتوں کو خاطر میں لانے تیار نہیں ہیں بلکہ اپنی من مانی کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ اس طرح کی بیان بازی سے پتہ چلتا ہے کہ بی جے پی اور اس کے قائدین کی ذہنیت کسی قانون یا ملک کی عدلیہ کا احترام کرنے والی نہیں ہے بلکہ وہ اپنے من کی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ اگر مبینہ طور پر عدالتوں کی اہمیت گھٹتی ہے تو وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ ہنوستان ایک ایسا جمہوری ملک ہے جہاں عوامی اداروں کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ ملک کی عدلیہ کا ایک بہت بڑا مقام اور باوقار رتبہ ہے۔ اکثر و بیشتر دیکھا جارہا ہے کہ بی جے پی کی حکومتیں عدالتوں کا احترام تک کرنے کو تیار نہیں ہیں اور عدالتی احکامات کو بھی اپنے انداز میں توڑ مروڑ کر پیش کرنے سے گریز نہیں کیا جارہا ہے۔ ایس آئی آر کے عمل کے دوران عدالتوں سے الیکشن کمیشن کو کئی ہدایات جاری کی گئی تھیں لیکن کمیشن نے ان میں سے بیشتر پر عمل آوری سے گریز کیا ہوا ہے۔ یہ بھی بی جے پی کی تائید وحمایت ہی کا نتیجہ ہے۔ اتر پردیش ہو یا مدھیہ پردیش ہو بہار ہو یا پھر آسام ہو کئی مقامات پر حکومتوں کی جانب سے بلڈوزر کارروائیاں کی گئی ہیں۔ عدالتوں نے اس طرح کی کارروائیوں پر شدید اعتراضات کئے تھے۔ سرزنش بھی کی گئی تھی۔ عہدیداروں پر برہمی کا اظہار بھی کیا گیا تھا اس کے باوجود بلڈوزر کارروائیوں کا سلسلہ رکا نہیں ہے اور نہ ہی کسی طرح کی پشیمانی کا اظہار کیا گیا ہے۔ جن عہدیداروں پر عدالتوں نے برہمی کا اظہار کیا تھا ان کا عملاً تحفظ کیا گیا تھا۔ یہ بھی دراصل عدالتی احکامات کی مبینہ طور پر ہتک کرنے کی کوشش ہی کہی جا سکتی ہے۔ اب ایک ذمہ دار لیڈر بھی یہ بیان دے رہے ہیں کہ ملزمین کو گرفتار کرتے ہوئے عدالتوں میں پیش نہیں کیا جائے گا بلکہ انہیں اپنے طور پر سزائیں دی جائیں گی۔ یہ دراصل لاقانونیت کو ہوا دینے والی بات ہے اور ایسی بیان بازی کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے اور خود سووینندو ادھیکاری کو عدالت میں پیش کرتے ہوئے مقدمہ درج کرنے کی ضرورت ہے۔ عوام کے ووٹ حاصل کرنے کیلئے اس طرح کی بیان بازی کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہئے اور جو ذمہ دار سیاسی قائدین ہوتے ہیں انہیں جذباتیت کا شکار ہو کر اس طرح کی باتیں کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔ ملک میں عدلیہ کا باوقار مقام ہے اور اسے مجروح کرنے اور اس کی اہمیت کو گھٹانے کی کسی کو بھی اجازت نہیں دی جا سکتی اور نہ دی جانا چاہئے۔ تاہم اس طرح کی بیان بازی کو نظر انداز بھی نہیں کیا جانا چاہئے اور ایسے بیانات دینے والوں کے خلاف خود مقدمہ درج کرتے ہوئے انہیں عدالت میں لا کھڑا کرنے کی ضرورت تا کہ دوسرے کوئی بھی اس طرح کی بیان بازی کرنے کی حماقت کرنے نہ پائیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

کلیہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شری کنڈ صاحب گنج میں افتتاحی تقریب کا انعقاد

کلیہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا للبنات زیر اشراف مرکز السلام التعلیمی، شری کنڈ، بر ہروا، صاحب گنج، جھارکھنڈ وطن عزیز ہندوستان کا ایک معیاری دینی و تعلیمی ادارہ ہے جو طالبات کی دینی، علمی اور اخلاقی تربیت کے لیے سرگرم عمل ہے، یہ ادارہ اپنی منفرد شناخت، منظم نظام تعلیم اور اصلاحی ماحول کی بدولت ملک کے تمام مدارس و جامعات اور کلیات میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے، یہ ادارہ طالبات کو نہ صرف کتابی علم سے مالا مال کرتا ہے، بلکہ ان کے درمیان مختلف قسم کی علمی سرگرمیوں کو فروغ بھی دیتا ہے اور انہیں تقریر و تحریر کا ہنر بھی سکھاتا ہے، اس کے لیے یہاں باضابطہ "نادی الطالبات" نام کی ایک فعال و متحرک انجمن بھی قائم ہے، جس کے زیر اہتمام سال بھر مختلف النوع تقریبات کا بڑے تزک و احتشام کے ساتھ انعقاد ہوا کرتا ہے اس انجمن کے زیرِ اہتمام آج بتاریخ 9 اپریل 2026ء بروز جمعرات بوقت صبح 7:00 بجے بمقام مسجد کلیہ ہٰذا نئے تعلیمی سال 27-2026ء کی افتتاحی تقریب کا انعقاد بڑے تزک و احتشام کے ساتھ ہوا، جس کی صدارت کلیہ ہٰذا کے لائق و فائق پرنسپل مولانا برہان الدین سلفی/حفظہ اللہ نے کی، جب کہ نظامت کا فریضہ نائب صدر نادی الطالبات مولانا منظور عالم سلفی/حفظہ اللہ نے احسن طریقے سے ادا کیا، واضح رہے کہ اس تقریب میں نادی الطالبات کے اغراض و مقاصد اور سال رواں کے لائحہ عمل پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی تقریب کا آغاز طالبہ یاسمین صادق (اولی ثانویہ) کی تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا، اس کے بعد طالبہ فرحت فوزیہ (اولی فضیلہ) نے اپنی شیریں آواز میں نعتیہ کلام کی شکل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عقیدت و محبت کے گل نچھاور کیے اور تمام لوگوں کے قلوب و اذہان کو مسحور کر دیا اس تاریخی موقع پر مولانا کوثر فیضی/حفظہ اللہ (استاذ کلیہ ہٰذا) نے لائبریری کے اصول و ضوابط پر روشنی ڈالتے ہوئے طالبات کو مطالعہ کی اہمیت، کتابوں سے دوستی اور اس علمی ذخیرے سے بھرپور استفادہ کرنے کی ترغیب دی، مولانا تفضل حق تیمی/حفظہ اللہ (صدر نادی الطالبات) نے اخلاصِ نیت کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے واضح کیا کہ ہر عمل کی قبولیت کا دارومدار نیت کی درستگی پر ہے، اس لیے طالبات کو چاہیے کہ وہ اپنے تعلیمی سفر کو خالص اللہ کی رضا کے لیے جاری رکھیں مولانا نورالاسلام نجمی/حفظہ اللہ (مدیر الامتحانات کلیہ ہٰذا) نے محنت و مشقت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے طالبات کو مخاطب کر کے کہا کہ کامیابی کا کوئی شارٹ کٹ نہیں ہوتا، بلکہ مسلسل جدوجہد اور ثابت قدمی ہی انسان کو منزل تک پہنچاتی ہے، اسی طرح ماسٹر عالم صاحب (استاذ کلیہ ہٰذا) نے "السلام کوچنگ سینٹر" زیر نگرانی کلیہ ہٰذا کی افادیت بیان کرتے ہوئے طالبات کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم حاصل کرنے اور ان کے درمیان توازن قائم رکھنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں مربی نادی الطالبات مولانا سہیل لقمان تیمی/حفظہ اللہ نے "نادی الطالبات" کے اغراض و مقاصد پر جامع گفتگو کرتے ہوئے اس کے تمام شعبہ جات بالخصوص شعبۂ خطابت، شعبۂ صحافت اور شعبۂ ثقافت پر تفصیلی روشنی ڈالی، انہوں نے کلیہ ہٰذا کے اس غیر معمولی شعبہ کے تعلیمی، اخلاقی اور تربیتی پہلوؤں کو اجاگر کیا اور طالبات کو اس پلیٹ فارم سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی دعوت دی۔ اخیر میں کلیہ ہٰذا کے لائق و فائق پرنسپل مولانا برہان الدین سلفی/حفظہ اللہ نے پر مغز صدارتی خطاب پیش کیا، جس میں انہوں نے جملہ معزز معلمین و معلمات اور عزیز طالبات کو کلیہ ہٰذا میں دوبارہ تشریف لانے پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کیا، اور سال گزشتہ کی طرح سال رواں بھی پوری فعالیت اور ایمانداری کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض کو بحسن و خوبی سرانجام دینے اور کلیہ ہٰذا کے مخلص رئیس و مؤسس مولانا عقیل اختر یوسف مکی/حفظہ اللہ کے حسین خوابوں کی حسین تعبیر کرنے کی تلقین کی، انہوں نے دوران گفتگو تمام طالبات کو علم، عمل اور کردار کی بلندی حاصل کرنے کی نصیحت کی، ساتھ ہی انہوں نے ادارے کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار بھی کیا۔ واضح رہے کہ اس افتتاحی تقریب میں جملہ طالبات کے ساتھ کلیہ کے معزز معلمین و معلمات کی ایک بڑی تعداد بشمول مولانا عبد الرقیب سلفی/حفظہ اللہ، مولانا عبد اللہ بخاری/حفظہ اللہ، ماسٹر ضمیر الاسلام صاحب، ماسٹر مظہر الاسلام صاحب، ماسٹر اظفر صاحب کے علاوہ سیدہ ممتاز صاحبہ، سیدہ مسعودہ صاحبہ، سیدہ رویدہ صدیقی، سیدہ بریدہ صدیقی، سیدہ بریرہ صدیقی، سیدہ فرحت صدیقی، سیدہ منیرہ صدیقی، سیدہ فہمیدہ صدیقی اور سیدہ شبینہ صدیقی وغیرہ شریک تھیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

غزل

مرے خوابوں کی بستی میں تمہارا حکم چلتا ہے
جہاں دیکھوں وہاں، اے جاں! تمہارا حکم چلتا ہے

محبت کی عدالت میں کوئی منطق نہیں چلتی
یہاں دل کے قبیلے میں تمہارا حکم چلتا ہے

ستارے توڑ لانے کی ضرورت ہی نہیں ہم کو
ہماری چشمِ گریاں میں تمہارا حکم چلتا ہے

خیالوں کے نگر میں بھی کوئی تالا نہیں لگتا
مگر سوچوں کے زنداں میں تمہارا حکم چلتا ہے

ہمیں دنیا کی رسموں سے بھلا کیا کام ہے پیارے
وفا کے اس گلستاں میں تمہارا حکم چلتا ہے

اَنیس اب خود سے بھی کوئی تقاضا کر نہیں سکتے
کہ اب تو روح و ایماں میں تمہارا حکم چلتا ہے

انیس الرحمان

اوقات کی منصوبہ بندی

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

عربی کا مشہور مقولہ ہے "الوقت اثمن من الذھب" وقت سونے سے زیادہ قیمتی ہے، کیوں کہ "گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں" جب کہ سونا ضائع ہوجائے تو دوبارہ اس کے خریدنے کے امکانات باقی رہتے ہیں، اسی لیے حکماء اور دانشوروں نے وقت کی قدر و قیمت کے سمجھنے، نظام الاوقات بنانے، وقت کی منصوبہ بندی کرنے اور کاموں کے روٹین کے مطابق انجام دینے پر بڑا زور دیا ہے، نظام الاوقات کی پابندی اور وقت کی منصوبہ بندی سے کاموں کی انجام دہی میں سہولت، نفسیاتی دباؤ سے نجات اور وقت کی بچت ہوتی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی میں ان امور کی بہت اہمیت، افادیت اور ضرورت ہے، آج کا دور گلوبل ایج کہلاتا ہے اور یہاں کام صرف محنت سے نہیں اوقات کی منصوبہ بندی سے صحیح طور پر انجام پاتا ہے، آپ نے اگر وقت کو کھو دیا تو وقت بھی آپ کو کھو دے گا، کیوں کہ اس مسابقتی دوڑ میں آپ کے پچھڑ جانے کا مطلب، بھیڑ میں آپ کا کھو جانا ہوتا ہے۔ اوقات کی منصوبہ بندی سے آپ کے حوالہ جو دفتری کام ہے، وہ وقت پر پورا ہوتا ہے، کام مؤخر نہیں ہوتا، وقت پر کام نہیں نمٹانے سے بعد میں جلدی جلدی مکمل کرنا ہوتا ہے اور عجلت میں کام کا معیار گر جاتا ہے یا آدھا ادھورا کام ہی ہو پاتا ہے، ہم دماغی طور پر بھی اپنے سر سے بوجھ اتار دینے کو ضروری سمجھتے ہیں، جس کی وجہ سے دماغ کی تخلیقی صلاحیت کا جنازہ نکل جاتا ہے، آپ کے ذہن میں جو نئے نئے آئیڈیاز آنے چاہیے، اس کا دروازہ بند ہوجاتا ہے، اس کی وجہ سے ہمارا اعتماد متزلزل ہوتا ہے اور پیشہ وارانہ شخصیت معدوم اور ختم ہوجاتی ہے۔ اس صورت حال سے بچنے کے لیے ضروری ہے صبح نماز وغیرہ سے فراغت کے بعد دن بھر کے ضروری کاموں کی فہرست بنالیں، صرف ذہن پر اعتماد نہ کریں، اس کو نوٹ کی شکل میں تحریری طور پر محفوظ کرلیں اور اپنی میز یا کسی متعین جگہ پر اس طرح رکھیں کہ اس پر آپ کی نگاہ پڑتی رہے، تاکہ ضروری کام بروقت انجام پاجائیں، کاموں کی فہرست سازی کرتے وقت ترجیحات کو سامنے رکھیں، جو کام "ٹائم باؤنڈ" ہو اسے پہلے نمٹائیں، ہر کام کے لیے وقت کی تعیین منٹ در منٹ کریں، یعنی کتنی دیر سوشل میڈیا کو دینا ہے، خطوط ای میل کرنے ہیں، کون کام کس وقت تک مکمل ہوجانا چاہیے۔ بڑوں نے کہا ہے کہ ایک وقت میں ایک کام ہی کرنا چاہیے، لکھ بھی رہے ہیں، فون پر بات بھی کررہے ہیں، مجلس میں بیٹھے لوگوں پر بھی توجہ دے رہے ہیں، تو کوئی کام درست انداز میں نہیں ہوگا اور ہر ایک کو شکایت ہوگی، اس لیے ایک وقت میں ایک ہی کام کیجیے، بسا اوقات آپ کو سابقہ پڑا ہوگا کہ فون تو کسی نے آپ کو لگایا اور وہ بات دوسرے سے کیے جارہا ہے، ایسے میں سامنے والے کو بڑی وحشت ہوتی ہے، اس طرح کام کرنے سے آپ تک وہ باتیں بھی فون پر پہونچ جاتی ہیں، جو اگلا آپ تک نہیں پہونچانا چاہتا تھا، جب تک آپ کو ہوش آتا ہے، بہت دیر ہوچکی ہوتی ہے۔ روزانہ تھوڑا وقت اپنی منصوبہ بندی کے جائزہ پر بھی صرف کریں کہ آپ نے کتنا وقت نظام الاوقات کے مطابق گذارا اور کتنا وقت خوش گپیوں، مجلسی گفتگو، لوگوں پر لعن طعن کرنے، غیبت اور دوسرے منکرات میں گذرا، یہ بھی دیکھیں کہ کون کام مکمل کرنا باقی رہ گیا، اس جائزہ میں اپنی ترجیحات کو بھی سامنے رکھیں، ترجیحات طے نہ ہوں تو ہر دن ایک کام آپ شروع کریں گے، جو وقتی ہوگا اور ہر دن اسے پینڈنگ میں ڈالتے رہیں گے، دھیرے دھیرے آپ کی میز فائلوں، منصوبوں اور پلاننگ کی قبرگاہ بن جائے گی اور آپ کا ذہنی سکون غارت ہوجائے گا، آپ کی کارکردگی پر سوالات اٹھائے جائیں گے اور آپ نفسیاتی طور پر اذیت کے شکار ہوں گے۔ جو نظام الاوقات بنائیں اس میں خود اپنی ذات اور اہل وعیال، والدین کے لیے بھی وقت مختص کریں، کیونکہ انسان پیالہ و ساغر نہیں ہے کہ روزمرہ کے روٹین ورک سے گھبرا نہ جائے، غالب نے کہا ہے ؎

کیوں گردشِ مدام سے گھبرا نہ جائے دل
انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں

بال، بچے، والدین کے ساتھ جو وقت آپ کا گذرے گا وہ دوسرے دن آپ کو کام کے لیے تیار کرے گا، اگلے دن ذہنی طور پر آپ پُرسکون ہوں گے اور آپ کے لیے ممکن ہوگا کہ اس دن کو اچھی طرح منصوبہ کے مطابق اپنے کام میں لگا سکیں، اس کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کی خانگی زندگی محفوظ رہے گی، گھر کا سکون بڑی قیمتی چیز ہے، اسے کاموں اور فائلوں کی بھیڑ میں ضائع نہ کریں، آپ کے والدین گھریلو معاملات میں آپ سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں، انہیں وقت دیجیے، بیوی بھی آپ سے کچھ چاہتی ہے اس کی خواہشیں آرزوئیں اور مستقبل کے خواب ہیں وہ اس میں آپ کو شریک کرنا چاہتی ہے، وہ صرف آپ کی خدمت کی مشین اور روبوٹ نہیں ہے، وہ جیتی جاگتی انسان ہے، اس کے کچھ تقاضے ہیں آپ اگر اس کے لیے وقت نہیں نکالیں گے اور مشغولیت کہہ کر پلہ جھاڑ لیں گے تو آپ کی گھریلو زندگی متأثر ہوگی، آپ کے چھوٹے چھوٹے بچے آپ سے پیار کے طالب ہیں ان کو وقت دیجیے، ان کو وقت دینا ان کی تربیت کے لیے بھی ضروری ہے، ان کو گود لینا، چمکارنا، دلار کرنا بھی ایک کام ہی ہے، اس لیے ان کو نظر انداز مت کیجئے، وہ ملک وملت کے مستقبل ہیں۔ نظام الاوقات کے مطابق کام کرنے سے آپ کو وقت کی کمی کا شکوہ کبھی نہیں ہوگا، آپ کبھی یہ نہیں کہیں گے کہ وقت میں برکت نہیں ہے، صبح سویرے فجر کے وقت اٹھیے، نمازوں سے فارغ ہوئیے، اذکار کیجیے اور کام میں لگ جائیے، آپ محسوس کریں گے کہ دفتر جانے سے قبل بھی آپ کے پاس بہت وقت ہے، ہمارے یہاں وقت کی کمی کا شکوہ اس لیے ہوتا ہے کہ دانشوروں کا بڑا طبقہ صبح دیر سے اٹھتا ہے اور ہم مفتی، اور علماء، فجر کے بعد پھر سے سو جاتے ہیں، دفتر کے وقت اٹھتے ہیں، جلدی جلدی ضروریات پوری کرتے ہیں اور دفتر حاضر ہوجاتے ہیں، چار گھنٹے کم وبیش ہم دن کے اس طرح خرچ کر چکے ہوتے ہیں، اس عمل کا صحت پر کیا اثر ہوتا ہے یہ تو اطباء بتائیں گے، لیکن میں نے حکیم عبد الحمید مرحوم کے مزار کا کتبہ پڑھا ہے، جس پر لکھا ہوا ہے کہ "جب سے شعور کی آنکھیں کھلیں، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ سورج نکل گیا ہو اور میں سو یا رہا ہوں" اس کا اثر بھی اسی کتبہ پر ہے کہ "پوری زندگی بیمار نہیں ہوا، ایک بار سر میں ہلکی گرانی ہوئی تھی، دو منٹ سر جھکا کر آنکھیں بند کر لیں تو یہ گرانی بھی جاتی رہی"، باقی مرنا سب کو ہے، حکیم صاحب بھی چلے گیے۔ ابھی رمضان کا مہینہ چل رہا ہے اس کے اوقات ہر اعتبار سے قیمتی ہیں اس کے لیے منصوبہ بندی کیجئے، کس وقت سو جانا ہے، کس وقت تلاوت کرنی ہے، کس وقت فرض نماز باجماعت ادا کرنی ہے، نوافل اور تہجد کے اہتمام کے لیے کس وقت کو فارغ رکھنا ہے، فجر کی نماز پڑھ کر سو جانا ہے یا اشراق تک اوراد و وظائف میں لگے رہنا ہے، دفتری اور روزمرہ کے معمولات کے ساتھ اس کی منصوبہ بندی نہ کی گئی تو رمضان گزر جائے گا، ہم روزوں سے رہیں گے؛ لیکن روزمرہ کی زندگی روز کی طرح ہی رہے گی، ایسے میں رمضان کا پورا فائدہ ہم نہیں اٹھا سکیں گے۔ وقت کی منصوبہ بندی کو جو چیز ہمارے عہد میں ناکام کر رہی ہے وہ رات کو دیر تک سوشل میڈیا کا استعمال ہے، نہ وقت پر آدمی سو رہا ہے اور نہ ہی وقت پر جاگ رہا ہے ایسے میں قلت وقت کا شکوہ تو رہے گا، کام یا تو پینڈنگ میں رہے گا یا آدھا ادھورا غیر معیاری انداز میں مکمل ہوگا، کیا اس کے لیے کسی دلیل اور شواہد کی ضرورت ہے، یہ تو روز کا مشاہدہ ہے، اس لئے وقت کی قدر کیجئے، کامیابی ہر محاذ پر آپ کے قدم چومے گی۔

جب قیادت عوامی مسائل کو پوری شدت کے ساتھ اٹھانے سے گریز کرے، جب اہم مواقع پر مبہم بیانات دے کر اصل مسئلے کو پس پشت ڈال دیا جائے اور احتجاج کے بجائے مصالحت کو ہر حال میں ترجیح دی جائے تو یہ تمام عوامل مل کر ایک ایسی فضا قائم کرتے ہیں جس میں عوام کے حقیقی مسائل دب کر رہ جاتے ہیں۔ یہی وہ باریک مگر نہایت خطرناک پہلو ہے جسے عام لوگ فوری طور پر محسوس نہیں کر پاتے لیکن اس کے اثرات نسلوں تک مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے بالمقابل اگر اسدالدین اویسی کے طرز سیاست کا تجزیہ کیا جائے تو وہاں ایک مختلف انداز نمایاں ہوتا ہے۔ ان کے بیانیے سے اختلاف اپنی جگہ لیکن اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ انہوں نے مسلم مسائل کو جس صراحت، جرات اور تسلسل کے ساتھ اٹھایا وہ موجودہ منظر نامے میں ایک منفرد مثال بن چکا ہے۔

جمعیۃ علماء ہند: مصلحت کی سیاست یا ملت سے انحراف کا المیہ؟

افتخار احمد قادری

ہندوستان کی معاصر مسلم سیاست ایک ایسے پُرآشوب دور سے گزر رہی ہے جہاں حقائق اور بیانیے کے درمیان فاصلہ روز بروز وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ قوم کی نمائندگی کا دعویٰ کرنے والی تنظیمیں بسا اوقات اپنے کردار وعمل سے ایسے تضادات کو جنم دیتی ہیں جو نہ صرف ان کی ساکھ کو مجروح کرتے ہیں بلکہ ملت کے اجتماعی شعور کو بھی انتشار کا شکار کردیتے ہیں۔ انہی پیچیدہ حالات میں بعض قدیم وبااثر تنظیموں کا طرزِ عمل سنجیدہ سوالات کو دعوت دیتا ہے کہ آیا وہ واقعی ملت کی پاسبانی کررہی ہیں یا سیاسی مصلحتوں کے تانے بانے میں الجھ کر اپنی اصل روح سے دور ہوچکی ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کا نام برصغیر کی تاریخ میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس کے قیام کا مقصد بلاشبہ دینی تشخص کا تحفظ، علماء کی قیادت کو منظم کرنا اور شریعت کے وقار کو برقرار رکھنا تھا لیکن تاریخ کے اوراق جب باریک بینی سے کھنگالے جاتے ہیں تو ایک ایسا منظر نامہ ابھرتا ہے جس میں اصولی استقامت کے بجائے سیاسی مصلحتوں کا غلبہ زیادہ نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جہاں سے تنقید کی ایک مضبوط بنیاد قائم ہوتی ہے۔ آج جب اسدالدین اویسی جیسے سیاسی رہنما کو فرقہ پرستی کے الزام سے نوازا جاتا ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس اصطلاح کی تعریف آخر کس کے ہاتھ میں ہے؟ کیا نظریاتی اختلاف کو فرقہ پرستی کا نام دینا علمی دیانت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے یا یہ ایک ایسا حربہ ہے جس کے ذریعے اپنی داخلی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کی سعی کی جارہی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اختلافِ رائے کسی بھی زندہ قوم کی علامت ہوتا ہے مگر جب اختلاف کو کردار کشی میں تبدیل کردیا جائے تو وہ فکری دیوالیہ پن کی علامت بن جاتا ہے۔ تاریخی پس منظر پر نظر ڈالی جائے تو جمعیۃ کے اندر ابتدا ہی سے دو فکری دھارے موجود رہے۔ ایک وہ جو سیاسی قوتوں کے ساتھ مفاہمت کو وقت کی ضرورت سمجھتا تھا اور دوسرا وہ جو اصولی خودمختاری کا قائل تھا۔ یہی اختلاف بعد ازاں ایسے رخ پر گامزن ہوا جہاں بعض شخصیات نے کانگریس کے ساتھ اس حد تک قربت اختیار کی کہ مسلم سیاسی خودمختاری کا تصور پس منظر میں چلا گیا۔ یہ سوال آج بھی تشنہ ہے کہ آیا یہ حکمت عملی تھی یا مجبوری، یا پھر اقتدار کے ایوانوں تک رسائی کی ایک خاموش خواہش؟ مزید برآں حالیہ دہائیوں میں جمعیۃ کے طرزِ عمل نے اس بحث کو مزید تقویت دی ہے کہ آیا یہ تنظیم واقعی عوامی جذبات کی ترجمان ہے یا ایک محتاط مبصر بن کر رہ گئی ہے۔ جب ملک میں شہریت سے متعلق قوانین، آئینی دفعات اور اقلیتوں کے حقوق جیسے حساس مسائل زیر بحث آئے تو قوم کو ایک جری اور بے باک قیادت کی ضرورت تھی مگر اس موقع پر جو خاموشی یا مبہم موقف اختیار کیا گیا اس نے شکوک وشبہات کو جنم دیا۔ کشمیر کے مسئلے پر اختیار کیا گیا رویہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی معلوم ہوتا ہے۔ جب زمینی حقائق چیخ چیخ کر حالات کی سنگینی بیان کررہے تھے، ایسے میں اطمینان اور سکون کا بیانیہ پیش کرنا نہ صرف حیران کن تھا بلکہ اس نے عوامی احساسات کو شدید ٹھیس پہنچائی۔ یہی وہ لمحات ہوتے ہیں جب قیادت کا اصل امتحان ہوتا ہے اور تاریخ انہی لمحات کی بنیاد پر فیصلے صادر کرتی ہے۔

مزید یہ کہ دیگر مسلم شخصیات اور تنظیموں کے ساتھ برتاؤ بھی ایک سوالیہ نشان بن کر سامنے آتا ہے۔ اختلاف کو برداشت کرنے کے بجائے اسے دبانے یا بدنام کرنے کی کوشش ایک ایسے مزاج کی عکاسی کرتی ہے جو جمہوری اقدار سے ہم آہنگ نہیں۔ اگر کوئی تنظیم خود کو ملت کی نمائندہ کہتی ہے تو اسے سب سے پہلے اختلافِ رائے کو وسعتِ قلبی سے قبول کرنا ہوگا۔ یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ قوم کے اندر

ایسے عناصر کی نشان دہی کی جاتی رہی ہے جو بظاہر مسلمانوں کے نمائندے ہوتے ہیں لیکن درحقیقت ان کے مفادات کہیں اور وابستہ ہوتے ہیں۔ اس تناظر میں جب جمعیۃ کے بعض اقدامات کو دیکھا جاتا ہے تو ناقدین کے خدشات مزید گہرے ہوجاتے ہیں کہ کہیں یہ تنظیم بھی اسی زمرے میں شامل نہ ہورہی ہو۔ تاہم یہ کہنا بھی یکسر درست نہیں ہوگا کہ تمام تر ذمہ داری ایک ہی تنظیم پر عائد کردی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ملت کے زوال میں مجموعی قیادت، مختلف مکاتبِ فکر اور داخلی انتشار سبھی کسی نہ کسی درجے میں شریک ہیں لیکن چونکہ جمعیۃ ایک تاریخی اور بااثر ادارہ ہے اس لیے اس سے توقعات بھی زیادہ وابستہ ہیں اور اس کی کوتاہیاں بھی زیادہ نمایاں نظر آتی ہیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانانِ ہند جذباتی وابستگیوں کے بجائے شعوری بیداری کا مظاہرہ کریں۔ اندھی تقلید کے بجائے قیادت کے کردار، بیانات اور عملی اقدامات کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیں۔ جو تنظیم یا شخصیت واقعی ملت کے مفاد میں کام کررہی ہو اس کا ساتھ دیا جائے اور جو محض نعروں اور مصلحتوں کے سہارے اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی ہو اس سے فاصلہ اختیار کیا جائے۔ بدرالدین اجمل کے خلاف جاری کردہ نوٹس جیسے اقدامات بھی اسی تناظر میں دیکھے جانے چاہئیں۔ جب قانونی جواز کمزور ہو اور اخلاقی بنیادیں متزلزل ہوں تو ایسے اقدامات اپنی وقعت خود کھو دیتے ہیں۔ قوم اب اتنی سادہ نہیں رہی کہ ہر بیانیے کو بلا تحقیق قبول کرلے۔ آخرکار یہ سوال اپنی پوری شدت کے ساتھ باقی رہتا ہے کہ کیا جمعیۃ علماء ہند اپنے تاریخی ورثے کے شایانِ شان کردار ادا کررہی ہے یا وہ ایک ایسے دوراہے پر کھڑی ہے جہاں سے واپسی کے لیے جرات مندانہ احتساب کی ضرورت ہے؟ اگر اس سوال کا جواب تلاش نہ کیا گیا تو خدشہ ہے کہ تاریخ کا فیصلہ نہایت سخت اور ناقابلِ تردید ہوگا۔

جب اس قضیے کو نہایت سنجیدگی، فکری دیانت اور تاریخی تناظر کے ساتھ سمیٹنے کی کوشش کی جاتی ہے تو ایک ایسی حقیقت پوری شدت کے ساتھ ابھر کر سامنے آتی ہے جس سے صرفِ نظر کرنا اب ممکن نہیں رہا۔ وہ یہ کہ ملت کی قیادت کے نام پر قائم بعض ادارے ایک طویل عرصے سے ایسے اسلوبِ سیاست کے خوگر ہوچکے ہیں جس میں ظاہر و باطن کے مابین ایک خلیج حائل ہے۔ الفاظ میں خیر خواہی، بیانات میں حکمت اور دعووں میں اخلاص کا رنگ ضرور جھلکتا ہے لیکن جب انہی دعووں کو عمل کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے تو معاملہ یکسر مختلف نظر آتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ایک سنجیدہ قاری کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ سب کچھ واقعی ملت کی فلاح کے لیے ہے یا یا ایک ایسی سیاست کا تسلسل جس میں عوام کو مطمئن رکھنا اور اقتدار کے ایوانوں سے تعلقات استوار رکھنا اصل ہدف بن چکا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے طرزِ عمل کو اگر وقتی فیصلوں کا مجموعہ سمجھ لیا جائے تو شاید اس کی توجیہ ممکن ہو لیکن جب اسی طرزِ عمل کو ایک تسلسل کے ساتھ دیکھا جائے تو ایک خاص نوع کی حکمتِ عملی واضح ہونے لگتی ہے۔ یہ حکمتِ عملی بظاہر تصادم سے گریز، مفاہمت کی جستجو اور حالات کے ساتھ چلنے کا نام ہے مگر اس کے پس منظر میں ایک ایسی خاموش مصلحت کارفرما دکھائی دیتی ہے جو عوامی جذبات کو منظم کرنے کے بجائے انہیں منتشر رکھتی ہے۔ یہ وہی طرزِ فکر ہے جس کے تحت بڑے سے بڑا مسئلہ بھی الفاظ کے گورکھ دھندے میں الجھا دیا جاتا ہے تاکہ نہ تو کوئی واضح موقف سامنے آئے اور نہ ہی کوئی ایسی صورتِ حال پیدا ہو جس سے قیادت کو کسی عملی امتحان سے گزرنا پڑے۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ جب بھی ملت کو ایک دوٹوک، بے باک اور غیر مبہم آواز کی ضرورت پیش آئی اس وقت احتیاط اور مصلحت کے نام پر خاموشی کو ترجیح دی گئی۔ شہریت کے قوانین ہوں، آئینی تحفظات کا معاملہ ہو یا علاقائی خودمختاری جیسے نازک موضوعات ہر موقع پر ایک ایسا اسلوب ولہجہ اختیار کیا گیا جو بظاہر متوازن مگر درحقیقت غیر مؤثر ثابت ہوا۔ اس طرزِ عمل کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ عوام کے اندر پائی جانے والی بے چینی کو کوئی سمت نہ مل سکی اور قیادت اپنی ذمہ داریوں سے بچ نکلنے میں کامیاب رہی۔ یہی وہ مہذب خاموشی ہے جسے اکثر حکمت کا نام دیا جاتا ہے حالانکہ اس کے نتائج ایک طویل مدتی بے سمتی اور فکری انتشار کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ مزید غور کیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ اختلافِ رائے کو برداشت کرنے کے بجائے اسے دبانے یا کمزور کرنے کی ایک غیر مرئی کوشش بھی جاری رہتی ہے۔ جو آوازیں اس طرزِ سیاست سے اختلاف کرتی ہیں انہیں یا تو نظر انداز کردیا جاتا ہے یا پھر ان کی نیت پر سوالات اٹھا کر انہیں غیر مؤثر بنانے کی سعی کی جاتی ہے۔ یہ رویہ کسی بھی جمہوری اور فکری روایت کے لیے نقصان دہ ہے کیونکہ اس سے نہ صرف مکالمہ محدود ہوتا ہے بلکہ ایک صحت مند فکری ارتقاء کا راستہ بھی مسدود ہوجاتا ہے۔ یہ قابلِ ذکر ہے کہ عوام دشمنی ہمیشہ کسی واضح اور جارحانہ شکل میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اکثر یہ ایک نرم، مہذب اور خاموش انداز میں اپنی جگہ بناتی ہے۔ جب قیادت عوامی مسائل کو پوری شدت کے ساتھ اٹھانے سے گریز کرے، جب اہم مواقع پر مبہم بیانات دے کر اصل مسئلے کو پس پشت ڈال دیا جائے اور احتجاج کے بجائے مصالحت کو ہر حال میں ترجیح دی جائے تو یہ تمام عوامل مل کر ایک ایسی فضا قائم کرتے ہیں جس میں عوام کے حقیقی مسائل دب کر رہ جاتے ہیں۔ یہی وہ باریک مگر نہایت خطرناک پہلو ہے جسے عام لوگ فوری طور پر محسوس نہیں کر پاتے لیکن اس کے اثرات نسلوں تک مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے بالمقابل اگر اسدالدین اویسی کے طرزِ سیاست کا تجزیہ کیا جائے تو وہاں ایک مختلف انداز نمایاں ہوتا ہے۔ ان کے بیانیے سے اختلاف اپنی جگہ لیکن اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ انہوں نے مسلم مسائل کو جس صراحت، جرات اور تسلسل کے ساتھ اٹھایا وہ موجودہ منظر نامے میں ایک منفرد مثال بن چکا ہے۔ پارلیمان کے ایوان میں ہو یا عوامی اجتماعات میں انہوں نے نہ صرف آئینی نکات کو مدلل انداز میں پیش کیا بلکہ ایک ایسی آواز بھی بلند کی جو خوف کے سائے سے آزاد دکھائی دیتی ہے۔ ان کی سیاست کا بنیادی وصف یہی ہے کہ وہ ابہام سے گریز کرتے ہیں اور اپنے مؤقف کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں چاہے اس کے نتائج کچھ بھی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کا باشعور طبقہ اس تقابل کو شخصیات کے درمیان نہیں بلکہ دو مختلف طرزِ سیاست کے درمیان دیکھ رہا ہے۔ ایک طرف وہ سیاست ہے جو احتیاط، مصلحت اور خاموشی کے گرد گھومتی ہے اور دوسری طرف وہ سیاست ہے جو جرات، وضاحت اور عوامی مسائل کی کھلی ترجمانی پر یقین رکھتی ہے۔ فیصلہ اب ملت کے ہاتھ میں ہے کہ وہ کس راستے کو اختیار کرتی ہے۔ وہ راستہ جو وقتی سکون تو فراہم کرتا ہے مگر طویل مدتی نقصان کا باعث بنتا ہے یا وہ راستہ جو مشکلات سے بھرپور ضرور ہے مگر عزت اور خودمختاری کی ضمانت دیتا ہے۔ آج کا تقاضا یہی ہے کہ مسلمانانِ ہند جذباتی وابستگیوں اور روایتی تقدیس کے حصار سے نکل کر ایک سنجیدہ اور غیر جانبدارانہ احتساب کا آغاز کریں۔ قیادت کو اس کے دعووں کے بجائے اس کے اعمال کی بنیاد پر پرکھا جائے اور ہر اس طرزِ سیاست کو مسترد کردیا جائے جو عوامی مفادات کے بجائے ذاتی یا جماعتی مصلحتوں کو ترجیح دیتا ہو۔ کیونکہ اگر آج بھی حقیقت کو نظر انداز کیا گیا تو آنے والا وقت اس غفلت کی ایسی قیمت وصول کرے گا جس کا ازالہ ممکن نہ ہوگا اور تاریخ اپنے بے رحم فیصلے میں کسی رعایت کی قائل نہیں ہوگی۔

امریکہ اور ایران: سیز فائر یا سیز فریب؟

مولانا قاری اسحاق گورا

دنیا کی سیاست میں بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے ظاہر میں بہت نرم اور دلکش ہوتے ہیں، مگر اپنے باطن میں کئی پرتیں، کئی پیچیدگیاں اور کئی اندیشے سمیٹے ہوتے ہیں۔ آج کل ایک ایسا ہی لفظ عالمی فضا میں گونج رہا ہے: "سیز فائر"۔ بظاہر یہ لفظ سکون، ٹھنڈک اور راحت کا پیغام دیتا ہے، مگر تاریخ کی عدالت میں یہی لفظ اکثر ایک نئے تصادم کی تمہید بھی ثابت ہوا ہے۔

ایران اور امریکہ کے درمیان حالیہ جنگ بندی کی خبر نے ایک طرف دنیا کو وقتی اطمینان دیا، تو دوسری طرف اہلِ فکر کو ایک نئی آزمائش میں ڈال دیا۔ آزمائش یہ نہیں کہ ہم کس کے حق میں کھڑے ہیں، بلکہ یہ کہ ہم حقیقت کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ کیا ہم لفظوں کے اسیر ہوچکے ہیں یا اب بھی معانی کی دنیا میں سانس لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟

یہاں پہلا سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ یہ "سیز فائر" ہے یا "سیز فریب"؟ یعنی کیا واقعی جنگ رک گئی ہے یا صرف اس کے شور کو وقتی طور پر دبا دیا گیا ہے؟ کیا بارود ٹھنڈا ہوگیا ہے یا صرف اس کی آگ کو راکھ کے نیچے چھپا دیا گیا ہے؟

ایران اس صورتحال کو اپنی فتح قرار دے رہا ہے، اور بلاشبہ اس کے کچھ پہلو ایسے ہیں جنہیں کامیابی کہا جاسکتا ہے۔ ایک بڑی عالمی طاقت کو رکنے پر مجبور کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ مگر یہاں ایک نازک نکتہ ہے جسے نظر انداز کرنا دانشمندی نہیں ہوگی۔ کبھی کبھی دشمن کا رکنا، اس کی شکست نہیں بلکہ اس کی حکمت ہوتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں جذبات اور بصیرت کا فرق واضح ہوتا ہے۔ جذبات جلدی فیصلے کرتے ہیں، جبکہ بصیرت توقف سے کام لیتی ہے۔ جذبات فتح کا اعلان کرتے ہیں، جبکہ بصیرت سوال اٹھاتی ہے کہ یہ فتح کتنی پائیدار ہے؟ امریکہ کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ وہ معاہدوں کو حالات کے مطابق دیکھتا ہے، اصولوں کے مطابق نہیں۔ وہ ہاتھ بھی بڑھاتا ہے اور اسی ہاتھ کو واپس کھینچنے میں بھی دیر نہیں لگاتا۔ اس کی پالیسی میں ایک ایسا توازن ہے جو بسا اوقات اعتماد نہیں بلکہ ابہام پیدا کرتا ہے۔

تو کیا ایسے کردار پر مکمل اعتماد کیا جاسکتا ہے؟ یہ سوال بدگمانی نہیں بلکہ بیداری کی علامت ہے۔ اور اس پورے منظرنامے میں ایک کردار ایسا بھی ہے جو بظاہر خاموش ہے مگر حقیقت میں سب سے زیادہ متحرک ہے یعنی اسرائیل۔ اس کی پالیسی ایک عجیب دو رخی پر قائم ہے: وہ امن کی بات بھی کرتا ہے اور جنگ کی تیاری بھی رکھتا ہے۔ گویا زبان پر مصالحت، مگر دل میں مزاحمت۔ یہی وہ کیفیت ہے جسے عام فہم زبان میں تضاد کہا جاتا ہے، اور سنجیدہ زبان میں اسے مفادات کی سیاست کا نام دیا جاتا ہے۔

اب اصل سوال یہی ہے کہ کیا ایران واقعی فاتح ہے؟ اگر فتح کا مطلب صرف یہ ہو کہ ایک مرحلے پر مخالف کو پیچھے ہٹا دیا جائے، تو یہ ایک کامیابی ہے۔ مگر اگر فتح کا مطلب یہ ہو کہ خطرات ختم ہوجائیں، حالات مستحکم ہوجائیں اور انصاف قائم ہوجائے، تو ابھی اس اعلان میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم لفظوں کو حقیقت سمجھ بیٹھتے ہیں۔ "سیز فائر" کو ہم "امن" کا مترادف بنا لیتے ہیں، حالانکہ یہ صرف ایک وقفہ بھی ہوسکتا ہے۔ اور بعض اوقات وقفہ، مکمل اختتام سے زیادہ پیچیدہ ہوتا ہے، کیونکہ اس کے بعد کی کہانی غیر واضح ہوتی ہے۔ اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم ہر معاملے کو صرف اس کے ظاہر سے نہ دیکھیں بلکہ اس کے باطن تک رسائی حاصل کریں۔ قرآن کی تعلیمات ہمیں تدبر، توازن اور تحمل کی دعوت دیتی ہیں۔ یہی وہ اصول ہیں جو ہمیں ایسے نازک حالات میں درست سمت دکھا سکتے ہیں۔ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ اس جنگ بندی کا حقیقی فائدہ کس کو حاصل ہورہا ہے۔ اگر یہ صرف بڑی طاقتوں کے درمیان ایک وقتی سمجھوتہ ہے، اور اس کا اثر عام انسان کی زندگی پر نہیں پڑتا، تو پھر یہ امن نہیں بلکہ سیاست کی ایک نئی شکل ہے۔

ایسے موقع پر ایک جملہ ذہن میں ابھرتا ہے، جو شاید اس پوری صورتحال کی عکاسی کرتا ہے: "جنگ رک جائے تو اسے امن نہ سمجھو، اور دشمن خاموش ہوجائے تو اسے مخلص نہ سمجھو......

کیونکہ بعض اوقات خاموشی، شور سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔" یہ جملہ ہمیں سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ ہم کس حد تک حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کررہے ہیں۔ کیا ہم صرف سن رہے ہیں یا سمجھ بھی رہے ہیں؟ آج امتِ مسلمہ کو سب سے زیادہ ضرورت اسی فکری بیداری کی ہے۔ ہمیں ہر خبر کو صرف قبول نہیں کرنا بلکہ اس کا تجزیہ کرنا ہوگا۔ ہمیں ہر اعلان کو صرف سننا نہیں بلکہ اس کے پس منظر کو بھی سمجھنا ہوگا۔

ایران ہو یا امریکہ، اسرائیل ہو یا دیگر عالمی طاقتیں ہی سب اپنی اپنی حکمت عملی کے تحت فیصلے کررہے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس پوری بساط پر عام انسان کی حیثیت کیا ہے؟ کیا وہ صرف ایک تماشائی ہے یا اس کی کوئی حقیقی اہمیت بھی ہے؟ عالمی سیاست کے اس پیچیدہ منظرنامے میں سب سے بڑی غلطی یہ ہوتی ہے کہ ہم کسی ایک لمحے کو مکمل حقیقت سمجھ بیٹھتے ہیں، حالانکہ بین الاقوامی معاملات ہمیشہ ایک تسلسل کا حصہ ہوتے ہیں۔ حالیہ صورتحال بھی اسی نوعیت کی ہے جہاں وقتی سکون کو مستقل استحکام سمجھ لینا فکری سادگی کے سوا کچھ نہیں۔ اصل دانش مندی یہ ہے کہ حالات کو وقتی جذبات کے بجائے گہرے مشاہدے اور تاریخی شعور کے ساتھ دیکھا جائے۔ اس پورے معاملے میں ایک اہم حقیقت یہ ہے کہ طاقتور اقوام کے فیصلے ہمیشہ اصولوں کے تابع نہیں ہوتے بلکہ مفادات کے گرد گھومتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اقدامات میں بسا اوقات تضاد محسوس ہوتا ہے۔ ایک طرف مذاکرات، دوسری طرف دباؤ؛ ایک طرف نرمی، دوسری طرف سختی ہی یہ سب ایک ہی حکمت عملی کے مختلف رخ ہوتے ہیں۔ اس لیے کسی ایک اعلان کو حتمی سمجھ لینا حقیقت سے آنکھیں بند کرنے کے مترادف ہے۔ یہاں اصل سوال کسی ایک ملک کی کامیابی یا ناکامی کا نہیں، بلکہ اس طرزِ فکر کا ہے جو ہم اختیار کرتے ہیں۔ اگر ہم ہر پیش رفت کو فتح اور ہر توقف کو امن سمجھنے لگیں، تو ہم حقیقت کے بجائے تاثر کی دنیا میں جینے لگتے ہیں۔ جبکہ حقیقت اکثر تاثر سے کہیں زیادہ پیچیدہ اور گہری ہوتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سنجیدہ فکر رکھنے والے افراد جذباتی ردعمل کے بجائے تجزیاتی رویہ اپناتے ہیں۔ مزید یہ کہ اس پورے منظرنامے میں عام انسان کی حیثیت پر بھی غور کرنا ضروری ہے۔ عالمی طاقتوں کے درمیان ہونے والے فیصلے بظاہر بڑے مقاصد کے لیے ہوتے ہیں، مگر ان کے اثرات سب سے زیادہ عام لوگوں پر پڑتے ہیں۔ جنگ ہو یا اس کا رک جانا، دونوں صورتوں میں عام انسان ہی اصل قیمت ادا کرتا ہے۔ اس لیے کسی بھی صورتحال کا جائزہ لیتے وقت انسانی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ وقتی خاموشی ہمیشہ خطرے کے خاتمے کی علامت نہیں ہوتی۔ بعض اوقات یہ صرف ایک وقفہ ہوتا ہے جس میں فریقین اپنی حکمت عملی کو ازسرِ نو ترتیب دیتے ہیں۔ اس لیے ظاہری سکون کو مکمل اطمینان کا نام دینا قبل از وقت فیصلہ ہوسکتا ہے۔ اصل اطمینان تب ممکن ہے جب حالات میں پائیداری اور اعتماد پیدا ہو، جو محض اعلانات سے نہیں بلکہ عملی اقدامات سے ظاہر ہوتا ہے۔

اسلامی تعلیمات بھی ہمیں یہی درس دیتی ہیں کہ ہم ہر معاملے میں توازن اور تدبر سے کام لیں۔ نہ حد سے زیادہ خوش فہمی کا شکار ہوں اور نہ ہی مایوسی میں مبتلا ہوں۔ بلکہ ایک معتدل اور حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کریں۔ یہی وہ اصول ہے جو ہمیں پیچیدہ حالات میں بھی درست سمت کا تعین کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس تناظر میں یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ موجودہ صورتحال ایک امتحان ہے ہی صرف سیاسی نہیں بلکہ فکری بھی۔ یہ امتحان اس بات کا ہے کہ ہم کس حد تک چیزوں کو ان کے اصل تناظر میں دیکھ سکتے ہیں۔ کیا ہم محض سننے اور ماننے والے ہیں، یا سمجھنے اور پرکھنے والے بھی ہیں؟ یہی فرق ایک باشعور معاشرے اور ایک جذباتی ہجوم کے درمیان حدِ فاصل قائم کرتا ہے۔

آخرکار، یہ حقیقت تسلیم کرنی ہوگی کہ عالمی معاملات میں مستقل سکون ایک طویل عمل کا نتیجہ ہوتا ہے، نہ کہ کسی ایک معاہدے یا اعلان کا۔ اس کے لیے اعتماد، سنجیدگی اور مستقل مزاجی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک یہ عناصر موجود نہ ہوں، تب تک کسی بھی پیش رفت کو حتمی قرار دینا درست نہیں۔ لہٰذا موجودہ حالات میں سب سے زیادہ ضروری چیز یہ ہے کہ ہم اپنی فکری بنیادوں کو مضبوط کریں۔ ہم ہر خبر کو محض اطلاع کے طور پر نہ لیں بلکہ اس کے پس منظر، اثرات اور ممکنہ نتائج پر بھی غور کریں۔ یہی طرزِ فکر ہمیں وقتی نعروں سے بچا کر حقیقت کے قریب لے جاسکتا ہے۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ اصل کامیابی کسی ایک فریق کی برتری میں نہیں بلکہ اس شعور میں ہے جو ہمیں حالات کو صحیح انداز میں سمجھنے کی صلاحیت دے۔ اگر یہ شعور بیدار ہوجائے تو ہم نہ صرف موجودہ صورتحال کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں بلکہ آئندہ آنے والے حالات کے لیے بھی خود کو تیار کرسکتے ہیں۔ یہی وہ بصیرت ہے جو کسی بھی معاشرے کو فکری استحکام عطا کرتی ہے اور اسے وقتی اثرات سے بلند کرکے ایک مضبوط اور متوازن راستے پر گامزن کرتی ہے۔

□□□

ترنمول کانگریس کا نام لے کر الیکشن کمیشن کی دھمکی

کمیشن کی پوسٹ میں ترنمول کانگریس کو الٹی میٹم اور سیدھی بات کہہ کر دھمکانے کی کوشش، اپوزیشن کا شدید ردعمل

الیکشن کمیشن نے اپنے اکاؤنٹ سے ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے مغربی بنگال میں ترنمول کانگریس کو الٹی میٹم جاری کیا۔ کمیشن نے اپنی پوسٹ میں جس طرح کی دھمکی آمیز زبان اور صرف ایک پارٹی کا نام لیا، اس سے سوشل میڈیا پر کمیشن کی سخت تنقید کی جارہی ہے۔ لوگ سوال کررہے ہیں کہ آیا یہ کسی آئینی ادارے کی زبان ہوسکتی ہے؟ کمیشن نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ ترنمول کانگریس کو الٹی میٹم، اس بار مغربی بنگال میں انتخابات خوف، تشدد، دھمکیوں، ترغیب، چھاپے ماری، بوتھ اور سورس جیمنگ سے پاک ہوں گے۔ کمیشن نے آگے لکھا کہ ای سی آئی کی ترنمول کانگریس سے سیدھی بات ہے کہ اس بار مغربی بنگال میں انتخابات ضرور ہوں گے لیکن خوف، تشدد، دھمکیوں، ترغیب اور بغیر کسی چھاپے کے، بوتھ جیمنگ اور سورس جیمنگ کے ہوں گے۔ ترنمول کانگریس لیڈر ساکیت گوکھلے نے کمیشن کے اس ٹویٹ کا اسکرین شاٹ پوسٹ کرتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو دلال قرار دیا۔ انہوں نے لکھا کہ کمیشن ایک سیاسی پارٹی کو الگ تھلگ کرکے ٹویٹ کرتا ہے، کیا اس مجرم سی ای سی میں بی جے پی سے سیدھی بات کہہ کر ٹویٹ کرنے کی ہمت ہے؟ جب الیکشن کمیشن مودی، شاہ کے لئے دلال بن گیا ہے تو خود کو ''جمہوریت'' کہنا ایک مذاق ہے۔ عام آدمی پارٹی کے سربراہ اروند کجریوال نے بھی کمیشن کے اس ٹویٹ پر سخت اعتراض کیا۔ انہوں نے لکھا ''اب یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ الیکشن کمیشن بی جے پی کے ماتحت کام کررہا ہے اور بی جے پی سے براہ راست ہدایات لے رہا ہے۔ یہ اب کھلے عام اور انتہائی افسوسناک ہے۔ کم از کم ایسی زبان میں ٹویٹ کرکے اتنے اہم ادارے کی ساکھ کو کھلے عام داغدار نہ کریں۔'' کانگریس کی ترجمان سپریہ شرینیت نے چیف الیکشن کمشنر اور دیگر کمشنروں کو جمہوریت کا قاتل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تینوں جمہوریت کے قاتل ہیں اور ان کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ کانگریس نے گیانیش کمار کو تیسرے درجہ کا دلال قرار دیا۔ یوٹیوبر دھروو راٹھی نے لکھا کہ اس ٹویٹ سے پتہ چلتا ہے کہ الیکشن کمیشن بی جے پی کے ساتھ اتحاد میں خود الیکشن لڑ رہا ہے۔ ترنمول کانگریس کی لیڈر مہوا موئترا نے گیانیش کمار کے الٹی میٹم کو امریکہ کے ذریعہ ایران کو دیا گیا الٹی میٹم قرار دیا۔ ندھی رازدان نے لکھا کہ الیکشن کمیشن اب کھل کر اپنی سیاسی وابستگی ظاہر کررہا ہے۔ صحافی سہاسنی حیدر نے الیکشن کمیشن کی پوسٹ کو ری پوسٹ کرتے ہوئے لکھا کہ یہ کمیشن کے ذریعہ خود کو غیر جانبدار بتانے کا یہ حیران کن طریقہ ہے۔ دوسری طرف مغربی بنگال میں ۹۱/لاکھ افراد کے نام ووٹرلسٹ سے کاٹے جانے کے معاملے پر بدھ کو ترنمول کانگریس کے ممبر پارلیمنٹ ڈیرک اوبرائن کی سربراہی میں ایک وفد نے چیف الیکشن کمشنر سے ملاقات کی۔ ڈیرک اوبرائن نے بتایا کہ یہ میٹنگ صرف ۷ رمنٹ تک رہی۔ گیانیش کمار نے ترنمول کانگریس کے وفد سے انتہائی تکبر کے ساتھ کہا کہ یہاں سے دفع ہوجاؤ۔

کیرالہ، آسام، پڈوچیری اسمبلی انتخابات میں ووٹر ٹرن آؤٹ

طلوع فجر سے پہلے ہی انتخابی مشینری حرکت میں آگئی

ترواننت پورم: کئی دنوں کی ہائی وولٹیج مہم کے بعد، کیرالہ، آسام اور پڈوچیری نے جمعرات، 9 اپریل کو فیصلے کے دن میں قدم رکھا، کروڑوں ووٹروں نے یہ طے کرنے کے لیے تیار کیا کہ کون ریاستوں پر حکومت کرے گا۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) کے اشتراک کردہ اعداد وشمار کے مطابق، صبح 11 بجے تک آسام اسمبلی انتخابات میں ووٹ ڈالنے کی شرح 38.92 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ کیرالہ میں ٹرن آؤٹ 33.28 فیصد ریکارڈ کیا گیا جبکہ پڈوچیری میں یہ 37.06 فیصد رہا۔ کیرالہ میں تقریباً 2. 71 کروڑ ووٹر 883 امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ کریں گے جو 140 اسمبلی حلقوں سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن (ای سی) کے اعداد وشمار کے مطابق، ووٹرز میں 1. 32 کروڑ مرد، 1.39 کروڑ خواتین اور 273 ٹرانس جینڈر افراد کے ساتھ ساتھ 2. 42 لاکھ بیرون ملک مقیم ووٹرز شامل ہیں۔ آسام کے تمام 126 اسمبلی حلقوں کے لیے پولنگ شروع ہو گئی ہے جس میں 722 امیدواروں کی انتخابی قسمت کا فیصلہ ہوگا۔ 2. 50 کروڑ ووٹر بشمول 1. 25 کروڑ خواتین اور 318 تیسری جنس کے، ریاست بھر میں 490,31 پولنگ اسٹیشنوں پر اپنا حق رائے دہی استعمال کر سکتے ہیں۔ پڈوچیری کے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں سخت حفاظتی انتظامات کے درمیان ووٹنگ شروع ہوئی جس میں 9.50 لاکھ ووٹروں نے حکمراں این ڈی اے اور اپوزیشن انڈیا بلاک کی انتخابی قسمت کا فیصلہ کیا۔ مرکز کے زیر انتظام علاقے میں پڈوچیری (23 اسمبلی حلقوں) کرائیکل (پانچ)، ماہے اور یانم (ہر ایک کا ایک حلقہ) میں کل 9.50 لاکھ ووٹر پھیلے ہوئے ہیں۔ حکام کے مطابق، یونین ٹیریٹری میں 1,099 پولنگ اسٹیشن ہیں اور ان میں سے 209 کو غیر محفوظ قرار دیا گیا ہے اور کل 294 امیدوار میدان میں ہیں۔ لائیو اپ ڈیٹس: صبح 10:10 بجے: آسام میں اسمبلی انتخابات کے پہلے دو گھنٹوں میں 17.87 فیصد ووٹ ڈالے گئے۔ صبح 10:00 بجے: کیرالہ کے 2. 71 کروڑ رائے دہندگان میں سے تقریباً 16 فیصد نے پولنگ کے پہلے دو گھنٹوں کے اندر اپنے ووٹ ڈالے ہیں۔ صبح 9:30 بجے: بی جے پی کے ریاستی صدر راجیو چندر شیکھر نے ترواننت پورم میں اپنا ووٹ ڈالا۔ صبح 8:00 بجے: فرضی پولنگ مکمل ہونے کے بعد ووٹنگ شروع ہوئی۔

ریلائنس ریٹیل دنیا کی ساتویں سب سے بڑی سٹارٹ اپ کمپنی بنی

ریلائنس ریٹیل دنیا کی سب سے قیمتی نجی اسٹارٹ اپ کمپنیوں کی عالمی فہرست میں ساتویں نمبر پر پہنچ گئی ہے

نئی دہلی: ریلائنس ریٹیل دنیا کی سب سے قیمتی نجی اسٹارٹ اپ کمپنیوں کی عالمی فہرست میں ساتویں نمبر پر پہنچ گئی ہے۔ سٹینفورڈ گریجویٹ سکول آف بزنس کی تحقیق کے مطابق، 100 ارب ڈالر سے زیادہ کی قیمت کے ساتھ، کمپنی نے عالمی سطح پر ایک اہم سنگ میل حاصل کیا ہے۔ تین ہندوستانی کمپنیاں ٹاپ 100 سب سے قیمتی اسٹارٹ اپ کمپنیوں کی فہرست میں شامل ہیں۔ ریلائنس ریٹیل نے ہندوستان کی مضبوط موجودگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس فہرست میں سب سے زیادہ درجہ بندی حاصل کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، ریلائنس ریٹیل کی پوسٹ منی ویلیویشن 100 ارب ڈالر سے تجاوز کرگئی ہے، جس سے یہ عالمی سطح پر ہیکٹا کارنز کے طور پر پہچانی جانے والی سات کمپنیوں میں سے ایک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے اسٹارٹ اپ جن کی قیمت 100 ارب ڈالر سے زیادہ ہے وہ ہیکٹا کورن کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ ریلائنس ریٹیل ٹاپ سات کمپنیوں میں واحد خوردہ کمپنی ہے۔ کمپنی نے معروف عالمی سرمایہ کاروں جیسے قطر انویسٹمنٹ اتھارٹی، ابوظہبی انویسٹمنٹ اتھارٹی، کے کے آر، سلور لیک، جی آئی سی، ٹی پی جی اور مبادلہ سے سرمایہ کاری حاصل کی ہے۔ درجہ بندی اسٹینفورڈ گریجویٹ اسکول آف بزنس میں وینچر کیپیٹل انیشی ایٹو کی تحقیق پر مبنی ہے، جنوری 2026 تک کے ڈیٹا کی بنیاد پر۔

فہرست میں سب سے اوپر تین پوزیشنیں مصنوعی ذہانت کی کمپنی اوپن اے آئی، ایلن مسک کی سپیکس ایکس اور انتھروپک کے پاس ہیں، جو عالمی سرمایہ کاری کے رجحانات میں ٹیک اور AI کمپنیوں کے بڑھتے ہوئے غلبے کی عکاسی کرتی ہیں۔ رپورٹ میں کل تین ہندوستانی کمپنیاں شامل ہیں۔ نیشنل اسٹاک ایکسچینج (این ایس ای انڈیا) 24 ارب ڈالر کی قیمت کے ساتھ 27 ویں نمبر پر ہے، جب کہ ٹاٹا ای وی موبیلٹی 9 ارب ڈالر کی قیمت کے ساتھ 93 ویں نمبر پر ہے۔ فہرست میں امریکہ 65 کمپنیوں کے ساتھ سرفہرست ہے، اس کے بعد چین 21 کمپنیوں کے ساتھ ہے۔ ہندوستان اور برطانیہ نے تین کمپنیوں کے ساتھ اس فہرست میں جگہ بنائی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، سب سے اوپر کی تین کمپنیاں، اوپن اے آئی، سپیکس ایکس اور انتھروپک، مل کر فہرست کی کل قیمت کا تقریباً ایک تہائی حصہ رکھتی ہیں، جو عالمی سرمایہ کاری میں AI سیکٹر کی مضبوط موجودگی کی عکاسی کرتی ہیں۔ ریلائنس ریٹیل کی درجہ بندی عالمی خوردہ بازار میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی موجودگی کو بھی واضح کرتی ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے ترنمول کانگریس کو بنایا نشانہ

کہا ''مغربی بنگال حکومت ''سنڈیکیٹ سسٹم'' پر مبنی''

وزیر اعظم مودی نے مغربی بنگال کی معیشت کے ایک اہم شعبے یعنی ماہی گیری پر بھی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ بنگال میں مچھلی کی بہت زیادہ طلب ہونے کے باوجود ریاست خود کفیل نہیں بن سکی، جو کہ ایک بڑی ناکامی ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ آج بھی بنگال کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے دیگر ریاستوں سے مچھلی درآمد کرنی پڑتی ہے، حالانکہ یہاں قدرتی وسائل اور مواقع وافر مقدار میں موجود ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے مغربی بنگال کے شہر ہلدیہ میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے ٹی ایم سی کی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور اسے ''سنڈیکیٹ سے چلنے والی حکومت'' قرار دیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ریاست میں کوئی بھی ترقیاتی کام یا سرمایہ کاری ''کٹ منی'' اور کمیشن کے بغیر ممکن نہیں ہے، جس کے باعث صنعتی ترقی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ صنعتیں اعتماد پر چلتی ہیں، نہ کہ سنڈیکیٹ نظام پر اور یہی اعتماد صرف بی جے پی فراہم کرسکتی ہے۔ انہوں نے دیگر بی جے پی زیر اقتدار ریاستوں کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ وہاں کی ترقی اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر بنگال میں بھی بی جے پی کو موقع ملا تو ریاست میں اسی طرح کی ترقی ممکن ہے۔ مودی نے اپنی تقریر میں مغربی بنگال کے نوجوانوں کے مسائل کو خاص طور پر اجاگر کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ٹی ایم سی حکومت نے نوجوانوں کے ساتھ ''دوہرا دھوکہ'' کیا ہے۔ ایک طرف ریاست میں نجی شعبے میں روزگار کے مواقع کم ہیں اور دوسری طرف سرکاری نوکریوں میں بھی بدعنوانی اور بے ضابطگیاں پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو تھوڑی بہت نوکریاں موجود ہیں، وہ بھی مبینہ طور پر غیر قانونی دراندازوں کو دی جارہی ہیں، جبکہ مقامی نوجوان بے روزگاری کا شکار ہیں۔ وزیر اعظم کے مطابق، ریاستی حکومت کی یہ پالیسی نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ ناانصافی ہے اور آنے والے برسوں میں اس کے سنگین اثرات سامنے آئیں گے۔ وزیر اعظم مودی نے مغربی بنگال کی معیشت کے ایک اہم شعبے یعنی ماہی گیری پر بھی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ بنگال میں مچھلی کی بہت زیادہ طلب ہونے کے باوجود ریاست خود کفیل نہیں بن سکی، جو کہ ایک بڑی ناکامی ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ آج بھی بنگال کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے دیگر ریاستوں سے مچھلی درآمد کرنی پڑتی ہے، حالانکہ یہاں قدرتی وسائل اور مواقع وافر مقدار میں موجود ہیں۔ ان کے مطابق، یہ صورتحال ٹی ایم سی حکومت کی 'غلط پالیسیوں' کا نتیجہ ہے۔ وزیر اعظم مودی نے اپنی تقریر میں بہار اور آسام کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ان ریاستوں میں بی جے پی یا این ڈی اے حکومتوں کی پالیسیوں کے باعث مچھلی کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار، جو پہلے مچھلی درآمد کرتا تھا، اب خود برآمد کرنے کے قابل ہو چکا ہے، جبکہ آسام نے بھی اسی طرح ترقی کی ہے۔

مرکزی وزیر پیوش گوئل نے خطے میں

جنگ بندی کے اعلان کے بعد کویتی ہم منصب سے بات کی

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر پیوش گوئل نے جمعرات کو کویت کے وزیر تجارت اور صنعت اسامہ خالد بودائی کے ساتھ ایک ورچوئل میٹنگ کی۔ دونوں نے دوطرفہ تجارتی تعلقات کو وسعت دینے پر بات چیت کی۔ ہندوستان اور کویت روایتی طور پر دوستانہ تعلقات ہیں، جو تاریخ میں جڑے ہوئے ہیں اور وقت کی کسوٹی پر کھڑے ہیں۔ ہندوستان کویت کا فطری تجارتی شراکت دار رہا ہے، اور 1961 تک، ہندوستانی روپیہ کویت میں قانونی طور پر رائج تھا۔ تیل کی دریافت اور ترقی تک، کویت کی معیشت اس کی عمدہ بندرگاہ اور سمندری سرگرمیوں کے گرد گھومتی تھی، جس میں جہاز کی تعمیر، موتیوں کی غوطہ خوری، ماہی گیری اور کھجوریں، عربی گھوڑے اور موتی جو لکڑی، اناج، کپڑوں اور مسالوں کے لیے تجارت کیے جاتے تھے، پر بھارت کا سفر شامل تھا۔ دریں اثنا، الجزیرہ کے مطابق، ایران اور امریکہ کی طرف سے دو ہفتے کی جنگ بندی کے اعلان کے چند گھنٹے بعد، کئی خلیجی ممالک نے اپنے علاقوں پر میزائل اور ڈرون حملوں کی اطلاع دی ہے۔

عالمی بینک نے 2026-27 کیلئے ہندوستان کی ترقی کی پیشن گوئی کو 6.3 فیصد سے بڑھا کر 6.6 فیصد کردی

نئی دہلی: ہندوستان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ جنوبی ایشیا کی معیشت کا سب سے مضبوط ستون رہے گا، یہاں تک کہ عالمی غیر یقینی صورتحال خطے پر وزن ڈال رہی ہے۔ عالمی بینک نے 2026-27 کے لیے ہندوستان کی ترقی کی پیشن گوئی کو 6.6 فیصد تک بڑھا دیا ہے، جو کہ پہلے کے 6.3 فیصد کے تخمینہ سے ہے، جو بیرونی دباؤ کے باوجود ملک کی لچک پر اعتماد کا اشارہ ہے۔ نظر ثانی شدہ نقطہ نظر ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب جنوبی ایشیا کو جغرافیائی سیاسی تناؤ اور توانائی کی منڈی میں رکاوٹوں سے بڑھتے ہوئے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ جبکہ پورے خطے میں ترقی کی رفتار سست ہونے کی توقع ہے، ہندوستان ایک بنیادی محرک کے طور پر کھڑا ہے، جو کہ غیر یقینی معاشی ماحول میں استحکام کی پیشکش کرتا ہے۔ ورلڈ بینک کی تازہ ترین جنوبی ایشیا اقتصادی اپڈیٹ سے پتہ چلتا ہے کہ خطے کی ترقی 2025 میں 7.0 فیصد سے 2026 میں 6.3 فیصد تک سست روی کے لیے تیار ہے۔ اس کمی کا زیادہ تر حصہ مشرق وسطیٰ کے جاری تنازعات اور غیر مستحکم عالمی توانائی کی منڈیوں سے منسلک ہے، جس نے ان معیشتوں پر اضافی دباؤ ڈالا ہے جو زیادہ تر انحصار کرتی ہیں۔ اس کے باوجود بھارت اپنی گراؤنڈ پکڑے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔ توقع ہے کہ 2025-26 میں معیشت 7.6 فیصد بڑھے گی اس سے پہلے کہ 2026-27 میں یہ 6.6 فیصد تک پہنچ جائے گی۔ اوپر کی طرف نظر ثانی سے پتہ چلتا ہے کہ مضبوط گھریلو مانگ وسیع خطے کو متاثر کرنے والی عالمی غیر یقینی صورتحال کے اثرات کو کم کرنے میں مدد کررہی ہے۔ جنوبی ایشیا کے لیے عالمی بینک کے نائب صدر جوہانس زٹ نے کہا کہا یک چیلنجنگ عالمی ماحول کے باوجود، جنوبی ایشیا کی ترقی کے امکانات مضبوط ہیں۔

بنگلہ دیش نے بھارت سے مزید ایندھن کی فراہمی کی درخواست کی

ڈھاکہ رنئی دہلی: بنگلہ دیش نے بھارت سے ایندھن کی مزید فراہمی کی درخواست کی ہے، جو دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان تعلقات میں بہتری کی ایک اہم علامت سمجھی جارہی ہے۔ بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ خلیل الرحمان نے نئی دہلی کے دوروزہ دورے کے دوران بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور پیٹرولیم وزیر ہردیپ سنگھ پوری سے ملاقاتیں کیں، جہاں توانائی تعاون سمیت مختلف امور پر بات چیت ہوئی۔ بنگلہ دیش نے حالیہ ڈیزل سپلائی پر بھارت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایندھن اور کھاد کی فراہمی میں اضافے کی درخواست کی، جس پر بھارتی وزیر نے مثبت ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ اس درخواست پر ''ہمدردانہ اور فوری'' غور کیا جائے گا۔ رپورٹس کے مطابق بنگلہ دیش توانائی کی درآمدات پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے، اور امریکہ۔ اسرائیل اور ایران کے درمیان جاری تنازع کے باعث عالمی سپلائی متاثر ہوئی ہے، جس سے ملک میں ایندھن کا بحران شدت اختیار کرگیا ہے۔ یہ دورہ وزیر اعظم طارق رحمان کی نئی حکومت کی جانب سے بھارت کے ساتھ سفارتی روابط بحال کرنے کی ابتدائی کوششوں کا حصہ ہے، جو فروری 2026 میں اقتدار میں آئی تھی۔ ملاقاتوں میں ویزا سہولتوں میں نرمی اور سیکیورٹی تعاون کو مضبوط بنانے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا، جبکہ بھارت نے عندیہ دیا کہ بنگلہ دیشی شہریوں کے لیے، خاص طور پر طبی اور کاروباری مقاصد کے لیے، ویزا عمل کو آسان بنایا جائے گا۔ یاد رہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات 2024 میں اس وقت کشیدہ ہوگئے تھے جب سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ بھارت منتقل ہوگئی تھیں، تاہم حالیہ مہینوں میں دونوں جانب سے مثبت اشاروں کے بعد تعلقات میں بہتری دیکھی جارہی ہے۔

ہندوستان برازیل کو پیچھے چھوڑکر

قابل تجدید توانائی میں عالمی سطح پر تیسرے نمبر پر پہنچا

نئی دہلی: نئی اور قابل تجدید توانائی اور صارفین کے امور، خوراک اور عوامی تقسیم کے مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے بدھ کو کہا کہ قابل تجدید توانائی کے اعداد و شمار 2026 کے مطابق ہندوستان نے برازیل کو پیچھے چھوڑ کر عالمی سطح پر تیسرے نمبر پر آ گیا ہے۔ جوشی نے کہا کہ 2025-26 (مارچ 2026 تک) کے دوران ہندوستان کی کل بجلی کی پیداوار 1,845.921 بی یو تک پہنچ گئی۔ کل پیداوار میں غیر جیواشم ایندھن کا حصہ 97.538 (بی یو) سال 2025-26 میں 29.2٪ تک پہنچ گیا۔ ہندوستان نے جون 2025 میں غیر جیواشم ایندھن کے ذرائع سے اپنی مجموعی الیکٹرک پاور انسٹال کرنے کی صلاحیت کا 50٪ کا سنگ میل حاصل کیا، پیرس معاہدے میں اس کے قومی طور پر طے شدہ شراکت کے تحت مقرر کردہ 2030 کے ہدف سے پانچ سال پہلے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا کہ کوپ 26 میں وزیر اعظم نریندر مودی کے اعلان کے مطابق، نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت 2030 تک غیر فوسل ذرائع سے 500 گیگاواٹ بجلی کی تنصیب کی صلاحیت حاصل کرنے کی سمت کام کررہی ہے۔ وزارت نے مزید کہا کہ نیشنل گرین ہائیڈروجن مشن (این جی ایچ ایم) کو کابینہ نے 2029-30 تک 744,19 کروڑ روپے کے ابتدائی اخراجات کے ساتھ منظوری دی تھی۔ 2030 تک مشن کا مقصد کم از کم 5 ملین میٹرک ٹن سالانہ گرین ہائیڈروجن پیدا کرنا ہے۔ مزید، مشن کے متوقع نتائج میں 125 گیگاواٹ کی قابل تجدید توانائی صلاحیت میں اضافہ ہوا۔ ہوا کی توانائی کے بارے میں بات کرتے ہوئے،

وزارت نے نوٹ کیا کہ ہندوستان نے مالی سال 2025-26 کے دوران ہوا کی اب تک کی سب سے زیادہ سالانہ صلاحیت میں GW05.6 کا اضافہ حاصل کیا۔ مجموعی طور پر نصب ونڈ پاور کی صلاحیت 56 گیگاواٹ سے تجاوز کر گئی ہے، جس سے ہندوستان کو گلوبل انسٹالڈ ونڈ ٹربائن کی صلاحیت کے لحاظ سے چوتھے نمبر پر رکھا گیا ہے۔ جنریشن بیسڈ انسینٹیو اسکیم ہندوستان کی نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت کی ایک قابل تجدید توانائی کی پالیسی ہے جسے گرڈ میں فراہم کی جانے والی بجلی کی فی یونٹ مالی مراعات فراہم کرکے ہوا اور شمسی توانائی کو فروغ دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔

ہندوستان کے ۵/جی صارفین ۲۰۳۰/تک

ایک ارب سے زیادہ ہوجائیں گے: سندھیا

نئی دہلی: مواصلات کے مرکزی وزیر، جیوتیرادتیہ ایم سندھیا نے کہا کہ ہندوستان میں سال 2030 تک 5 جی کے ایک ارب سے زیادہ صارفین ہوں گے۔ اے آئی ایم اے کے 11 ویں نیشنل لیڈر شپ کنکلیو سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ہندوستان عالمی سطح پر موبائل فون بنانے والا دوسرا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے۔ ہندوستان میں دنیا میں سب سے تیزی سے 5G رول آؤٹ ہوا۔ 000,500 ٹاورز، 000,450 کروڑ روپے مالیت کی سرمایہ کاری۔ چار سالوں کی مختصر مدت میں، 400 ملین صارفین اور ہمارے 5G صارفین 2030 تک 400 ملین سے ایک ارب سے زیادہ ہوجائیں گے۔ اور اسی لیے میں کہتا ہوں کہ ہم نے 4G پر دنیا کی پیروی کی۔ ہم نے 5G پر دنیا کے ساتھ مارچ کیا۔ لیکن ہم 6G میں دنیا کی قیادت کریں گے۔ اسی طرح ہمارے ڈی پی آئی انفراسٹرکچر، ہمارے یونائیٹڈ پیمنٹس انٹرفیس کا معاملہ دیکھیں۔ اس کے بارے میں سوچیں، ایک ماہ میں 20 بلین ٹرانزیکشنز۔ 3. 4 ٹریلین ڈالرز کا تبادلہ ہمارے یو پی آئی ڈھانچے پر ہوا۔ سندھیا نے انڈیا پوسٹ کو لاجسٹک پاور ہاؤس میں تبدیل کرنے کا خاکہ بھی پیش کیا۔ انہوں نے اندازہ لگایا کہ محکمہ، جس نے 2024-25 کے مالی سال میں 280,13 کروڑ روپے کی آمدنی ریکارڈ کی تھی، تازہ ترین مالی سال میں دوہرے ہندسے کی ترقی دکھائے گا۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ کا مقصد'' 2029-30 تک سرکاری لاگت کے مرکز سے منافع کے مرکز میں منتقلی'' ہے۔ وزیر موصوف نے وضاحت کی کہ ہندوستان اپنی ترقی کے منحنی خطوط پر پہنچ گیا ہے۔ انہوں نے 1. 39 لاکھ کروڑ روپے کے بھارت نیٹ پروگرام کو ایک منفرد پہل کے طور پر حوالہ دیا جس میں 55 فیصد فنڈز آپریشنل اخراجات کے لیے خرچ کیے گئے تاکہ ہر گاؤں میں دس سال تک فائبر کنیکٹیویٹی کو برقرار رکھا جاسکے۔ کنکلیو سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ملک استحکام، توسیع پذیری، اور اسٹریٹجک خود مختاری پر مشتمل ''3S'' فریم ورک کے ذریعے چلنے والے ایک لچکدار ترقی کے نمونے میں تبدیل ہوگیا ہے۔

آسام الیکشن: مسلمانوں اور اپوزیشن لیڈر کے غلط معلومات پر مبنی اے آئی ویڈیوز

آسام الیکشن میں مسلمانوں اور اپوزیشن لیڈر کو نشانہ بنانے والے اے آئی ویڈیوز سے غلط معلومات پھیلانے کی اطلاعات ہیں

آسام الیکشن میں مسلمانوں اور اپوزیشن لیڈر کو نشانہ بنانے والے اے آئی ویڈیوز سے غلط معلومات پھیلانے کی اطلاعات ہیں، اس میں ریاستی حمایت یافتہ بیانئے بھی شامل ہیں۔ الیکشن مانیٹرنگ رپورٹ نے ۲۰۲۶ء کے آسام اسمبلی انتخابات سے قبل ''میاں'' (مسلم برادری) اور اپوزیشن لیڈر کو نشانہ بناتے ہوئے غیر معمولی ہم آہنگی قرار دیا ہے۔ جس میں اے آئی سے چلنے والی غلط معلومات انتخابی اخراج اور ریاستی حمایت یافتہ بیانئے شامل ہیں۔ ''ڈائیسپورا ان ایکشن فار ہیومن رائٹس اینڈ ڈیموکریسی'' کی منگل کو شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق، فیس بک اور انسٹاگرام پر اے آئی ۲ ۳۲/ سے تیار کردہ پوسٹس نے ۴/کروڑ ۵۴/لاکھ ویوز حاصل کیے، یہ ایک چھ سطحی مواد سازی کے ذریعے تیار کیا گیا، جس کے مشترکہ نیٹ ورک کی رسائی ۴۰/کروڑ ۴۷/لاکھ فالورز تک تھی۔ رپورٹ کے مطابق، اکتیس تصدیق شدہ ڈیپ فیکس (deepfakes) نے کانگریس کے سی ایم امیدوار گوگل گوگوئی کو نشانہ بنایا، جن میں انہیں جھوٹے طور پر پاکستانی ایجنٹ اور مسلم ہمدرد کے طور پر دکھایا گیا۔ یہ مواد بی جے پی کے سرکاری اکاؤنٹس اور ایک تصدیق شدہ کابینی وزیر پیجوش ہزاریکا کے ہینڈل سے تقسیم کیا گیا۔ چھ اے آئی سے تیار کردہ ویڈیوز نے گوگوئی کی اہلیہ الزبتھ کولبرن کو نشانہ بنایا، جو ایک عام شہری ہیں اور کوئی سرکاری عہدہ نہیں رکھتیں۔ ان ویڈیوز میں ذاتی اور فرقہ وارانہ مناظر دکھائے گئے۔ ایک واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ میں کہا گیا کہ حکمران جماعت کے ہینڈل سے ایک اے آئی سے تیار کردہ ویڈیو پوسٹ کی گئی جس میں وزیر اعلیٰ مسلمانوں کو گولی مارتے دکھائی دے رہے تھے۔ بعد میں یہ ویڈیو ہٹادی گئی، لیکن مبینہ طور پر وزیر اعلیٰ نے قانونی جانچ سے بچنے کے لیے ایسے مواد میں زبان بدلنے کا اعتراف کیا۔ بعد ازاں رپورٹ نے یہ بھی کہا کہ آسام کی مسلم برادریوں کے خلاف بیک وقت چار اخراجی کارروائیاں چلائی گئیں، غیر انسانی قرار دینا، انتخابی اخراج فہرست سے اخراج، اور ثقافت مٹانے کی کوشش۔ بعد ازاں انتخابی اخراج کی ایک مثال یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا شرما نے عوامی طور پر اعلان کیا کہ خصوصی نظر ثانی کے عمل کے ذریعے ۴/سے ۵/لاکھ میاں ووٹ حذف کردیے جائیں گے، جس کے نتیجے میں ۲/لاکھ ۴۳/ہزار نام آسام کی رائے دہندگان کی فہرست سے ہٹا دیے گئے۔ اسی دوران حدود بندی نے مسلم اکثریتی حلقوں کی تعداد تقریباً ۳۵/سے کم کر کے ۲۰/کردی۔ ساتھ ہی مطالعے میں بتایا گیا کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ضابطہ اخلاق کی ۱۱۹/خلاف ورزیوں پر کوئی کارروائی نہیں کی، جن میں سے ۸۴/کو نمائندگانِ عوام ایکٹ ۱۹۵۱ء کی دفعہ ۱۲۳/کے تحت انتہائی شدید کا درجہ دیا گیا۔ ان میں موجودہ وزیر اعلیٰ کی ۱۵/خلاف ورزیاں بھی شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز نے صفر مواد ہٹایا؛ میٹا کی اعلان کردہ اے آئی لیبلنگ پالیسی نے ضابطہ اخلاق کے نفاذ کی مدت کے دوران اے آئی سے نشان زد ۲۷۱/پوسٹس پر صفر لیبل لگائے۔'' رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ ''آسام ماڈل کو جو چیز منفرد طور پر خطرناک بناتی ہے وہ یہ کہ یہ آسام تک ہی محدود نہیں رہے گا۔ یہاں دستاویزی شکل میں دی گئی تکنیک، رائے دہندگان کی فہرست سے اخراج، آبادیاتی انجینئرنگ کے طور پر حدود بندی، صنعتی پیمانے پر اے آئی سے تیار کردہ فرقہ وارانہ مواد کو قومی سطح پر اپنایا جارہا ہے۔''

مرکزی وزیر منوہر لال کھٹر نے بھوٹان کے وزیر توانائی سے ملاقات کی

تھمپو: مرکزی وزیر توانائی منوہر لال کھٹر نے جمعرات کو بھوٹان کے وزیر توانائی لیونپو جیم شیرنگ سے ملاقات کی اور نئی دہلی اور تھمپو کے درمیان توانائی کی شراکت کو گہرا کرنے پر بات چیت کرنے کا منصوبہ بنایا۔ کھٹر بھوٹان کے تین روزہ دورے پر ہیں۔ ہائی پروفائل دورے پر ایک پوسٹ میں تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ دورہ وزیر خارجہ جے شنکر کی بھوٹان کے وزیر خارجہ لیونپو ڈی این ڈھونگیل سے مارچ میں رائسینا ڈائیلاگ کے موقع پر ملاقات کے بعد آیا اور بھوٹان کے ساتھ منفرد دوطرفہ شراکت کو مزید گہرا کرنے کے لیے ہندوستان کی لگن کا اعادہ کیا۔ فروری میں، بھوٹان کے وزیر اعظم شیرنگ ٹوبگے نے انڈیا AI امپیکٹ سمٹ 2026 کے موقع پر ہندوستانی صنعت کی سرکردہ شخصیات کے ساتھ ملاقاتوں کا ایک سلسلہ منعقد کیا، جس میں ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، کنیکٹیویٹی، صاف توانائی اور پائیدار ترقی میں تعاون پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ انہوں نے دہلی کے دورے کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی سے بھی ملاقات کی۔ پی ایم مودی نے میٹنگ کو ''شاندار'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان-بھوٹان دوستی نئے اور بدلنے والے ڈومینز میں پھیل رہی ہے۔

اڈانی کا امریکی مارکیٹ ریگولیٹر کے ذریعہ دھوکہ دہی کا مقدمہ خارج کرنے کا مطالبہ

گروپ کے سربراہ گوتم اڈانی نے موقف اختیار کیا کہ وہ اس بانڈ پیشکش میں براہِ راست ملوث نہیں تھے جس پر الزامات کی بنیاد ہے۔

اڈانی گروپ کی چیئر پرسن گوتم اڈانی نے امریکی عدالت میں درخواست دی ہے کہ ان کے خلاف یو ایس سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن (SEC) کا دھوکہ دہی کا مقدمہ خارج کیا جائے، کیونکہ یہ امریکی قانون کا ناجائز بیرونی اطلاق ہے۔ پی ٹی آئی کے مطابق، کمیشن نے نومبر ۲۰۲۴ء میں گوتم اڈانی اور ساگر اڈانی پر الزام عائد کیا تھا کہ انہوں نے ہندوستان میں شمسی توانائی کے معاہدوں کے لیے افسران کو رشوت دینے کا منصوبہ بنایا، اور پھر امریکہ میں سرمایہ کاروں کو کمپنی کے اینٹی برائبیری طریقوں کے بارے میں غلط بیانی کی۔ دھوکہ دہی کے الزامات اس بنیاد پر ہیں کہ اڈانی گرین نے مبینہ طور پر ۲۰۲۱ء میں ۷۵۰ ملین ڈالر کے بانڈ پیشکش سے متعلق دستاویزات میں اس اسکیم کا انکشاف نہیں کیا۔ بعد ازاں پی ٹی آئی کے مطابق، گوتم اڈانی اور ساگر اڈانی نے اپنی درخواست میں دعویٰ کیا کہ کمیشن کے الزامات قانونی طور پر کئی وجوہات کی بنا پر ناقص ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسٹرن ڈسٹرکٹ کورٹ آف نیویارک (جو مقدمہ سن رہی ہے) کو ان پر ذاتی دائرہ اختیار حاصل نہیں، کیونکہ ان میں سے کسی کا بھی امریکہ سے تعلق نہیں، اور وہ بانڈ پیشکش میں براہِ راست ملوث نہیں تھے۔ ان کا مؤقف ہے کہ بانڈ کی فروخت امریکہ سے باہر ہوئی، اور یہ سیکیورٹیز امریکہ سے باہر انڈر رائٹرز کو فروخت کی گئیں۔ بعد میں انڈر رائٹرز نے ان سیکیورٹیز کا کچھ حصہ اہل ادارہ جاتی خریداروں کو دوبارہ فروخت کیا۔ تاہم اڈانی گروپ کی چیئر پرسن کی درخواست کے مطابق، شکایت میں یہ نہیں کہا گیا کہ گوتم اڈانی نے بانڈ جاری کرنے کی منظوری دی، اہم میٹنگوں میں شریک ہوئے، یا امریکی سرمایہ کاروں سے منسلک کسی سرگرمی کا حکم دیا۔ ساتھ ہی درخواست میں مزید کہا گیا کہ اڈانی نے اس بات سے اختلاف کیا ہے کہ مبینہ رشوت اسکیم کا کوئی قابلِ اعتبار ثبوت موجود ہے۔ دریں اثناء پی ٹی آئی کے مطابق درخواست میں کہا گیا ہے کہ ''خاص طور پر کمیشن یہ نہیں کہتا کہ سرمایہ کاروں کو کوئی نقصان ہوا، اور حقیقت میں کوئی نقصان نہیں ہوا۔ بانڈز کی میچورٹی آ چکی ہے، اور اڈانی گرین نے ۲۰۲۴ء میں تمام اصل رقم اور سود مکمل طور پر سرمایہ کاروں کو ادا کر دیا۔'' مزید برآں اڈانی نے یہ بھی دلیل دی کہ کمیشن امریکہ میں کوئی ''ملکی لین دین'' ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے، جو امریکی سیکیورٹیز قوانین کے اطلاق کے لیے ضروری ہے۔ پی ٹی آئی کے مطابق، یکم فروری کو گوتم اڈانی اور ساگر اڈانی نے اس کیس میں کمیشن کا قانونی نوٹس قبول کرنے پر اتفاق کیا۔ اس سے امریکی جج کو اس فیصلے کی ضرورت ختم ہوگئی کہ صنعت کار کو قانونی نوٹس کس طرح پہنچایا جائے۔ اگست میں کمیشن نے نیویارک کی عدالت کو بتایا تھا کہ ہندوستان نے ابھی تک ان دونوں کو سمن فراہم نہیں کیے تھے۔ واضح رہے کہ ۲۷ نومبر ۲۰۲۴ء کو اڈانی گروپ نے اسٹاک ایکسچینج فائلنگ میں کہا کہ ''گوتم اڈانی اور ساگر اڈانی پر امریکہ میں رشوت کے نہیں بلکہ سیکیورٹیز فراڈ کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ ان الزامات نے گروپ کی مارکیٹ قیمتکو نقصان پہنچایا، اس وقت حصص کی قیمتیں ۵۴ بلین ڈالر گر گئیں۔'' اڈانی کے وکلاء نے رائٹرز کو بتایا کہ وہ باضابطہ طور پر ۳۰ اپریل تک مقدمہ کو خارج کرنے کی درخواست دیں گے۔ بھارتی ارب پتی گوتم اڈانی اور ان کے بھتیجے ساگر اڈانی نے امریکی سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن (SEC) کی جانب سے دائر کردہ دھوکہ دہی کے مقدمے کو خارج کرنے کے لیے نیویارک کی ایک وفاقی عدالت میں باقاعدہ درخواست دی ہے۔ نیویارک کی مشرقی ڈسٹرکٹ کورٹ کے جج نکولس جی گارفس نے اڈانی گروپ کی درخواست پر سماعت کی منظوری دے دی ہے۔ عدالت نے فریقین کو ہدایت دی ہے کہ وہ اس حوالے سے ایک کانفرنس کا وقت طے کریں۔ وکلاء کا موقف ہے کہ امریکی عدالت کو اس معاملے میں مداخلت کا اختیار نہیں کیونکہ یہ ایک بھارتی کمپنی کا معاملہ ہے اور مبینہ واقعہ بھارت میں پیش آیا۔ دفاعی ٹیم کے مطابق رشوت خوری کے الزامات کا کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں ہے۔

بھارت کے پاس بجلی کی طلب پوری کرنے کیلئے کوئلے کے وافر ذخائر موجود

نئی دہلی: بھارت نے کہا ہے کہ ملک کے پاس کوئلے کے کافی ذخائر موجود ہیں جو موجودہ بجلی کی طلب کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں، جس سے توانائی کی فراہمی میں استحکام برقرار ہے۔ حکومتی عہدیداروں کے مطابق ملک کی کانوں اور پاور پلانٹس میں موجود کوئلے کے ذخائر اتنے ہیں کہ تقریباً 24 دن تک بجلی کی پیداوار جاری رکھی جا سکتی ہے، جو توانائی کے نظام کے لیے ایک اہم بفر فراہم کرتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بھارت میں مجموعی کوئلے کے ذخائر تقریباً 220 ملین ٹن تک پہنچ چکے ہیں، جس سے قلیل مدتی طور پر بجلی کی فراہمی میں کسی بڑے خلل کا امکان کم ہو گیا ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب مشرقِ وسطیٰ میں جاری تنازع کے باعث عالمی توانائی منڈیوں میں غیر یقینی صورتحال پیدا ہوگئی ہے، جس کے نتیجے میں کئی ممالک کو اپنی توانائی حکمت عملیوں پر نظرثانی کرنا پڑ رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت کی توانائی کا بڑا حصہ اب بھی کوئلے پر منحصر ہے، جو ملک کی مجموعی بجلی پیداوار کا تقریباً 75 فیصد فراہم کرتا ہے، اس لیے کوئلے کے ذخائر کا مستحکم رہنا نہایت اہم ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ کوئلے کی پیداوار اور سپلائی اس وقت کھپت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، جس سے توانائی کے شعبے میں استحکام برقرار رکھنے میں مدد مل رہی ہے اور ممکنہ بجلی بحران کے خدشات کم ہو گئے ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ اگرچہ موجودہ صورتحال قابو میں ہے، تاہم بڑھتی ہوئی طلب اور عالمی حالات کے پیش نظر توانائی کے شعبے میں مسلسل نگرانی اور بروقت پالیسی اقدامات ضروری ہوں گے۔

بھارت اور ترکیہ خارجہ کے بیچ مشاورتی مذاکرات منعقد

نئی دہلی: بھارت اور ترکیہ کے درمیان 12 ویں دور کے خارجہ دفتر مشاورتی مذاکرات نئی دہلی میں منعقد ہوئے، جہاں دونوں ممالک نے دوطرفہ تعلقات کا تفصیلی جائزہ لیا اور مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید فروغ دینے پر اتفاق کیا۔ بھارتی وزارت خارجہ کے مطابق اس اجلاس کی صدارت بھارت کی جانب سے سیکریٹری (مغرب) شبی جارج جبکہ ترکیہ کی جانب سے نائب وزیر خارجہ بیرش ایکنچی نے کی۔ اس سے قبل ایسے مذاکرات کا آخری دور جون 2022 میں انقرہ میں منعقد ہوا تھا۔ مذاکرات کے دوران دونوں فریقین نے تجارت، سرمایہ کاری، سیاحت، ٹیکنالوجی اور اختراعات، توانائی، تعلیمی وثقافتی تعاون اور عوامی روابط سمیت مختلف شعبوں میں پیش رفت کا جائزہ لیا۔ اس کے علاوہ سرحد پار دہشت گردی کے خلاف تعاون پر بھی بات چیت کی گئی۔ دونوں ممالک نے علاقائی اور عالمی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت اور ترکیہ نہ صرف دوطرفہ بلکہ عالمی سطح پر بھی ایک دوسرے کے ساتھ مشاورت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اجلاس کے اختتام پر دونوں فریقین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ مشاورتی مذاکرات کا اگلا دور ترکیہ میں باہمی سہولت کے مطابق منعقد کیا جائے گا، تاکہ جاری سفارتی روابط کو مزید مستحکم کیا جا سکے۔

مغربی ایشیا کشیدگی: مودی کے بیان پر راہل گاندھی کا ردعمل، کہا

دیسی کرایوجینک انجنوں پر تیزی سے کام کیا جا رہا ہے: اسرو

بنگلورو: اسرو کے چیئرمین وی نارائنن نے بدھ کے روز کہا کہ دوسرے ممالک سے کرائیوجینک انجنوں کی خریداری کو دیکھنے کے علاوہ، ایسے انجنوں کو مقامی طور پر تیار کرنے کے کام کو تیز کیا گیا ہے۔ مرکزی حکومت نے حال ہی میں مشن کی ناکامی کے پیش نظر اسرو کو دوسرے ممالک سے کرائیوجینک انجن خریدنے کی منظوری دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسرو روسی خلائی ایجنسیوں کے ساتھ جدید ترین کرائیوجینک انجنوں کی خریداری پر بات چیت کر رہا ہے۔ خلائی جہاز مشن آپریشن SMOPS-2026 پر تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے، نارائنن نے خلائی مشن کی اہمیت پر زور دیا۔ یہ 2023 کے بعد دوسرا اسپوزیم ہے جس کا موضوع ہے، جدید آپریشنز برائے اسمارٹ اور پائیدار خلائی مشن مینجمنٹ - نیکسٹ جنریشن۔ نارائنن نے کہا کہ مشن آپریشنز، خاص طور پر طویل مدتی مشنوں کی کامیابی کے لیے اہم ہیں۔ راکٹ خلائی جہاز کو مقررہ مدار میں چھوڑتے ہیں۔ وہ تقریباً 25 منٹ تک کام کرتے ہیں، لیکن بہت زیادہ توانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ خلائی جہاز 2 سے 15 سال تک کام کرتے ہیں اور ان کے آپریشن بہت اہم ہیں۔ خلائی جہاز مشن آپریشنز کی ٹیم کا کردار بہت اہم ہے اور کمانڈز جاری کرنے میں معمولی غلطیاں بھی پورے مشن کو خطرے میں ڈال سکتی ہیں۔ گگنیان مشن پر، نارائنن نے اسے ہندوستان کے لیے ایک اہم قدم قرار دیا اور کہا کہ اس پر کام جاری ہے۔ عملہ اور بغیر عملے کے مشن کی تیاریاں جاری ہیں۔ پہلے بغیر عملے کے مشن کے آغاز کے وقت کا انکشاف نہیں کرنا چاہتے، نارائنن نے کہا کہ عملے سے پہلے تین بغیر عملے کے مشن ہوں گے۔ اس سلسلے میں مرحلہ وار کام جاری ہے۔ مصنوعی ذہانت اور کلاؤڈ بیسڈ سسٹم سمیت تکنیکی ترقی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ وہ مشن آپریشنز کو تبدیل کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کریوایسکیپ سسٹم اور ماحولیاتی کنٹرول اور لائف سپورٹ سسٹم میں بہت سی نئی پیشرفت ہوئی ہے۔ تاہم، تکنیکی مداخلتوں اور لانچ گاڑیوں کی انسانی درجہ بندی ضروری ہے۔

بھارت-بنگلہ دیش تعلقات:

تاریخ جس دوستی کے تسلسل کی نشاندہی کرتی ہے: رپورٹ

ڈھاکہ/نئی دہلی: بنگلہ دیش کے حالیہ انتخابات اور نئی سیاسی قیادت کے ابھرنے کے بعد بھارت اور بنگلہ دیش کے تعلقات ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں، جہاں دونوں ممالک کے درمیان تاریخی دوستی کو مزید مضبوط بنانے کے امکانات روشن نظر آ رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش میں سیاسی تبدیلی، جس میں نئی قیادت برسرِ اقتدار آئی ہے، جنوبی ایشیا کی سفارت کاری میں ایک اہم موڑ سمجھی جا رہی ہے۔ بھارت اس پیش رفت کو محتاط امید کے ساتھ دیکھ رہا ہے اور نئی قیادت کے ساتھ تعلقات کو آگے بڑھانے کے لیے تیار دکھائی دیتا ہے۔ ماہرین کے مطابق دونوں ممالک کے تعلقات کی بنیاد 1971 کی جنگِ آزادی میں رکھی گئی تھی، جب بھارت نے بنگلہ دیش کی آزادی میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یہی مشترکہ تاریخ آج بھی دونوں ممالک کے تعلقات کی مضبوط بنیاد ہے۔ اقتصادی سطح پر بھی دونوں ممالک کے تعلقات گہرے ہیں۔ بھارت جنوبی ایشیا میں بنگلہ دیش کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے، جبکہ بنگلہ دیش بھارت کی تیزی سے بڑھتی ہوئی برآمدی منڈیوں میں شامل ہے۔ حالیہ برسوں میں دونوں کے درمیان تجارت کا حجم اربوں ڈالر تک پہنچ چکا ہے، جو باہمی انحصار کو ظاہر کرتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ توانائی، رابطہ کاری اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں تعاون نے اس شراکت داری کو مزید مضبوط کیا ہے۔ بھارت کی جانب سے بنگلہ دیش کو مالی معاونت، بجلی کی فراہمی اور اہم انفراسٹرکچر منصوبوں میں سرمایہ کاری اس تعلق کو عملی شکل دیتی ہے۔ حالیہ سفارتی رابطوں، بشمول سیکیورٹی اور انٹیلی جنس سطح پر ملاقاتوں، سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیاسی تبدیلیوں کے باوجود دونوں ممالک کے درمیان ادارہ جاتی تعاون جاری ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بنگلہ دیش کی نئی قیادت کے لیے یہ ایک اہم موقع ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ متوازن اور عملی تعلقات کو فروغ دے، کیونکہ علاقائی استحکام، اقتصادی ترقی اور سیکیورٹی کے لیے یہ شراکت داری نہایت اہم ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ عالمی سطح پر غیر یقینی صورتحال کے اس دور میں، بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان مضبوط تعلقات نہ صرف دونوں ممالک بلکہ پورے خطے کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں، اور تاریخ اس دوستی کے جاری رہنے کی نشاندہی کرتی ہے۔

مشرقِ وسطیٰ کشیدگی کے دوران

بھارت اور متحدہ عرب امارات کے تعلقات مزید مضبوط

نئی دہلی/دبئی: ایک حالیہ تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی کے باوجود بھارت اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے تعلقات غیر معمولی طور پر مضبوط ہو رہے ہیں، جو خطے میں بدلتے ہوئے جغرافیائی وسیاسی حالات کی عکاسی کرتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ایران جنگ کے باعث خلیجی خطے میں سیکیورٹی خدشات اور سمندری راستوں میں خلل، خاص طور پر آبنائے ہرمز اور باب المندب میں حملوں نے علاقائی ممالک کو متبادل شراکت داریوں اور رابطہ کاری کو فروغ دینے پر مجبور کر دیا ہے۔ تجزیہ میں کہا گیا ہے کہ ماضی میں بھارت یہ سمجھتا تھا کہ یو اے ای جیسے مسلم ممالک کشمیر سمیت دیگر معاملات پر پاکستان کا ساتھ دیں گے، تاہم حالیہ برسوں میں یہ تاثر بدل چکا ہے اور دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق موجودہ صورتحال میں بھارت اور یو اے ای کے تعلقات نہ صرف مضبوط ہوئے ہیں بلکہ یو اے ای اور پاکستان کے تعلقات میں سرد مہری دیکھی جا رہی ہے، جس کی مثال پاکستان سے مالی معاونت کی واپسی کے مطالبات ہیں۔ مزید کہا گیا ہے کہ ایران کے خلاف جاری تنازع میں بھارت نے خلیجی ممالک کے خلاف حملوں کی مذمت کی ہے اور اقوام متحدہ کی سطح پر بھی یو اے ای سمیت خطے کے ممالک کے موقف کی حمایت کی ہے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک ہم آہنگی مزید بڑھی ہے۔ تجزیہ کے مطابق یہ شراکت داری مستقبل میں خلیجی خطے کے سیکیورٹی اور معاشی نظام میں ایک اہم ستون بن سکتی ہے، خاص طور پر اس وقت جب خطہ ایک نئی جغرافیائی وسیاسی ترتیب کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ ایران جنگ کے بعد ابھرنے والا علاقائی نظام بھارت اور یو اے ای کے بڑھتے ہوئے تعاون پر زیادہ انحصار کرے گا، جو خطے میں استحکام اور معاشی روابط کے لیے کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق مارچ کے اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ صارفین کی طلب مکمل طور پر متاثر نہیں ہوئی اور کھپت میں بحالی کا عمل جاری ہے، جس سے معیشت پر جنگ کے اثرات محدود دکھائی دیتے ہیں۔ تاہم ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ ایران جنگ کے باعث توانائی کی قیمتوں میں اضافہ اور سپلائی میں رکاوٹیں مستقبل میں معاشی دباؤ کو بڑھا سکتی ہیں، خاص طور پر ایسے وقت میں جب بھارت اپنی توانائی ضروریات کے لیے درآمدات پر انحصار کرتا ہے۔ ادھر مالیاتی شعبے میں بھی استحکام دیکھا جا رہا ہے۔

بدلتے عالمی تناظر میں بھارت-یورپ تعلقات کی نئی جہتیں

مضمون کے مطابق بھارت اور یورپ کے تعلقات تاریخی بنیادوں پر قائم ہیں

نئی دہلی/برسلز: ایک حالیہ تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ بدلتے ہوئے عالمی سیاسی ومعاشی حالات کے تناظر میں بھارت اور یورپی ممالک کے درمیان تعلقات ایک نئی سمت اختیار کر رہے ہیں، جہاں اسٹریٹجک تعاون، تجارت اور جغرافیائی سیاست اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ مضمون کے مطابق بھارت اور یورپ کے تعلقات تاریخی بنیادوں پر قائم ہیں، تاہم موجودہ دور میں یہ روابط محض ماضی تک محدود نہیں بلکہ جدید تقاضوں کے مطابق نئی شراکت داریوں میں ڈھل رہے ہیں، خصوصاً ٹیکنالوجی، توانائی اور دفاع کے شعبوں میں۔ تجزیہ میں کہا گیا ہے کہ عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی طاقتوں کی مسابقت اور سپلائی چینز میں تبدیلی نے بھارت کو ایک قابلِ اعتماد شراکت دار کے طور پر ابھارا ہے، جبکہ یورپی ممالک بھی ایشیا میں اپنے اثر ورسوخ کو مستحکم کرنے کے لیے بھارت کے ساتھ قریبی تعاون کو ترجیح دے رہے ہیں۔ مزید کہا گیا ہے کہ بھارت اور یورپی یونین کے درمیان تعلقات کو فروغ دینے میں پرتگال جیسے ممالک نے اہم کردار ادا کیا ہے، جنہوں نے تاریخی طور پر دونوں خطوں کے درمیان روابط کو مضبوط بنانے میں مدد دی اور باہمی تعاون کے نئے مواقع پیدا کیے۔ مضمون میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ دونوں فریقوں کے درمیان تجارت اور سرمایہ کاری کے مواقع تیزی سے بڑھ رہے ہیں، جہاں قابلِ تجدید توانائی، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور انفراسٹرکچر جیسے شعبے مستقبل کے تعاون کا مرکز بن سکتے ہیں۔ تجزیہ کے مطابق بھارت کی بڑھتی ہوئی معیشت اور جغرافیائی اہمیت اسے یورپ کے لیے ایک کلیدی شراکت دار بناتی ہے، جبکہ یورپی ممالک بھارت کو نہ صرف ایک بڑی منڈی بلکہ ایک اسٹریٹجک اتحادی کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ شراکت داری اسی رفتار سے آگے بڑھتی رہی تو بھارت اور یورپ کے درمیان تعلقات عالمی طاقت کے توازن میں ایک اہم عنصر بن سکتے ہیں، جو مستقبل کی جغرافیائی سیاست کو بھی متاثر کریں گے۔

ایران جنگ کے باوجود بھارت میں

گاڑیوں کی فروخت اور قرضوں کی نمو مستحکم

نئی دہلی: ایک حالیہ تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایران جنگ کے باعث عالمی معاشی غیر یقینی صورتحال کے باوجود بھارت کی معیشت میں کچھ استحکام کے آثار نظر آ رہے ہیں، خاص طور پر گاڑیوں کی فروخت اور قرضوں کی نمو میں تسلسل برقرار ہے۔ رپورٹ کے مطابق مارچ کے اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ صارفین کی طلب مکمل طور پر متاثر نہیں ہوئی اور کھپت میں بحالی کا عمل جاری ہے، جس سے معیشت پر جنگ کے اثرات محدود دکھائی دیتے ہیں۔ تاہم ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ ایران جنگ کے باعث توانائی کی قیمتوں میں اضافہ اور سپلائی میں رکاوٹیں مستقبل میں معاشی دباؤ کو بڑھا سکتی ہیں، خاص طور پر ایسے وقت میں جب بھارت اپنی توانائی ضروریات کے لیے درآمدات پر انحصار کرتا ہے۔ ادھر مالیاتی شعبے میں بھی استحکام دیکھا جا رہا ہے، جہاں قرضوں کی نمو مستحکم رہی ہے، جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ بینکاری نظام ابھی تک معاشی سرگرمیوں کو سہارا دے رہا ہے۔ تجزیہ میں کہا گیا ہے کہ ان حالات کے پیش نظر ریزرو بینک آف انڈیا ممکنہ طور پر شرح سود میں فوری تبدیلی سے گریز کرے گا اور ''انتظار اور جائزہ'' کی پالیسی اختیار کرے گا، تاکہ عالمی حالات کے اثرات کا بہتر اندازہ لگایا جا سکے۔ اسی دوران بعض مالیاتی اداروں نے بھارت کی شرح نمو کے تخمینے کم کر دیے ہیں اور مہنگائی کے بڑھنے کا خدشہ ظاہر کیا ہے، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ بیرونی خطرات اب بھی معیشت کے لیے چیلنج بنے ہوئے ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگرچہ فوری طور پر معیشت میں لچک دکھائی دے رہی ہے، تاہم توانائی کی عالمی صورتحال اور جغرافیائی کشیدگی آئندہ مہینوں میں بھارت کے معاشی منظرنامے کو متاثر کر سکتی ہے، جس کے باعث پالیسی سازوں کو محتاط رہنے کی ضرورت ہوگی۔

بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان

زیرِ آب نگرانی میں تعاون کو ترجیح دینے کی ضرورت

نئی دہلی/کینبرا: ایک حالیہ تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ بھارت اور آسٹریلیا کو ہند-بحرالکاہل خطے میں بڑھتے ہوئے سیکیورٹی چیلنجز کے پیش نظر زیرِ آب نگرانی (انڈر واٹر ڈومین اویئرنیس) کے شعبے میں تعاون کو ترجیح دینی چاہیے، تاکہ سمندری سلامتی کو مؤثر بنایا جا سکے۔ مضمون کے مطابق خطے میں آبدوزوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں، زیرِ سمندر بنیادی ڈھانچے جیسے کمیونیکیشن کیبلز اور توانائی پائپ لائنز کی اہمیت، اور سمندری وسائل پر بڑھتی ہوئی مسابقت نے زیرِ آب نگرانی کو ایک اہم اسٹریٹجک ضرورت بنا دیا ہے۔ تجزیہ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اگرچہ بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان بحری تعاون پہلے ہی مضبوط ہو چکا ہے، تاہم یہ زیادہ تر سطحی سمندری سیکیورٹی تک محدود ہے اور زیرِ آب خطرات کو ابھی تک مکمل طور پر شامل نہیں کیا گیا۔ ماہرین کے مطابق زیرِ آب نگرانی میں بہتری سے نہ صرف فوجی مقاصد، جیسے آبدوزوں کی نگرانی اور سمندری راستوں کا تحفظ، بلکہ تجارتی اور ماحولیاتی مفادات بھی بہتر طور پر محفوظ کیے جا سکتے ہیں۔ مزید کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک جدید ٹیکنالوجی جیسے بغیر پائلٹ زیرِ آب گاڑیاں، سینسر نیٹ ورکس اور ڈیٹا شیئرنگ کے نظام کے ذریعے مشترکہ صلاحیتیں تیار کر سکتے ہیں، جس سے خطے میں سیکیورٹی اور استحکام کو تقویت ملے گی۔ تجزیہ یہ بھی واضح کرتا ہے کہ ہند-بحرالکاہل میں بڑھتی ہوئی جغرافیائی سیاست، خاص طور پر بڑی طاقتوں کے درمیان مسابقت، بھارت اور آسٹریلیا کے لیے اس تعاون کو مزید ضروری بنا رہی ہے تاکہ وہ ایک مستحکم اور قواعد پر مبنی سمندری نظام کو برقرار رکھ سکیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ زیرِ آب نگرانی کے شعبے میں مشترکہ حکمت عملی اور عملی تعاون نہ صرف دونوں ممالک کی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرے گا بلکہ خطے کے دیگر ممالک کے لیے بھی ایک محفوظ اور مستحکم سمندری ماحول کو یقینی بنانے میں مددگار ثابت ہوگا۔ خطے میں غیر روایتی اور جدید آبدوزوں، بالخصوص چھوٹی اور بغیر عملے کے چلنے والے پلیٹ فارمز کی بڑھتی ہوئی تعداد نے سیکیورٹی کے لیے نئے خطرات پیدا کر دیے ہیں۔ ماہرین کے مطابق، دونوں ممالک میں سے کوئی بھی تنہا ان زیرِ آب خطرات سے نمٹنے کے لیے کافی نہیں ہے، جس کی وجہ سے باہمی اشتراک ضروری ہے۔ بھارت کے DRDO اور آسٹریلیا کے DSTG نے زیرِ سمندر نگرانی کی ٹیکنالوجی کو بہتر بنانے کے لیے ایک تین سالہ مشترکہ ریسرچ پروجیکٹ شروع کیا ہے۔

ہندو ایم ایل اے منتخب کریں: کیرالا میں بی جے پی امیدواروں کی اسلام مخالف مہم

کیرالا اسمبلی انتخابی مہم کے دوران بی جے پی امیدواروں نے اسلام مخالف بیانیے کو اپناتے ہوئے رائے دہندگان سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندو رکن اسمبلی کا انتخاب کریں

کیرالا کے کم از کم دو انتخابی حلقوں میں، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے امیدواروں جن کا تعلق نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) سے ہے، نے اپنی انتخابی مہم میں اسلام مخالف بیانات دیئے ہیں۔ ان مہم میں براہِ راست یا بالواسطہ طور پر مسلم ایم ایل اے کے انتخاب پر سوال اٹھائے گئے ہیں اور آنے والے اسمبلی انتخابات میں اس کی بجائے ''ہندو ایم ایل اے'' کو منتخب کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ تنازع گروواپور اور الووا حلقوں سے پیدا ہوا ہے، جہاں انتخابی تقاریر اور ہورڈنگز پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ماضی کے منتخب نمائندوں کی مذہبی شناخت کو اجاگر کر کے ووٹروں کو مذہبی بنیادوں پر تقسیم کرنے کی کوشش کی گئی۔ واضح رہے کہ گروواپور میں، این ڈی اے امیدوار اور بی جے پی کے سینئر لیڈر بی گوپال کرشنن نے کہا کہ گزشتہ ۵۰ سالوں میں اس حلقے نے کوئی ہندو ایم ایل اے منتخب نہیں کیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ گروواپور جیسے قومی یاترا مرکز کی نمائندگی ہندو قانون ساز کیوں نہیں کر رہا، اور الزام لگایا کہ نہ لیفٹ ڈیموکریٹک فرنٹ (ایل ڈی ایف) اور نہ ہی یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (یو ڈی ایف) ہندو برادری سے امیدوار کھڑا کرتے ہیں۔ دریں اثناء ان تبصروں کے بعد، الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) میں شکایت درج کرائی گئی، جس نے معاملہ گروواپور مندر پولیس کو بھیج دیا اور ڈسٹرکٹ کلکٹر کو مناسب کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ اس کے بعد پولیس نے گوپال کرشنن کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہیتا کی دفعہ ۱۹۲ (فساد بھڑکانے کی نیت سے اشتعال پھیلانا) اور ریپریزنٹیشن آف دی پیپلز ایکٹ ۱۹۵۱ء کی دفعہ ۱۲۵ (مذہبی بنیادوں پر دشمنی پھیلانے سے متعلق) کے تحت مقدمہ درج کیا۔ مقدمے کے باوجود، گوپال کرشنن نے اپنی مہم جاری رکھی۔ جب میڈیا نے ان سے مذہبی بنیادوں پر انتخابی مہم چلانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنے بیانات پر اصرار کیا اور کہا کہ وہ انہیں دہراتے رہیں گے۔ بعد ازاں ۲۷ مارچ کو کیرالہ ہائی کورٹ نے الیکشن کمیشن کو ہدایت دی کہ وہ گوپال کرشنن کے خلاف درج کردہ درخواست پر غور کرے۔ یہ درخواست کیرالا اسٹوڈنٹس یونین (کے ایس یو) کے لیڈر گوکل گروواپور نے جمع کرائی تھی۔ کچھ دنوں بعد، وہ پھر تنازع میں آ گئے جب انتخابی ہورڈنگز پر الزام لگایا گیا کہ وہ حلقے میں مسلم ایم ایل اے کے بار بار انتخاب پر سوال اٹھا رہی ہیں، جس پر سیاسی مخالفین اور مبصرین نے تنقید کی۔ ان کی انتخابی مہم کے تحت لگائی گئی ہورڈنگز میں ۱۹۷۷ء سے لے کر اب تک حلقے کی نمائندگی کرنے والے تمام ایم ایل اے کی فہرست تھی جس کی سرخی تھی، ''کیا آپ نہیں دیکھتے؟'' پوسٹر پر عبارت تھی ''۵۰ سال کی بے اعتنائی۔ یہ بدلنا چاہیے! اور اسے بدلنے کے لیے ایڈووکیٹ بی گوپال کرشنن بی این ڈی اے کے انتخابی نشان کے ساتھ۔'' اگرچہ ہورڈنگز میں واضح طور پر مذہب کا ذکر نہیں کیا گیا، تاہم ان کے نام سبز رنگ کے پس منظر میں لکھے گئے تھے، جبکہ بی جے پی امیدوار کی تصویر اور انتخابی نعرہ بھگوا رنگ میں تھا۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

تمیم اقبال کا ڈھاکہ پریمیئر لیگ جلد شروع کرنے کا اعلان

بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) کی ایڈہاک کمیٹی کے سربراہ تمیم اقبال نے ڈھاکہ پریمیئر لیگ کے

فوری آغاز کو ترجیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ کلبوں سے جلد مشاورت کر کے ٹورنامنٹ کا انعقاد یقینی بنایا جائے گا۔ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) کی ایڈہاک کمیٹی کے سربراہ تمیم اقبال نے ڈھاکہ پریمیئر لیگ کے فوری آغاز کو ترجیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ کلبوں سے جلد مشاورت کر کے ٹورنامنٹ کا انعقاد یقینی بنایا جائے گا۔ اسپورٹس ویب سائٹ کے مطابق تمیم اقبال نے کہا کہ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ اور کلبوں کے درمیان ۷/ماہ سے جاری تعطل کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کیے جارہے ہیں جبکہ گراؤنڈز کی کمی دور کرنے کے لئے نجی میدان بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ تمیم اقبال نے فرسٹ کلاس کرکٹرز کی تنخواہوں اور میچ فیس میں نمایاں اضافے کا بھی اعلان کیا، جس کے تحت ماہانہ معاوضے اور فی میچ فیس میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے جبکہ خواتین کرکٹرز کی ادائیگیوں میں بھی بہتری لائی گئی ہے۔ تمیم اقبال نے کہا کہ ماضی میں خواتین کرکٹرز کو انتہائی کم معاوضہ دیا جاتا تھا، جو ناقابل قبول تھا، تاہم اب اس نظام کو بہتر بنانے کے اقدامات کیے جارہے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نئی انتظامیہ کے اقدامات سے تعطل ختم ہوگا اور ملک کا اہم ڈومیسٹک ٹورنامنٹ جلد بحال ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ لیگ کے آغاز کے لئے کلب نمائندوں سے فوری ملاقاتیں کی جائیں گی اور کھلاڑیوں کے ٹرانسفر ونڈو کے اعلان کے بعد ٹورنامنٹ کو جلد میدان میں لایا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ نیوزی لینڈ کے خلاف سیریز کے شیڈول میں بھی ممکنہ تبدیلیوں پر غور کیا جارہا ہے، جو ۱۷/اپریل سے شروع ہونا ہے جبکہ یہ فیصلہ حکومتی ہدایات کے مطابق بجلی کے استعمال میں بچت کے پیش نظر کیا جائے گا۔ اجلاس کے بعد نئی کمیٹیوں کی ذمہ داریاں بھی تقسیم کردی گئی ہیں، تاہم کرکٹ آپریشنز کے شعبے میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ آئندہ تین ماہ میں شفاف انتخابات کے انعقاد کو یقینی بنایا جاسکے۔

گجرات ٹائٹنز کی دہلی کیپیٹلز کے خلاف ایک رن سے سنسنی خیز فتح

دہلی کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں دہلی کیپیٹلز اور گجرات ٹائٹنز کے درمیان کھیلا گیا مقابلہ دونوں ٹیموں کیلئے انتہائی اہمیت کا حامل رہا، جس میں گجرات نے محض ایک رن سے کامیابی حاصل کرلی۔

دہلی کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں دہلی کیپیٹلز اور گجرات ٹائٹنز کے درمیان کھیلا گیا مقابلہ دونوں ٹیموں کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل رہا، جس میں گجرات نے محض ایک رن سے کامیابی حاصل کرلی۔ دہلی نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا، جس کے بعد پہلے بلے بازی کرتے ہوئے گجرات نے مقررہ اوورز میں ۲۱۰/رنز کا پہاڑ جیسا ہدف بنایا۔ جواب میں دہلی کیپیٹلز نے ہدف کے تعاقب میں کانٹے کی ٹکر دی اور بہترین مقابلہ دیکھنے کو ملا، لیکن تمام تر کوششوں کے باوجود ٹیم فتح کی لکیر پار نہ کرسکی اور گجرات ٹائٹنز نے ایک رن کے معمولی فرق سے یہ میچ جیت کر اپنی طاقت کی نئی پہچان درج کرائی۔ ہندوستان کے اس بڑے کرکٹ اسٹیڈیم میں شائقین کو ایک سنسنی خیز مقابلہ دیکھنے کو ملا، جہاں آخری گیند تک جیت کا توازن دونوں طرف جھولتا رہا۔ آئی پی ایل کے سنسنی خیز مقابلے میں گجرات نے دہلی کو جیت کے لیے ۲۱۱/رنز کا بڑا ہدف دیا، جس کے تعاقب میں کے ایل راہل کی جارحانہ بلے بازی کے باوجود دہلی کی ٹیم مشکلات کا شکار نظر آئی۔ دہلی کے کپتان کے ایل راہل نے میدان کے چاروں طرف چوکے اور چھکے برساتے ہوئے محض ۲۹/گیندوں پر اپنی ففٹی مکمل کی اور پرسدھ کرشنا کے ایک اوور میں مسلسل چار باؤنڈریز لگا کر گجرات کے باؤلنگ اٹیک کو بے بس کر دیا، تاہم وہ بدقسمتی سے اپنی سنچری مکمل نہ کر سکے اور ۹۲/رنز بنا کر محمد سراج کا شکار بنے۔ گجرات کی جانب سے راشد خان نے میچ کا پانسہ پلٹتے ہوئے اپنے جادوئی اسپیل میں بیک ٹو بیک وکٹیں حاصل کیں اور مجموعی طور پر ۳/ کھلاڑیوں کو آؤٹ کر کے دہلی کی مڈل آرڈر بیٹنگ لائن کو بکھیر کر رکھ دیا۔

میچ کے دوران دہلی نے پاور پلے میں بغیر کسی نقصان کے ۶۳/رنز بنا کر شاندار آغاز کیا تھا لیکن پاتھم نسانکا کے ۴۱/رنز پر آؤٹ ہونے کے بعد وکٹیں گرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا، جبکہ ڈیوڈ ملر کلائی کی چوٹ کی وجہ سے ریٹائرڈ ہرٹ ہونے کے باوجود اسٹبس کے رن آؤٹ ہونے پر دوبارہ کریز پر واپس آ گئے۔ دہلی نے ۱۹/اوورز میں ۱۵۰/رن کا ہندسہ تو عبور کرلیا ہے لیکن راشد کی نپی تلی گیند بازی نے رنز کی رفتار روک کر گجرات کی پوزیشن مستحکم کردی ہے۔ دہلی کو آخر میں چھ گیندوں پر ۱۳/ رن کی ضرورت تھی۔ لیکن وپراج سات گیندوں میں ۱۲/رن بنا کر پرسدھ کرشنا کی گیند پر آؤٹ ہوگئے۔ آخر میں دہلی کو ایک گیند پر دو رن کی ضرورت تھی لیکن دہلی کی ٹیم ایک ہی رن بنا سکی اور اس طرح گجرات نے دہلی کو بے حد قریبی مقابلے میں ایک رن سے شکست دے کر مقابلہ جیت لیا۔ ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں کھیلے جارہے آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے ۱۴/ویں میچ میں گجرات ٹائٹنز نے پاور ہٹنگ کا شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے دہلی کیپیٹلز کے خلاف مقررہ ۲۰/اوورز میں ۴/وکٹوں کے نقصان پر ۲۱۰/رنز کا ہمالیہ جیسا اسکور کھڑا کر دیا ہے۔ کپتان شبھ من گل، واشنگٹن سندر اور جوس بٹلر کی جارحانہ بلے بازی نے دہلی کے بالرز کو بے بس کر دیا۔ دہلی کیپیٹلز نے ٹاس جیت کر پہلے بولنگ کا فیصلہ کیا، جو شروع میں درست ثابت ہوتا دکھائی دیا۔ مکیش کمار نے تیسرے ہی اوور میں سائی سدرشن (۱۲/رنز) کو کلین بولڈ کر کے دہلی کو پہلی کامیابی دلائی۔ تاہم، اس کے بعد جوس بٹلر نے میدان سنبھالا اور چوکے چھکوں کی برسات کردی۔ بٹلر نے مکیش کمار کے ایک ہی اوور میں ۲۳/رنز بٹورے اور محض ۲۷/گیندوں پر ۵۲/رنز (۳/ چوکے، ۵/ چھکے) کی طوفانی اننگز کھیلی۔ انہیں کلدیپ یادو نے آؤٹ کر کے ۶۰/رنز کی شراکت کا خاتمہ کیا۔ دو وکٹیں گرنے کے بعد کپتان شبھ من گل اور واشنگٹن سندر نے محاذ سنبھالا اور دہلی کے باؤلرز کی ایک نہ چلنے دی۔ دونوں کے درمیان تیسری وکٹ کے لیے ۱۰۴/رنز کی برق رفتار شراکت داری ہوئی، کپتان نے ذمہ دارانہ اور جارحانہ اننگز کھیلتے ہوئے ۴۵/ گیندوں پر ۷۰/رنز بنائے، جس میں ۵/چوکے اور ۵/بلند و بالا چھکے شامل تھے۔ انہیں ۱۸/ویں اوور میں لونگی اینگیڈی نے آؤٹ کیا۔ سندر نے مڈل آرڈر میں اپنی افادیت ثابت کرتے ہوئے ۳۲/گیندوں پر ۵۵/ رنز (۶/ چوکے، ۲/ چھکے) کی اننگز کھیلی اور آخری اوور میں آؤٹ ہوئے۔ دہلی کیپیٹلز کے باؤلرز آج کافی مہنگے ثابت ہوئے۔ مکیش کمار نے ۲/وکٹیں تو حاصل کیں لیکن ان کے اوورز میں کافی رنز بنے۔ کلدیپ یادو اور لونگی اینگیڈی نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ گجرات کی جانب سے گلین فلپس ۱۴/رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ اب دہلی کیپیٹلز کو جیت کے لیے ۲۱۱/رنز کے مشکل ہدف کا تعاقب کرنا ہے، جو اس گراؤنڈ پر ایک بڑا چیلنج ثابت ہوسکتا ہے۔

میدویدیف کا پارہ ہائی: بدترین شکست پر آپے سے باہر، ریکٹ توڑ ڈالا

مونٹی کارلو ماسٹرز ٹینس کے ابتدائی مرحلے میں میدویدیف کو حیران کن طور پر اطالوی کھلاڑی میٹیو بارٹینی کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا

مونٹی کارلو ماسٹرز ٹینس کے ابتدائی مرحلے میں میدویدیف کو حیران کن طور پر اطالوی کھلاڑی میٹیو بارٹینی کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اطالوی پلیئر نے یک طرفہ مقابلے میں اپنے حریف کو ۰-۶، ۰-۶/ سے شکست دے کر واضح برتری حاصل کی۔ روسی ٹینس اسٹار ڈینیل میدویدیف نے بدترین شکست کے بعد جذبات پر قابو نہ رکھتے ہوئے کورٹ میں اپنا ریکٹ توڑ دیا۔ تفصیلات کے مطابق مونٹی کارلو ماسٹرز ٹینس کے ابتدائی مرحلے میں میدویدیف کو حیران کن طور پر اطالوی کھلاڑی میٹیو بارٹینی کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اطالوی پلیئر نے یک طرفہ مقابلے میں اپنے حریف کو ۰-۶، ۰-۶/ سے شکست دے کر واضح برتری حاصل کی۔ یہ میڈویڈوف کے کیریئر کا پہلا موقع ہے جب وہ کسی میچ میں ایک بھی گیم جیتنے میں ناکام رہے، جبکہ میچ صرف ۴۹/منٹ میں ختم ہوگیا۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ شکست کے بعد مایوسی کا شکار میڈویڈوف نے کورٹ میں اپنا ریکٹ توڑ دیا۔ واضح رہے کہ یہ میٹیو بریٹینی کی ٹاپ ۱۰/رینکنگ میں شامل کسی بھی کھلاڑی کے خلاف پہلی کامیابی ہے۔ جذبات پر قابو نہ رکھتے ہوئے ریکٹ توڑنا مہنگا پڑ گیا، روس کے ٹینس اسٹار ڈینیل میدویدیف کو ۴۲/ہزار ۵۰۰/ڈالرز کا جرمانہ ہوگیا۔ پہلے ہی راؤنڈ میں شکست کے بعد میدودیو کو ریکٹ توڑنے پر اپنی ٹورنامنٹ کی پرائز منی کا تیسرا حصہ جرمانہ ہوا۔ ٹورنامنٹ ریفری نے ڈینیل کو ۳۰/ہزار ڈالرز کا جرمانہ اسپورٹس مین کنڈکٹ نہ رکھنے پر کیا جبکہ ۱۲/ہزار ۵۰۰/ڈالرز جرمانہ فیلڈ میں ریکٹ توڑنے پر ہوا۔ فلپائن کی ابھرتی ہوئی ٹینس اسٹار ایلکس ایلا آسٹریا میں جاری ڈبلیو ٹی اے لنز اوپن ٹینس ٹورنامنٹ میں ویمنز سنگلز مقابلوں کے ٹاپ ۱۶/راؤنڈ میچ میں سخت مقابلے کے بعد ہار کر ایونٹ سے باہر ہوگئی ہیں۔ لاتویا کی ۲۸/سالہ جیلینا اوستاپینکو نے خواتین کے سنگلز مقابلوں کے ٹاپ ۱۶/راؤنڈ میچ میں شکست دے کر کوارٹر فائنل کے لئے کوالیفائی کرلیا۔ ویمنز سنگلز مقابلوں کے دوسرے راؤنڈ میچ میں لاتویا کی ۲۸/ سالہ جیلینا اوستاپینکو نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۲۰/سالہ فلپائن کی ابھرتی ہوئی ٹینس اسٹار ایلکس ایلا کو سٹریٹ سیٹس میں ۴-۶، ۶-۷/ سے ہرا کر کوارٹر فائنل کے لئے کوالیفائی کرلیا۔ لاتویا کی فاتح کھلاڑی اوستاپینکو کا کوارٹر فائنل میں مقابلہ رومانیہ کی حریف کھلاڑی ایلینا گیبریلا روس سے ہوگا۔ اس شکست کے بعد اب فلپائن کی ایلکس ایلا کی توجہ جرمنی میں ہونے والے پورش ٹینس گرینڈ پرکس پر مرکوز ہے۔

بارسلونا کا قلعہ مسمار

ایٹلی ٹیکو میڈرڈ نے ہوم گراؤنڈ پر بارسا کو دھول چٹادی

اٹلیٹیکو میڈرڈ نے چیمپئن لیگ کے سیمی فائنل میں پہنچنے کی جانب بڑا قدم اٹھاتے ہوئے میزبان بارسلونا کو ان کے اپنے میدان نو کیمپ میں شکست سے دوچار کر دیا۔ فاتح اٹلیٹیکو میڈرڈ کی ٹیم نے کوارٹر فائنل کے پہلے مرحلے میں بارسلونا کو ۰-۲/گول سے شکست دی۔ اٹلیٹیکو میڈرڈ نے چیمپئن لیگ کے سیمی فائنل میں پہنچنے کی جانب بڑا قدم اٹھاتے ہوئے میزبان بارسلونا کو ان کے اپنے میدان نو کیمپ میں شکست سے دوچار کر دیا۔ فاتح اٹلیٹیکو میڈرڈ کی ٹیم نے کوارٹر فائنل کے پہلے مرحلے میں بارسلونا کو ۰-۲/گول سے شکست دی۔ ۲۰۰۶ء کے بعد نو کیمپ میں اٹلیٹیکو میڈرڈ کی یہ پہلی فتح ہے جس میں جولین الواریز اور الیگزینڈر سورلوتھ نے گول سکور کر کے اپنی ٹیم کو کوارٹر فائنل کے پہلے مرحلے میں برتری دلا دی۔ کھیل کے بیشتر حصے میں بارسلونا کا پلڑا بھاری رہا تاہم ہاف ٹائم سے تھوڑی دیر قبل پاؤ کوبارسی کی جانب سے جولیانو سیمونی پر کیا گیا فاؤل میچ کا اہم موڑ ثابت ہوا۔ ریفری استوان کوواکس نے پہلے کوبارسی کو پیلا کارڈ دکھایا تھا لیکن ویڈیو اسسٹنٹ ریفری کے مشورے پر مانیٹر پر واقعے کا جائزہ لینے کے بعد اسے ریڈ کارڈ میں تبدیل کر دیا گیا۔ بارسلونا کے ۱۰/کھلاڑی رہ جانے کے بعد جولین الواریز نے فری کک پر شاندار گول کر کے اپنی ٹیم کو برتری دلائی۔ دوسرے ہاف میں ایک کھلاڑی کم ہونے کے باوجود بارسلونا نے میچ پر گرفت مضبوط رکھنے کی کوشش کی اور مارکس ریش فورڈ کی فری کک گول پوسٹ سے ٹکرا کر واپس آ گئی تاہم وہ برابری حاصل نہ کر سکے۔ میچ کے آخری لمحات میں اٹلیٹیکو میڈرڈ کے الیگزینڈر سورلوتھ نے میٹیو رگیری کے کراس پر دوسرا گول کر کے اپنی ٹیم کی جیت یقینی بنا دی۔ بارسلونا کو اب ٹورنامنٹ میں بقا کے لیے آئندہ منگل کو میڈرڈ میں ہونے والے دوسرے مرحلے کے میچ میں ہر صورت فتح حاصل کرنا ہوگی۔

کس اداکارہ کے کہنے پر میتھیلا کو اکشے کمار کی فلم "بھوت بنگلہ" میں کام ملا؟

اکشے کمار کی واپسی کا مداحوں کو بے صبری سے انتظار ہے

اکشے کمار کی واپسی کا مداحوں کو بے صبری سے انتظار ہے۔ ۱۷/اپریل کو ان کی فلم "بھوت بنگلہ" سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔ لیکن اس سے ایک دن پہلے ہی فلم کے میکرز نے پیڈ پریویوز رکھے ہیں۔ فلم کا حال ہی میں شاندار ٹریلر سامنے آیا تھا، جسے ہر کسی نے بہت پسند کیا۔ تمام سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر یہ ٹریلر ۱۰۰/ملین ویوز سے آگے جا چکا ہے۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ اکشے کی بہن کا کردار ادا کرنے والی میتھیلا کو یہ موقع کس کے کہنے پر ملا؟ کافی عرصے بعد اکشے کمار ہارر کامیڈی صنف میں واپسی کر رہے ہیں۔ "بھوت بنگلہ" کے ٹریلر کو زبردست رسپانس ملا ہے۔ یہ ایک فیملی انٹرٹینر فلم ہے، جس کی خاص بات ہے پریادرشن اور اکشے کمار کا دوبارہ ایک ساتھ آنا۔ دونوں کافی وقت بعد ساتھ کام کر رہے ہیں۔ ویسے تو اس سال اکشے کمار کی مزید فلمیں بھی ریلیز ہوں گی، جن میں "حیوان" اور "ویلکم ٹو دی جنگل" شامل ہیں۔ فی الحال ۱۷/اپریل کو "بھوت بنگلہ" کا سب کو انتظار ہے جبکہ ۱۶/اپریل کو اس کے پیڈ پریویوز ہوں گے۔ فلم میں راجپال یادو، پریش راول، اسرانی، تبو، وامیکا گبی اور میتھیلا شامل ہیں جبکہ ایکتا کپور کا پروڈکشن ہاؤس اس فلم میں سرمایہ لگا رہا ہے۔ اسی دوران جانیے کہ میتھیلا پالکر کو اکشے کمار کی بہن کا کردار کیسے ملا۔ اگر آپ نے ٹریلر دیکھ لیا ہے تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ فلم میں اکشے کمار کا بھوتنیوں سے پالا پڑنے والا ہے۔ ایک "وادھوسر" نام کا راکشس بھی ہے، جو اس جگہ کسی کی شادی نہیں ہونے دیتا جبکہ میتھیلا پالکر فلم میں اکشے کمار کی بہن کے کردار میں ہیں، جس کی شادی کی تیاریاں حویلی میں چل رہی ہیں۔ ٹریلر میں ایک مزاحیہ منظر ہے جہاں اکشے خود میتھیلا سے کہتے ہیں: "بہن ڈر گئی، ڈر گئی!" لیکن میتھیلا کو اس فلم میں ایک اداکارہ کے کہنے پر موقع ملا۔ میتھیلا پالکر نے اپنے انسٹاگرام پر ایک ویڈیو پوسٹ کیا، جس میں پریادرشن نظر آ رہے تھے۔ انہوں نے مداحوں کے ساتھ یہ بھی شیئر کیا کہ انہیں اکشے کمار کی فلم میں کردار کیسے ملا۔ وہ کہتی ہیں "یہ ایک ایسا موقع ہے جس کا میں نے کبھی اپنے لیے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ میں کلیانی پریادرشن کی بہت شکرگزار ہوں، جن کے بغیر اس خیال کی شروعات ہی ممکن نہیں تھی۔ وہ واقعی لڑکیوں کی سچی دوست ہیں اور پریان سر، مجھ پر اعتماد کرنے کے لیے آپ کا شکریہ۔ میں بیان نہیں کرسکتی کہ آپ کی فلموں کی دنیا کا حصہ بننا میرے لیے کتنا قیمتی ہے۔ میں ہمیشہ آپ کی شکرگزار رہوں گی۔" جی ہاں، پریادرشن نے اپنی بیٹی کلیانی کے کہنے پر میتھیلا کو یہ موقع دیا۔ کچھ عرصہ پہلے ریئلٹی گیم شو 'ویل آف فارچیون' کے سیٹ پر اکشے کمار نے انکشاف کیا تھا کہ "بھوت بنگلہ" میں میتھیلا بھوت کا نہیں بلکہ ان کی بہن کا کردار ادا کریں گی۔

مدھوبالا کی بایوپک کیلئے سارہ ارجن کو منتخب کیا گیا: رپورٹ

مدھوبالا کی بایوپک کیلئے نئی پیش رفت سامنے آئی ہے، جس کے مطابق اب اداکارہ سارہ ارجن کو مرکزی کردار کیلئے منتخب کئے جانے کی اطلاعات ہیں

لیجنڈری اداکارہ مدھوبالا کی بایوپک کیلئے نئی پیش رفت سامنے آئی ہے، جس کے مطابق اب اداکارہ سارہ ارجن کو مرکزی کردار کیلئے منتخب کئے جانے کی اطلاعات ہیں۔ رپورٹس کے مطابق اس فلم کی ہدایتکاری جسمیت کے رین کریں گی جبکہ اسے سنجے لیلا بھنسالی کی سرپرستی حاصل ہے۔ فلم اس وقت پری پروڈکشن مرحلے میں ہے اور اسے ہندی سینما کے سنہری دور پر مبنی ایک اہم پروجیکٹ قرار دیا جا رہا ہے۔ ہندی سینما کی معروف اداکارہ مدھوبالا کی مجوزہ بایوپک کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے، جس کے مطابق اداکارہ سارہ ارجن کو اس فلم میں مرکزی کردار کیلئے زیر غور لایا جا رہا ہے۔ اس اعلان نے فلمی حلقوں میں نئی بحث کو جنم دیا ہے، جہاں اس کردار کیلئے پہلے کیارا اڈوانی اور انیت پڈا کے نام بھی زیر گردش رہے تھے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اس فلم کی ہدایتکاری جسمیت کے رین کریں گی، جو اس سے قبل فلم "ڈارلنگز" کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرچکی ہیں، جبکہ اس پروجیکٹ کو سنجے لیلا بھنسالی کی سرپرستی حاصل ہے، جو اپنی بصری اور تاریخی فلم سازی کیلئے جانے جاتے ہیں۔ پنک ولا کی رپورٹ کے مطابق فلم اس وقت پری پروڈکشن کے مرحلے میں ہے اور توقع کی جارہی ہے کہ اس سال کے اختتام تک اس کی شوٹنگ کا آغاز کر دیا جائے گا۔ فلم کو ہندی سینما کے سنہری دور کی عکاسی کرنے والا ایک بڑا اور اہم پروجیکٹ قرار دیا جا رہا ہے، جس میں اس دور کے ماحول، لباس اور طرز زندگی کو حقیقی انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ پروجیکٹ سے قریبی ذرائع نے بتایا کہ "سارہ ارجن کو مدھوبالا کی شخصیت کے مطابق ڈھالنے کیلئے خصوصی تیاری کرائی جائے گی، جس میں ان کی ظاہری شکل، انداز گفتگو اور اداکاری کے انداز پر خاص توجہ دی جائے گی۔ فلم کی ٹیم اس بات کو یقینی بنانے کیلئے بھرپور محنت کر رہی ہے کہ اس دور کی جھلک مکمل طور پر حقیقت کے قریب دکھائی دے۔" ذرائع کے مطابق فلم کو ایک جذباتی اور ڈرامائی کہانی کے طور پر پیش کیا جائے گا، جس میں مدھوبالا کی زندگی کے مختلف پہلوؤں، ان کی کامیابیوں اور ذاتی جدوجہد کو اجاگر کیا جائے گا۔ تاہم فلم کی کہانی اور دیگر تفصیلات کو فی الحال خفیہ رکھا گیا ہے۔ فلمی ماہرین کے مطابق اس پروجیکٹ میں سارہ ارجن کا انتخاب ایک اہم قدم قرار دیا جارہا ہے، کیونکہ انہیں ایک ایسی شخصیت کو پردۂ سیمیں پر پیش کرنا ہوگا جو نہ صرف اپنی خوبصورتی بلکہ اپنی اداکاری کے باعث بھی ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ واضح رہے کہ مدھوبالا کو ہندی سینما کی تاریخ میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔

کیا میوزک کمپوزر پلاش مچھل اور اسمرتی مندھانا جلد ہی شادی کرنے والے ہیں؟

ہندوستانی کرکٹر اسمرتی مندھانا اور میوزک کمپوزر پلاش مچھل کے درمیان مبینہ صلح کی قیاس آرائیاں ایک وائرل ویڈیو کے بعد تیز ہو گئی ہیں

ہندوستانی کرکٹر اسمرتی مندھانا اور میوزک کمپوزر پلاش مچھل کے درمیان مبینہ صلح کی قیاس آرائیاں ایک وائرل ویڈیو کے بعد تیز ہوگئی ہیں۔ ویڈیو میں دونوں خاندانوں کے افراد کو ممبئی میں ایک ساتھ دیکھا گیا، جس نے سوشل میڈیا پر بحث چھیڑ دی۔ تاہم دونوں خاندانوں کی جانب سے اس حوالے سے کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا گیا۔ یاد رہے کہ دونوں کی مجوزہ شادی ۲۰۲۵ء میں منسوخ ہوگئی تھی، جس کے بعد تنازعات اور الزامات بھی سامنے آئے تھے۔ ہندوستانی کرکٹر اسمرتی مندھانا اور معروف میوزک کمپوزر پلاش مچھل کے درمیان مبینہ طور پر تعلقات کی بحالی کی قیاس آرائیاں اس وقت زور پکڑ گئیں جب ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی۔ اس ویڈیو میں اسمرتی مندھانا کے والد کو پلک مچھل اور ان کے شوہر متھن کے ساتھ ممبئی کے ایک ریسٹورنٹ میں ملاقات کرتے دیکھا گیا۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ پلک مچھل اسمرتی کے والد سرینواس کے پاؤں چھو کر پرنام کر رہی ہیں، جسے سوشل میڈیا صارفین نے خاص طور پر نوٹ کیا۔ اگرچہ اس ملاقات کی تفصیلات واضح نہیں ہیں، تاہم اس ویڈیو نے انٹرنیٹ پر بحث کا نیا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ سوشل میڈیا صارفین اس ویڈیو پر مختلف ردعمل دے رہے ہیں۔ ایک صارف نے لکھا، "میں حیران ہوں.... لیکن حیران نہیں ہوں...... ہوا تو ہوا...... جانے دیں۔" جبکہ کئی دیگر صارفین نے سوال اٹھایا، "کیا ہو رہا ہے؟" کچھ صارفین نے یہ بھی قیاس کیا کہ ممکن ہے یہ ویڈیو پرانی ہو اور موجودہ صورتحال کی عکاسی نہ کرتی ہو۔ تاحال نہ تو اسمرتی مندھانا اور نہ ہی پلاش مچھل یا ان کے خاندان کی جانب سے اس ویڈیو یا مبینہ صلح کے حوالے سے کوئی باضابطہ بیان جاری کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ دونوں کی شادی ۲۳/نومبر ۲۰۲۵ء کو مہاراشٹر کے شہر سانگلی میں طے تھی، تاہم بعد میں یہ شادی پہلے ملتوی اور پھر منسوخ کردی گئی تھی۔ اس حوالے سے اسمرتی مندھانا نے انسٹاگرام پر ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا تھا، "پچھلے چند ہفتوں کے دوران میری زندگی میں کافی قیاس آرائیاں ہوئی ہیں اور میں محسوس کرتی ہوں کہ اس وقت بات کرنا میرے لئے ضروری ہے۔ میں ایک بہت پرائیویٹ شخص ہوں اور میں اسے اسی طرح رکھنا چاہوں گی لیکن مجھے یہ واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ شادی کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "میں اس معاملے کو یہیں ختم کرنا چاہوں گی اور آپ سب سے بھی یہی کرنے کی درخواست کرتی ہوں۔ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس وقت دونوں خاندانوں کی رازداری کا احترام کریں اور ہمیں اپنی رفتار سے آگے بڑھنے کی جگہ دیں۔" بعدازاں اس معاملے نے اس وقت مزید شدت اختیار کی جب اسمرتی مندھانا کے ایک قریبی دوست ودنیان مانے نے پلاش مچھل پر سنگین الزامات عائد کئے کہ پلاش مچھل کا کسی اور خاتون کے ساتھ معاشقہ تھا اور یہ پتا چلنے کے بعد ہندوستانی خواتین کرکٹرز نے پلاش کو مارا پیٹا تھا۔ تاہم پلاش مچھل نے ان الزامات کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہا، "میرے خلاف یہ دعوے مکمل طور پر بے بنیاد اور حقائق کے لحاظ سے غلط ہیں۔ یہ میری ساکھ کو خراب کرنے کیلئے بدنیتی کے ساتھ کئے گئے ہیں، مناسب قانونی ذرائع سے سختی سے نمٹا جائے گا۔" فی الحال وائرل ویڈیو کے بعد قیاس آرائیوں کا سلسلہ جاری ہے، تاہم اس معاملے کی کوئی سرکاری تصدیق سامنے نہیں آئی ہے، جس کے باعث صورتحال بدستور غیر واضح ہے۔ واضح رہے کہ ہندوستانی خاتون کرکٹ ٹیم کی نائب کپتان اسمرتی مندھانا کی شادی پلاش مچھل سے ہونے والی تھی، لیکن شادی سے عین قبل کچھ مبینہ تنازعات نے دونوں کی شادی پر بریک لگا دیا۔ اس کے بعد سے ہی قیاس آرائیاں شروع ہوگئی تھیں کہ دونوں کی شادی اب شاید ہی ہو پائے۔ اب اسمرتی مندھانا نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعہ ان قیاس آرائیوں پر لگام لگاتے ہوئے خود ہی رشتہ ختم ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ اسمرتی اور پلاش کی شادی سے متعلق پچھلے دنوں سوشل میڈیا پر خوب ہلچل دیکھنے کو ملی تھی۔ اس معاملے میں اسمرتی کا کہنا ہے کہ یہ ان کا ذاتی معاملہ ہے اور وہ اپنی فیملی کے ساتھ اسے نمٹانے کے لیے کچھ وقت چاہتی ہیں۔ ساتھ ہی انھوں نے پلاش مچھل کے ساتھ اپنی شادی کو رَد کرنے کا اعلان واضح لفظوں میں کر دیا۔ یعنی اب اسمرتی اور پلاش کی شادی نہیں ہونے والی۔ اسمرتی نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر ایک اسٹوری شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "گزشتہ کچھ ہفتوں میں میری زندگی کو لے کر کافی قیاس آرائیاں ہوئیں، اور مجھے لگتا ہے کہ اس وقت میرے لیے بولنا بہت اہم ہے۔ میں ایک بہت ہی ذاتی شخصیت ہوں اور میں اسے اسی طرح رکھنا چاہوں گی۔ لیکن مجھے یہ واضح کرنا ہوگا کہ شادی رَد کردی گئی ہے۔ میں اس معاملے کو یہیں ختم کرنا چاہوں گی اور آپ سبھی سے بھی ایسا ہی کرنے کی گزارش کروں گی۔" وہ آگے لکھتی ہیں کہ "میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ برائے کرم اس وقت دونوں کنبوں کی رازداری کا احترام کریں اور ہمیں آگے بڑھنے کی اجازت دیں۔" انسٹاگرام اسٹوری میں اسمرتی آگے لکھتی ہیں کہ "میرا ماننا ہے کہ ہم سبھی کو چلانے والا ایک اہم مقصد ہے اور میرے لیے وہ ہمیشہ میرے ملک کی نمائندگی کرنا رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ میں طویل وقت تک ہندوستان کے لیے کھیلتی رہوں گی اور ٹرافیاں جیتتی رہوں گی، اور میری توجہ ہمیشہ اسی پر رہے گی۔ آپ کی مدد کے لیے شکریہ۔ یہ آگے بڑھنے کا وقت ہے۔" یہ سوشل میڈیا پوسٹ ایسے وقت میں آئی ہے جب اسمرتی کی شادی کو لے کر کئی سوال کھڑے ہو رہے تھے۔ 23 نومبر 2023 کو پلاش مچھل کے ساتھ ان کی شادی مہاراشٹر کے سانگلی میں طے تھی، لیکن اسمرتی کے والد شرینواس مندھانا کی اچانک بیماری کے سبب شادی کی تقریب ملتوی کر دی گئی۔ شرینواس مندھانا کو ہارٹ اٹیک کی علامت کے ساتھ اسپتال میں داخل کرایا گیا۔